

# اردو صحافت کے دو سو سال

۲۷ مارچ ۲۰۲۲ء کو ہندوستان میں اردو صحافت کے دو سو سال پورے ہو گئے ہیں، یہ ایک یادگار لمحہ ہے جو اردو صحافت کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت سے یاد رکھا جائے گا۔ ۲۷ مارچ ۱۸۲۲ء کو سب سے پہلا اردو اخبار کلکتہ سے 'جام جہاں نما' نکلنا شروع ہوا تھا جو ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کا واقعی نمونہ تھا، اس اخبار کے مالک بھی اردو کے ایک قدردان جناب ہری دت تھے اور اس کے مدیر بھی اپنے وقت کے اردو کے شہدائے جناب سدا سکھ لعل مرزا پوری تھے۔ آج اردو کو خواہ کتنے ہی خانوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کی جائے، 'جام جہاں نما' اور اس کے ہندو مالک و مدیر نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اردو کسی مخصوص قوم کی نہیں بلکہ ہر اس شخص کی میراث ہے جو اردو سے محبت کرتا ہے، وہ چاہے ہندو ہو، مسلمان ہو یا کسی دوسرے مذہب کا ماننے والا ہو۔ دراصل اردو صحافت نام ہی یا بھی اخوت و یگانگت اور فرقہ وارانہ جذباتی ہم آہنگی کا ہے اور دو سو سال سے وہ اپنا یہ فریضہ انجام دے رہی ہے۔ اردو صحافت کو آج کے سیاسی طور پر انتشار زدہ دور میں یہ شرف و امتیاز حاصل ہے کہ اس کا ہدف آج بھی ملک کی تعمیر و ترقی میں مثبت کردار کی ادا ہو رہی ہے حالانکہ ہمارے بداندیش فرقہ پرست عناصر نے اردو صحافت کو عملی طور پر صرف ایک فرقہ تک محدود کر دیا ہے، مگر ابھی تک وہ اس کے گنگا جمنی تہذیبی اثرات کو ختم کرنے میں کامیاب نہیں ہو پائے ہیں۔

صحافت ایک مشن ہے اور اگر ہمیں صحافت کو بحیثیت مشن آگے بڑھانا ہے تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم تاریخ کے صفحات پر ان تمام ہندو مسلم ارباب صحافت کو زندہ کرنے کی کوشش کرتے رہیں جنہوں نے بے حد نامساعد حالات میں اردو صحافت کی تعمیر و ترقی کی اسے یہاں تک پہنچایا کہ آج ہم فخر کے ساتھ اردو صحافت کا دو سو سالہ جشن منا رہے ہیں۔ اردو صحافت کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ اردو صحافت کلکتہ سے شروع ہوئی، لاہور، بھوپال، حیدرآباد، لکھنؤ اور دہلی میں پروان چڑھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے انگریزی سامراج کے خلاف شمشیر برہنہ بن گئی۔ اردو صحافت نے تحریک آزادی میں جو نمایاں کردار ادا کیا وہ کسی دوسری زبان کی صحافت کا مقدر نہیں بن سکا۔ اردو صحافت کے دو سو سالہ سفر پر اپنے مظلوم تاثرات پیش کرتے ہوئے معروف شاعر جناب ڈاکٹر احمد علی برقی اعظمی کے ایک شعر میں ان سے معذرت کے ساتھ معمولی تبدیلی کرتے ہوئے کہا جاسکتا ہے:

جنگ آزادی میں بھی تھی اردو زبان ہی پیش  
جس کے زریں کارنامے آج بھی ہیں یادگار

اردو صحافت اس دور کی پیداوار ہے جب نہ اچھا کاغذ میسر آتا تھا نہ ہی طباعت کا کوئی معقول نظم تھا مگر چونکہ اردو صحافت کا ہدف صرف اردو کی حفاظت اور اس کی اشاعت تھا اس لیے نہ اچھے کاغذ کی پروا کی گئی اور نہ طباعت کی خوبصورتی پر توجہ دی گئی، توجہ صرف مقصد اور ہدف پر ہی رہی۔ اردو کا سب سے اولین اخبار 'جام جہاں نما' ۱۸۲۲ء سے ۱۸۸۸ء تک مسلسل جاری رہا۔ اپنی چھیانوہ سالہ زندگی میں سادگی ہی اس کا معیار رہا مگر اس نے اردو کو زندہ اور بانی رکھنے اور اس کی اشاعت کے لیے جو کردار ادا کیا وہ آج بھی ایک اہم عنوان بنا ہوا ہے۔ اردو صحافت کا معاشرہ اور سماج کی اصلاح اور اسے خیر کی راہ پر ڈالنے میں بھی بڑا موثر کردار ہے، خصوصیت کے ساتھ دینی مدارس سے اشاعت پذیر دینی مجلات اور ملی تنظیموں سے شائع ہونے والے روزناموں اور مختلف مدنی اخبارات و رسائل کا تو اصلاح معاشرہ اپنا ایک مشن ہے جس کے ذریعہ جہاں جذبہ حب الوطنی پیدا کیا جاتا ہے وہیں سماجی اصلاح کا موثر پیرایہ میں اظہار بھی ہوتا ہے۔ ایسی تحریریں آج بھی تلاش کر کے پڑھی جانی ہیں اور ان سے سبق حاصل کیا جاتا ہے۔

اردو صحافت اپنے دو سو سال مکمل کر چکی ہے مگر اس طول عمری کے باوجود وہ آج پہلے سے بھی کہیں زیادہ جوان ہے۔ آج اردو صحافت کو بھی وہ تمام جدید وسائل دستیاب ہیں جو دوسرے ذرائع ابلاغ کو حاصل ہیں۔ آج کتابت کی جگہ کمپیوٹر نے اور لیتھو طباعت کی جگہ کلر پرنٹنگ نے لے لی ہے جس سے کمپیوٹرنگ اور پرنٹنگ کے مراحل میں آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ اس سب کے باوجود اردو صحافت کا یہ شکوہ بجا ہے کہ اس کے قارئین کی تعداد حوصلہ بخش نہیں ہے مگر سخت جانی کے لیے مشہور اردو صحافت کو آج بھی یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس کے زیر سایہ نکلنے والے اردو اخبارات و رسائل انتہائی پابندی کے ساتھ اپنا اثباتی فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے بعض اخبارات و رسائل تو تقریباً ایک سو سال کا سفر پورا کرنے کے قریب پہنچ چکے ہیں جن میں جمعیۃ علماء ہند کا ترجمان 'الجمعیۃ' خصوصیت کے ساتھ قابل تذکرہ ہے۔ 'الجمعیۃ' کا اجراء ۱۹۲۵ء میں سہ روزہ اخبار کی شکل میں عمل میں آیا اور اس کے اولین ایڈیٹر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی قرار پائے۔ آزادی کی تحریک کے دوران سہ روزہ 'الجمعیۃ' قید و بند کا شکار بھی ہوتا رہا مگر اسے جب اور جیسا موقع ملتا رہا وہ قوم و ملت کی خدمت انجام دیتا رہا۔ ۱۹۴۷ء میں 'الجمعیۃ' کی روزنامہ کی شکل میں نشاۃ ثانیہ عمل میں آئی اور مولانا محمد عثمان فاروقی مرحوم کو ادارت اعلیٰ کی ذمہ داری سونپی گئی۔ آج بھی 'الجمعیۃ' ہفت روزہ اخبار کی شکل میں اردو صحافت کا پرچم بلند کیے ہوئے ہے۔ 'الجمعیۃ' نے اپنی ستائیس سالہ زندگی میں قوم و ملت کی جو خدمت انجام دی ہے وہ دو سو سالہ اردو صحافت کا ایک خوبصورت عنوان ہے۔

بہر حال اردو صحافت کا سفر جاری ہے اور خوش آئند امیدوں کے ساتھ جاری ہے۔ اب اسے مزید خوبصورت، جاندار، ہر دلعزیز اور دلنریب بنانا خود اردو اداروں، اردو پڑھنے بولنے والوں اور اردو کے نام پر داد و بخش پانے والوں کا کام ہے۔ خدا کرے ہماری امید برآئے اور اردو صحافت ترقی کا نشان امتیاز پانے میں کامیاب ہو۔

# رمضان المبارک کی آمد کے پرمسرت موقع پر

ہفت روزہ

# الجمعیۃ

نئی دہلی

کا

# رمضانہ المبارک

یکم تا ۷ اپریل ۲۰۲۲ء - ۲۸ شعبان تا ۵ رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ  
Year-35 Issue-13 1 - 7 April 2022 Page 16

قیمت: پانچ روپے

جلد: ۳۵ شماره: ۱۳

ترتیب و پیشکش  
محمد سالم جامعی

## اندر پڑھئے

- ۲۔ ماہ رمضان المبارک کے فضائل و برکات: قرآن و سنت کی روشنی میں ..... ص ۲
- ۳۔ مسائل و فضائل رمضان المبارک ..... ص ۳
- ۵۔ رمضان المبارک: اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں موجود فرحتوں کو محسوس کیجئے ..... ص ۵
- ۶۔ تقویٰ اور گناہوں سے مغفرت ہے روزہ کا بنیادی مقصد ..... ص ۶
- ۸۔ رمضان المبارک: روزہ اور تلاوت قرآن کا خاص مہینہ ..... ص ۸
- ۹۔ روزہ - ایک اہم فضیلت والی عبادت ..... ص ۹
- ۱۰۔ شب قدر کے فضائل و اعمال: قرآن و سنت کی روشنی میں ..... ص ۱۰
- ۱۳۔ روزہ کی افادیت - جدید میڈیکل سائنس کی روشنی میں ..... ص ۱۳

## قرآن و سنت کی روشنی میں

# ماہِ رمضان المبارک کے فضائل و برکات

تحریق مفتی رفیع الدین حنیف قاسمی

خواری کا مہینہ ہے لہذا اس ماہ میں محتاج و فقرا کی خبر گیری کرنی چاہئے اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں (دولت مند اور مفلس ہر طرح) مومن کا (ظاہر اور معنوی) رزق زیادہ کیا جاتا ہے جو شخص رمضان میں کسی روزہ دار کو (اپنی حلال کمائی سے) افطار کرائے تو اس کا یہ عمل اس کے گناہوں کی بخشش و مغفرت کا ذریعہ اور دوزخ کی آگ سے اس کی حفاظت کا سبب ہوگا اور اس کو روزہ دار کے ثواب کی مانند ثواب ملے گا بغیر اس کے روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم میں سب تو ایسے نہیں ہیں جو روزہ دار کی افطاری کے بقدر انتظام کرنے کی قدرت رکھتے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ ثواب اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی عنایت فرماتا ہے جو کسی روزہ دار کو ایک گھونٹ کسی یا گھوڑا اور یا ایک گھونٹ پانی ہی کے ذریعے افطار کرا دے اور جو شخص کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کھلائے تو اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض (یعنی حوض کوثر) سے اس طرح سیراب کرے گا کہ وہ (اس کے بعد) پیاسا نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ بہشت میں داخل ہو جائے اور ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ بخشش ہے یعنی وہ مغفرت کا زمانہ ہے اور اس کے آخری حصے میں دوزخ کی آگ سے نجات ہے (مگر گنہگاروں کو جو مومن کے لیے ہی مخصوص ہیں کافروں کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے) اور جو شخص اس مہینے میں اپنے غلام و لونڈی کا بوجھ ہلکا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور اسے آگ سے نجات دے گا۔

اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس رمضان کے مہینہ کی ہم جس قدر ممکن ہو سکے قدر کریں، اس کے فضائل اور برکات کے استحصار اور یاد دہانی کا مقصد بھی یہی ہے کہ اس ماہ مبارک کے سایہ فگن ہونے اور اس کی آمد آمد سے پہلی ہی ہم اس کے خیر و برکات اور اس کی اوقات صرف کریں۔

اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس رمضان کے مہینہ کی ہم جس قدر ممکن ہو سکے قدر کریں، اس کے فضائل اور برکات کے استحصار اور یاد دہانی کا مقصد بھی یہی ہے کہ اس ماہ مبارک کے سایہ فگن ہونے اور اس کی آمد آمد سے پہلی ہی ہم اس کے خیر و برکات اور اس کی اوقات صرف کریں۔

زندگی سے معمور کر کے اپنے آپ کو جہنم سے آزادی دلانے کا مہینہ ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور پھر اس کا کوئی روزہ نہیں کھولا جاتا پھر جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی روزہ بند نہیں کیا جاتا اور پکارنے والا پکارتا ہے اے خیر کے طلبگار آگے بڑھ اور اے شر کے طلبگار ٹھہر جا اور اللہ کی طرف سے بندے آگ سے آزاد کر دیئے جاتے ہیں یہ معاملہ ہر رات جاری رہتا ہے۔ (ترمذی: باب فضل شہر رمضان، حدیث: ۶۸۲) اور ایک روایت میں ہے: رمضان کے ہر غروب کے وقت ایک فرشتہ آواز لگاتا ہے، اے خیر کے طلبگار آگے بڑھ، ہے کوئی دعا مانگنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے، ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اس کو عنایت کیا جائے، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی بخشش کی جائے، ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے، اللہ عزوجل ہر رات افطار کے وقت رمضان میں اپنے کچھ بندے اور بندوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔

### رمضان میں نیکیوں کا ثواب

**رمضان کے مہینہ کی ہم جس قدر ممکن ہو سکے قدر کریں، اس کے فضائل اور برکات کے استحصار اور یاد دہانی کا مقصد بھی یہی ہے کہ اس ماہ مبارک کے سایہ فگن ہونے اور اس کی آمد آمد سے پہلی ہی ہم اس کے خیر و برکات اور اس کی اوقات صرف کریں۔**

### دوچند کر دیا جاتا ہے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہمارے سامنے (جمعہ یا بطور تہذیب و نصیحت) خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ لوگو! با عظمت مہینہ تمہارے اوپر سایہ فگن ہو رہا ہے، یہ بڑا ہی با برکت اور مقدس مہینہ ہے یہ وہ مہینہ ہے جس میں وہ رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی راتوں قیام (عبادت خداوندی) جاگنا نفل قرار دیا ہے جو اس ماہ مبارک میں نیکی (یعنی نفل) کے طریقے اور عمل کے بارگاہ حق میں تقرب کا طلبگار ہوتا ہے تو وہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے جس نے رمضان کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں فرض ادا کیا ہو (یعنی رمضان میں نفل اعمال کا ثواب رمضان کے علاوہ دوسرے دنوں میں فرض اعمال کے ثواب کے برابر ہوتا ہے) اور جس شخص نے ماہ رمضان میں فرض ادا کی تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے رمضان کے علاوہ کسی مہینے میں ستر فرض ادا کئے ہوں (یعنی رمضان میں کسی ایک فرض کی ادا نیکی کا ثواب دوسرے دنوں میں ستر فرض کی ادا نیکی کے ثواب کے برابر ہوتا ہے) اور ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے (کہ روزہ دار کھانے پینے اور دوسری خواہشات سے رکا رہتا ہے) وہ صبر جس کا ثواب بہشت ہے ماہ رمضان

سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور روزہ دار کے لئے روزانہ صبح کی نماز سے لیکر غروب آفتاب تک ستر ہزار فرشتے اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتے ہیں اور رمضان شریف کی رات یادن میں (اللہ کے حضور میں) کوئی سجدہ کرتا ہے تو ہر سجدہ کے عوض اس کو (جنت میں) ایک ایسا درخت ملتا ہے جس کے سایہ میں سواری پانچ سو برس تک چل سکتا ہے۔

### رمضان مغفرت کا مہینہ:

رمضان بخشش اور مغفرت کا مہینہ، گناہوں اور پاپوں کے گناہوں کے دھلوانے اور خدا کے حضور اپنی انابت و خشوع اور اپنی عبادت اور تقارب کے شوق کو دکھلا کر اپنے آپ کو ذنوب و عصیان سے پاک و صاف کرنے کا مہینہ ہے، اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے حق میں بدعا فرمائی ہے جو رمضان کا مہینہ پائے، پھر اپنی مغفرت کا سامان نہ کر سکے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مہر پرچھے، تین مرتبہ آئین کہا، پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ میں نے آئین کیوں کہا: تو حضرت صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل تشریف لائے تھے، انہوں نے مجھے بتلایا کہ اے محمد جس کے پاس آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے تو وہ جہنم میں داخل

اسی طرح سب کچھ دیا جائے گا (اور وہ) موتوں سے جڑے ہوئے سرخ یا قوت کے ایک تخت پر بیٹھا ہوگا، اس کے ہاتھوں میں وہ ننگن ہوں گے، یہ رمضان المبارک کے ہر روزہ کا بدلہ ہے (خواہ) جو شخص (شخص) بھی روزہ رکھے (اور روزہ دار نے) روزہ کے علاوہ جو نیکیاں (اعمال صالحہ) کی ہیں، ان کا اجر و ثواب اس کے علاوہ ہے، مذکورہ ثواب صرف روزہ رکھنے کا ہے۔ علامہ بیہقی فرماتے ہیں کہ اس کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اس میں ہیاج بن بسطام ضعیف ہے، علامہ ابن حجر مطالب العالیہ میں فرماتے ہیں: اس کو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے، پھر کہا ہے کہ اگر یہ خبر صحیح ہے، لیکن جبر بن ابوب کی وجہ سے یہ کھلتی ہے، لیکن چونکہ یہ رغائب اور فضائل سے تعلق رکھتی ہے، اس لئے اس سے تساہل برتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کو رمضان میں پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو اس سے پہلے کسی امت کو نہیں دی گئیں: (۱) روزہ دار کے منہ کی بوالہ اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے (۲) افطار تک فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں (۳) اللہ تعالیٰ روزانہ جنت کو مزین فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ عقیقہ میرے نیک بندے

رمضان مرض یعنی جلنا سے ماخوذ ہے، چونکہ یہ مہینہ بھی گناہوں کو جلادیتا ہے، اس لئے اس کو ماہ رمضان کہتے ہیں، یا رمضان مرض یعنی (زمین کی گرمی سے پاؤں کا جلنا) سے ماخوذ ہے، چونکہ ماہ رمضان بھی تکلیف نفس اور جلن کا سبب ہوتا ہے، اس لئے اس کو رمضان کہتے ہیں۔

رمضان المبارک ایک مسلمان کے لئے نہایت برکت و فضیلت کا حامل مہینہ ہے، اس کی بے شمار خیر و خوبیاں اور بے حساب فضائل و مناقب ہیں، یہ مہینہ ایک مومن کے لئے گناہوں کی بخشش و مغفرت اور نیکیوں اور بھلائیوں کے حصول اور رضائے رب کے جویا اور متلاشی کے لئے گویا ایک سیزن اور اللہ کو راضی کرنے اور منوانے اور اپنے گناہوں کے دھلوانے اور اس کے بخشوانے کا بہترین موقع ہے۔ اس ماہ میں اللہ کی رحمت بارش کی طرح برستی ہے، مغفرت کا پروانہ ملتا ہے اور جہنم کی آگ سے آزادی ملتی ہے، خیر کے طلبگار آگے بڑھتے ہیں، شر کے متلاشی پیچھے ہٹا جاتے ہیں، ہر عبادت کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے، نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر فرضوں کے مقدار میں عطا کیا جاتا ہے۔ مومنوں کے لئے جنت سجائی جاتی ہے۔

### رمضان کی فضیلت:

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتا ہے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان المبارک کی حقیقت کیا ہے تو میری یہ امت تمنا کرے گی کہ سارا سال رمضان ہو جائے پھر (قبیلہ خزاعہ) کے ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! (رمضان کے بارے میں) ہمیں کچھ بتلائیے، آپ نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک کے لئے جنت شروع سال سے آخر سال تک سجائی جاتی ہے، جب رمضان شریف کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش (الہی) کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے، جس سے جنت کے درختوں کے پتے ملتے (اور بجتے) لگتے ہیں اور حور عین عرض کرتی ہیں، اے ہمارے رب! اس مبارک مہینے میں ہمارے لئے اپنے بندوں میں سے کچھ شوہر مقرر کر دیجئے جن سے ہم اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں اور وہ ہم سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ رمضان شریف کا روزہ رکھے مگر یہ بات ہے کہ اس کی شادی ایسی حور سے کر دی جاتی ہے جو ایک ہی موتی سے بنے ہوئے نیسے میں ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں فرمایا ہے: "حور مقصورات فی الخیام" (الرحمن: ۷۲) (خیموں میں رکی رہنے والی حوریں) اور ان عورتوں میں سے ہر عورت کے جسم پر ستر قسم کے لباس ہوں گے، جن میں سے ہر لباس کا رنگ دوسرے لباس سے مختلف ہوگا اور انہیں ستر قسم کی خوشبودی جائے گی، جن میں سے ہر خوشبو کا انداز دوسرے سے مختلف ہوگا، اور ان میں سے ہر عورت کی (خدمت اور) ضرورت کے لئے ستر ہزار نوکرانیاں اور ستر ہزار خادم ہوں گے، ہر خادم کے ساتھ سونے کا ایک بڑا پیالہ ہوگا جس میں کئی قسم کا کھانا ہوگا (اور وہ کھانا اس قدر لذیذ ہوگا کہ) اس کے آخری لقمے کی لذت پہلے لقمے سے کہیں زیادہ ہوگی اور ان میں سے ہر عورت کے لئے سرخ یا قوت کے تخت ہوں گے، ہر تخت پر ستر بستری ہوں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے اور ہر بستری پر ستر گدے ہوں گے اور اس کے خاوند کو بھی

ہو جائے اور اس کو اللہ عزوجل اپنے سے دور کر دے، انہوں نے آئین کہنے کو کہا تو میں نے آئین کہا، جو شخص اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پائے اور ان کی اطاعت نہ کرے تو وہ جہنم میں داخل ہو جائے اور اللہ عزوجل اس کو اپنی رحمت سے دور کر دے تو میں نے کہا: آئین، پھر فرمایا: جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت و بخشش نہ ہو سکے تو وہ جہنم میں جائے اور اللہ عزوجل اس کو اپنے رحمت سے دور کر دے تو میں نے کہا: آئین (علامہ بیہقی فرماتے ہیں: اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے، اور یہ ضعیف ہے اور اپنے دیگر شاہد کی وجہ سے صحیح ہو جاتی ہے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان پر ماہ رمضان سے بہتر کوئی مہینہ سایہ فگن نہیں ہوتا اور منافقین پر رمضان سے زیادہ سخت کوئی مہینہ نہیں آتا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان اس مہینے میں عبادت کے لئے طاقت مہیا کرتے ہیں اور منافقین لوگوں کی غفلتوں اور عیوب کو تلاش کرتے ہیں۔ (مسند احمد)

### رمضان جہنم سے آزادی کا مہینہ:

اللہ عزوجل کے یہاں رمضان کے ہر دن لوگ جہنم سے آزاد کئے جاتے ہیں اور ہر مسلمان مرد و عورت کی ایک دعا قبول ہوتی ہے، یعنی یہ دعا کی قبولت اور نماز، روزوں، تلاوت قرآن، تراویح اور دیگر اعمال صالحہ سے مسلمان کے اپنی

اپنے اوپر سے محنت و تکلیف کو اتار پھینکیں گے اور تیرے پاس آئیں گے (۴) اس مہینے میں سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ لہذا غیر رمضان میں نہیں جو آزادی حاصل ہوتی ہے وہ اس مہینے میں نہیں ہوتی (۵) ماہ رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی بخشش کر دی جاتی ہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہی شب قدر ہے؟ فرمایا نہیں البتہ بات یہ ہے کہ جب مزدور اپنی مزدوری پوری کر لے تو اسے اس کی تنخواہ پوری پوری دے دی جاتی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان دروازوں میں سے کوئی دروازہ بھی رمضان کی آخری رات آنے تک بند نہیں کیا جاتا اور کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں ہے کہ رمضان شریف کی راتوں میں سے کسی رات میں نماز پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر سجدے کے بدلے میں ڈھائی ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس کے لئے جنت میں سرخ یا قوت کا ایک مکان بنا دے گا، جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر سونے کا ایک محل ہوگا جو سرخ یا قوت سے آراستہ ہوگا، پھر جب روزہ دار رمضان المبارک کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے گذشتہ

ہفت روزہ

نئی دہلی

# الجمعیت

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## ملی ضرورتوں کی تکمیل کیلئے جمعیت علماء ہند کا بھرپور تعاون فرمائیں

رمضان کا مبارک و مسعود مہینہ ہمدردی، نمکساری، خیر خواہی، بھلائی اور جو دو سخا کا مہینہ ہے۔ اس مبارک مہینہ میں روزہ کی عملی تربیت اور اس کی برکت سے دلوں میں نرمی، غرباء سے محبت اور مساکین کی پریشانیوں کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ یہ احساس اور جذبہ و شعور جس کی بنیاد پر آپ غریبوں، مسکینوں، محتاجوں اور ضرورت مندوں کا سہارا بنتے ہیں، اسے ہی جو دو سخا سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ اللہ کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ماہ مبارک میں سخاوت و فیاضی میں اضافہ ہو جاتا تھا، آپ کی تعلیمات اور آپ کے اسوہ مبارکہ کی روشنی میں مسلمان بھی جو صاحب نصاب ہوتے ہیں، زکوٰۃ و صدقات کے ذریعہ ضرورت مندوں کی حاجت روائی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ قرآن کریم میں بھی نماز کی تاکید کے بعد سب سے زیادہ جس چیز کی تاکید بیان کی گئی ہے، وہ انفاق ہے۔ انفاق ایک وسیع المعنی لفظ ہے جس میں زکوٰۃ، صدقات و واجبہ اور نفلی صدقات سب شامل ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان صرف زکوٰۃ اور صدقات واجبہ پر ہی اکتفا کرے نہ بیٹھ جائے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ مال کے بقیہ حصے میں سے نفلی صدقات بھی قومی و ملی ضرورتوں کی تکمیل اور انفرادی انسانوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں صرف کرے۔ انفاق کو تقویٰ اور ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے، پھر جس مالک الملک خالق کائنات اور رزاق عالم نے انسان کو یہ مال دیا ہے اس کا حق ہے کہ جس جگہ وہ اسے خرچ کرنے کا حکم دے بندہ اسے وہاں خرچ کرنے میں کوئی دریغ نہ کرے۔

رمضان المبارک کے مہینہ میں ہمارے مدارس و مکاتب کے علاوہ ہماری ملی تنظیمیں اور ان کے کارکن بھی ملی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے صاحب ثروت مسلمانوں کی خدمت میں برائے فراہمی سرمایہ پہنچتے ہیں اور اس امید کے ساتھ پہنچتے ہیں کہ آپ ان کی اعانت کر کے متعلقہ تنظیم کو ان کی ضرورتوں کی تکمیل میں مدد کریں گے، اس لیے آپ کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ آپ اسلام کی سربلندی اور ملی تنظیموں کے مقاصد و اہداف کی تکمیل کے لیے دل کھول کر ان کا تعاون کریں۔ آپ یقین کر لیجئے کہ آپ کے اس کار خیر کے لیے پروردگار عالم آپ کی زندگی میں برکت، مال و دولت میں ترقی اور خوشحالی عطا فرمائیں گے۔

ملت اسلامیہ کی بنیاد کلمہ واحدہ پر ہے، جب تک اس بنیاد سے اس کا تعلق استوار ہے دنیا کی گردشیں اور زمانہ کے انقلابات اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اس لیے ہر دور میں علمائے کرام اور صالحین عظام کی ایک جماعت اس بنیاد کو مضبوط اور مستحکم بنانے کے لیے کوشاں رہتی ہے۔ اب سے ایک سو تین سال قبل جب ہندوستان کی سرزمین پر انگریزی سامراج کا آفتاب اقتدار نصف النہار پر تھا، اس وقت ہمارے اکابر نے جہاں ایک طرف ملک کو غلامی سے نجات دلانے کے لیے ہر سطح پر انگریزی سامراج کا مقابلہ کیا وہیں ہندوستان میں اسلام کی بقاء و تحفظ اور اس کی اشاعت کے لیے مسلمانوں کی ملی شیرازہ بندی کا فیصلہ کیا جس کے لیے ایک وسیع المقاصد تنظیم قائم کی گئی جس کا نام جمعیت علماء ہند رکھا گیا۔ جمعیت علماء ہند کا قیام ۲۳ دسمبر ۱۹۱۹ء کو عمل میں آیا، وہ دن ہے اور آج کا دن اس کی زندگی کے ایک سو تین سال اس کی قومی و ملی خدمات شاہد عدل کی حیثیت سے ہمارے سامنے صاف و شفاف آئینہ کی شکل میں موجود ہیں۔

جمعیت علماء ہند اپنے قیام کے روز اوّل سے ہی مسلمانان ہند کی زندگی کے ہر شعبہ میں جو خدمات انجام دے رہی ہے اس سے ہندوستان کا ہر ذی شعور انسان واقف ہے۔ اس نے سب سے پہلے مکمل آزادی کا مطالبہ کر کے ان تمام لیڈروں اور جماعتوں کو حیرت میں ڈال دیا تھا جو انگریزوں سے چند مراعات حاصل کر لینا ہی اپنی بڑی کامیابی تصور کرتے تھے پھر سیاسی میدان میں جمعیت علماء ہند نے ملک کی تحریک آزادی کو آگے بڑھانے کے لیے جس طرح سردھڑکی بازی لگائی وہ ہندوستان کی آزادی کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ آزادی سے پہلے جمعیت علماء ہند نے صرف حصول آزادی کی جدوجہد میں ہی حصہ نہیں لیا بلکہ اس نے مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کا فریضہ بھی پوری طرح انجام دیا۔ اس نے برسر اقتدار برطانوی سامراج کی زیر سرپرستی کام کرنے والی عیسائی مشنریوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور انھیں پسپائی پر مجبور کر کے ثابت کر دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت مسلمانوں کے دین و ایمان اور مذہب کو ان سے نہیں چھین سکتی اور جب انگریزی سامراج نے مسلمانوں کے تشخص کو فنا کے گھاٹ اتارنے کے لیے مختلف مذاہب کی باہمی شادیوں کو پروان چڑھانے کے لیے قانون بنانے کی کوشش کی تو یہ جمعیت علماء ہند ہی تھی جس نے بے جگری کے ساتھ برطانوی سامراج کا مقابلہ کیا اور اس مسئلہ کو انگلستان میں منعقد ہونے والی گول میز کانفرنس تک پہنچا کر اس قانون کو منسوخ کرانے میں کامیابی حاصل کی اس کے بعد فتنہ ارتداد کو ہوا دی گئی اسلامی شریعت کے خلاف ساروا ایکٹ لایا گیا بیت اللہ کی زیارت اور حج کو جانے والے مسلمانوں کی راہ میں مشکلات کھڑی کی گئیں اور وجود ہمایا میں رام مندر کا شکوہ چھوڑا گیا، لیکن جمعیت علماء ہند نے کسی ایک موقع پر بھی مسلمانوں کو بے سہارا نہیں چھوڑا اس طرح اس نے برطانوی سامراج کے جبر و استبداد کی پرواہ کیے بغیر آزمائش کی ہر گھڑی میں مسلمانوں کی دینی، شرعی اور سیاسی رہنمائی کا شاندار فریضہ انجام دیکر ایک ایسی تاریخ مرتب کی ہے جس کو آنے والا مورخ کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔

طویل جدوجہد کے بعد ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو آزادی ملی لیکن وہ اپنے ساتھ تقسیم وطن کا سانحہ بھی لے کر آئی جس کے نتیجے میں جہاں لاکھوں لوگ ترک وطن کر کے دوسرے ملک چلے گئے وہیں تبادلہ املاک بھی ایک بڑا مسئلہ بن کر نمودار ہوا اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے حکومت ہند نے کسٹوڈین کا حکمہ قائم کیا جس نے انتہائی جانبداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو بڑی طرح جبر و استبداد کا نشانہ بنا کر ان کی جائیدادوں، دکانوں اور مکانوں کو خود ان کی آنکھوں کے سامنے نکلے کے بھاؤ نیلام کرنا شروع کر دیا اس وقت جس جماعت نے مسلمانوں کی دادرسی کی وہ جمعیت علماء ہند ہی تھی جس نے کسٹوڈین کے ظالم افسروں کے بے دردمقہ کو پکڑا اور انھیں مجبور کر دیا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ انصاف سے کام لیں۔ اکابر جمعیت کی یکوششیں بار آور ہوئیں اور یہ کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا کہ آج ہندوستان بھر میں جو مسلمان اپنی جائیدادوں پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ جمعیت علماء ہند اور اس کی جانیاز قیادت کا ہی صدقہ ہے۔ کسی نہ کسی طرح کسٹوڈین کا محکمہ توڑا گیا تو مسلم اوقاف پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑے جانے لگے جمعیت علماء ہند اور اس کے اکابر اٹھے اور انھوں نے پورے ملک میں حکومت کے اس جارحانہ اقدام کے خلاف رائے عامہ ہموار کی اور حکومت کو ایک قانون بنانے پر مجبور کیا۔ یہ وقت قانون اگرچہ جمعیت علماء ہند کے خواہوں کا آئینہ دار تو نہیں تھا تاہم ایک حد تک اوقاف کے تحفظ میں مددگار ثابت ہوا اور کم از کم اوقاف عوام کے دست برد سے محفوظ ہو گئے الغرض فرقہ وارانہ فسادات ہوں یا تحفظ شریعت کا مسئلہ مسلمانوں کے تعلیمی و معاشی مسائل کے حل کا معاملہ ہو یا ہندوستانی مسلمانوں کی شہریت کا سوال، جمعیت علماء ہند نے آگے بڑھ کر ہر معاملہ میں مسلمانوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا ہے۔

بیگانگی کی امداد معاشی و اقتصادی طور پر کمزور مسلم طلباء کیلئے وظائف کا انتظام اور دینی مدارس کے طلباء کا تعاون جمعیت علماء ہند کے ایسے ملی عیونات ہیں جن سے ہر شخص واقف ہے۔ اس کے علاوہ اتر پردیش، ہریانہ، راجستھان کے ارتداد زدہ علاقوں میں مساجد کی تعمیر اور مکاتب کا قیام جمعیت علماء ہند کا وہ کارنامہ ہے جسے فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ ان مساجد اور مکاتب کی تعمیر اور پھران میں امام، مؤذن اور مدرس کی کفالت پورے طور پر جمعیت علماء ہند کی طرف سے ہی کی جاتی ہے۔

فرقہ پرست طاقتوں کے زیر سایہ قادیانیت، عیسائیت اور ارتداد کی بلغار کا مقابلہ بھی جمعیت علماء ہند کے اہم کارناموں میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ قادیانیت اور دوسرے باطل فرقوں کے مقابلہ کے لیے جمعیت علماء ہند نے ملک گیر تحریک شروع کی۔ ملک کے مختلف حصوں بالخصوص آندھرا پردیش، راجستھان، ہماچل، ہریانہ اور یوپی میں تربیتی کیمپ لگائے گئے، جن کے خاطر خواہ اثرات مرتب ہو رہے ہیں اور باطل طاقتیں پس روی پر مجبور ہو رہی ہیں۔ مسلم معاشرہ میں در آنے والی خرابیوں کو دور کرنے کے لیے جمعیت علماء ہند نے اصلاح معاشرہ پروگرام شروع کیا اور یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ اگر آج پورے ملک میں ہر تنظیم اور جماعت کا یہ ایک بنیادی پروگرام بن چکا ہے تو یہ سب جمعیت علماء ہند کی بنیاد کی جدوجہد کا ہی نتیجہ ہے۔

ملک میں آنے والی ارضی و سماوی آفات اور فرقہ پرست طاقتوں کے ذریعہ برپا کیے گئے فرقہ وارانہ فسادات میں مسلمانوں کی تباہی و بربادی سے بھی جمعیت علماء ہند غافل نہیں ہے۔ گجرات، مظفرنگر اور دہلی کے فرقہ وارانہ فسادات کے بعد وہاں باز آباد کاری کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا وہ آج تک جاری ہے۔ بیچ اور انجارج کے زلزلہ متاثرین کے بچوں کی پرورش اور تعلیم کے لیے ”چلڈرن ویج“ کا تصور جمعیت علماء ہند کی ہی دین ہے جس پر سالانہ لاکھوں

روپے صرف ہو رہے ہیں۔ جمعیت علماء ہند کی ملی و رفاہی خدمات کی فہرست بہت طویل ہے تاہم آج جمعیت علماء ہند ہدف بنا کر جن امور پر خصوصی توجہ مبذول کیے ہوئے ہے وہ اختصار کے ساتھ مندرجہ ذیل امور ہیں:

(۱) سماجی، دینی و مذہبی حقوق سے متعلق مقدمات کی مکمل پیروی (۲) دہشت گردی اور فساد کے نام پر قید بے قصور لوگوں کے مقدمات کی پیروی (۳) گذشتہ تیس سالوں میں گجرات، کشمیر، تامل ناڈو، آسام، مظفرنگر، چٹنی، بہار، کیرل اور دہلی کے ہزاروں متاثرہ خاندانوں کے لیے دس ہزار سے زائد مکانوں کی تعمیر۔ (۴) جمعیت چلڈرن ویج انجارج کے یتیم طلباء و طالبات کی تعلیم و تربیت اور پرورش (۵) ملک کے پسماندہ علاقوں میں مرکز اور اکائیوں کی جانب سے بیس ہزار سے زائد مکاتب میں تقریباً نو لاکھ بچوں کی تعلیم و تربیت۔ (۶) مدارس کے طلباء کی عصری تعلیم کے لیے اوپن اسکول (۷) پروفیشنل تعلیم کے لیے اسکالرشپ اور وظائف بیگانہ۔ (۸) جمعیت پوتھ کلب کے ذریعہ نوجوانوں کی تربیت (۹) ہیٹ کرائم اور اسلاموفوبیا کے خلاف منظم تحریک (۱۰) ملت فنڈ کے ذریعہ ملت کی تعمیر کا قومی منصوبہ۔

جمعیت علماء ہند کا رول صرف ہندوستان تک ہی محدود نہیں ہے اس نے ہندوستانی مسلمانوں کو رشتہ اخوت میں منسلک کرنے کیلئے پوری اسلامی دنیا کے مسائل سے بھی دلچسپی لی ہے۔ فلسطین کا مسئلہ ہو یا عراق و افغانستان کا صومالیہ کے مسلمانوں کے معاملات ہوں یا چین، کوسو اور بوسنیا کے معاملات یا نام نہاد عرب انقلاب کے نام پر مصر، شام، لیبیا، یمن، تیونس اور بحرین کے حالات جمعیت علماء ہند نے ان تمام ممالک کے مسلمانوں کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کر کے پوری دنیا میں ہندوستانی مسلمانوں کا نام روشن کیا ہے۔

جمعیت علماء ہند ہندوستان کے مسلمانوں کی سب سے بڑی اور قدیم جماعت ہے۔ پورے ملک میں اس کی سینکڑوں شاخیں اور تقریباً نصف کروڑ ممبران ہیں۔ جمعیت کی دو دستوری باڈی ہیں: (۱) مجلس منظمہ (۲) مجلس عاملہ۔ مجلس منظمہ میں ملک کے پانچ ہزار اہم علماء اور قائدین شامل ہیں۔ مجلس عاملہ میں ایکس اراکین اور اٹھارہ مدعوین خصوصی ہیں۔ اس وقت جمعیت علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی مدظلہ ہیں جبکہ جنرل سیکریٹری حضرت مولانا حکیم الدین صاحب قاسمی ہیں۔ جمعیت علماء ہند کی شناخت اس کے شاندار ماضی، عظیم ہستیوں کی سرپرستی، آزادی ہند میں نمایاں کردار، قربانی، مشترکہ قومیت، امن عالم کی علمبرداری، انسانیت کی ہمی خواہی، سیاست میں معتدل اور متوازن ڈنڈر پر چلنے والی جماعت سے ہے۔ آزادی ہند کے بعد فرقہ وارانہ فسادات کے خلاف طویل مدتی جدوجہد، مظلوم اور کمزور مسلمانوں کے تحفظ اور ان کے حقوق کی بازیابی کے لیے بے مثال تگ و دو اور قربانیاں، جمعیت علماء کے تعارف کے اہم ترین ابواب ہیں۔

اس طرح یہ کہنا کوئی بڑی بات نہیں ہوگی کہ جمعیت علماء ہند اور اس کی قیادت کی مثال اس شجر سایہ دار جیسی ہے جس سے اپنے اور پرانے سب فیضیاب ہوتے ہیں۔ جمعیت علماء ہند تو اس سے بھی کہیں آگے جانا چاہتی ہے۔ اس کے تعمیری و اقتصادی منصوبے اگر آپ ملاحظہ فرمائیں تو اس کی منصوبہ بندی اور ملی تعمیر و ترقی کیلئے فکر مندی پر آپ حیران رہ جائیں گے مگر افسوس کہ اس کے پاس ان منصوبوں کی تکمیل کے لیے سرمایہ اور فنڈ کی اس قدر کمی ہے کہ وہ ہزاروں ہاشوں کے باوجود جب تک اسے ملت اسلامیہ کا بھرپور تعاون حاصل نہ ہو وہ اپنے منصوبوں کو پورا نہیں کر سکتی۔

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ہمارے سروں پر سایہ گلن ہے۔ اس مبارک مہینہ میں ہر مسلمان دینی و فلاحی کاموں کے لیے کم یا زیادہ حسب وسعت خرچ کرتا ہی ہے اس لیے ارکان مجلس عاملہ جمعیت علماء ہند کی یہ اپیل بروقت اور قابل توجہ ہے کہ آپ جمعیت علماء ہند کو اس کے منصوبوں کی تکمیل کے لیے اپنے بھرپور تعاون سے نوازیں۔ □□



# رمضان المبارک

## اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں موجود فرحتوں کو محسوس کیجئے

تحریروں: علامہ ایمان مغازی الشرقاوی

تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، روزے کے علاوہ، کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، بندے نے میری خاطر شہوت اور کھانا پینا چھوڑ دیا۔ (مشفق علیہ)

جب وہ روزہ رکھتا ہے تو اللہ کی مغفرت پر فرحت محسوس کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے گئے۔ (بخاری) وہ قیام اللیل کی فرحت محسوس کرتا ہے جو رمضان کے مہینے میں قیام کے لئے کھڑا ہوا، ایمان اور احتساب کے ساتھ، اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے گئے۔ (النسائی) اور لیلۃ القدر میں خوشی محسوس کرتا ہے، اور اس کا اجر بھی کتنا زیادہ ہے، شب قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔ (القدر: ۳) اور رمضان کے مہینے کے اختتام تک اس کا اجر کس قدر بڑھ چکا ہوتا ہے، اور وہ اللہ کا قرب پالیتا ہے۔ پھر اس کی مسرت و شادمانی کا کیا کہنا کہ روزہ اور قرآن اس کے سفارشی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور قرآن قیامت کے روز بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے رب، میں نے اسے سارا دن شہوت اور کھانے پینے سے روکے رکھا، پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا: میں نے اسے راتوں کو سونے سے محروم رکھا، پس میری شفاعت قبول کر۔ فرمایا: ان دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (احمد)

### حج بیت اللہ کی فرحت

ربح بیت اللہ تو وہ اسلامی عبادات میں پانچواں رکن ہے۔ اس میں تلبیہ کی پکار کی اپنی ہی فرحت ہے۔ لبیک اللہم لبیک حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کرتے ہوئے وہاں داخل ہوتے ہی حاجی عجیب فرحت محسوس کرتا ہے۔ وہ اللہ کے گھر حاضر ہے اور ان کا مہمان ہے، اور وہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو ایک جگہ پا کر اخوت اسلامی کے مظہر سے فرحت و سرور محسوس کرتا ہے۔ حج کے مناسک میں ایک ایک منسک کی ادائیگی اور اطاعت خداوندی میں عجیب سرشاری کا احساس ہوتا ہے۔ وقوف عرفہ اور دعا کی قبولیت میں، اور اس احساس میں کتنی فرحت ہے کہ اس کے گناہوں کا بوجھ اس کے سر سے اتر گیا ہے، اور اب وہ کسی نومولود کی مانند گناہوں سے پاک ہے۔ ”جو اس گھر کی جانب آیا پھر اس نے نہ کوئی شہوانی فعل کیا نہ فسق کا کوئی کام، تو وہ اس طرح واپس لوٹا جیسے ابھی پیدا ہوا ہے۔“ (مسلم) اس کی پوری پوری جزا اور بڑا بدلہ اس کے رب کے پاس ہے۔ ”اور حج مبروری جزا تو بس جنت کے سوا کچھ نہیں۔“ (بخاری)

### اللہ تعالیٰ کے تقرب کی فرحت

جی ہاں! اے مسلمان بھائی، خود پر اللہ کے فضل پر خوش ہو جائیے۔ جب بھی خیر آپ کی جانب آیا تو آپ کے ایمان اور اصلاح نفس میں اضافہ ہوا، آپ اس کے حضور سجدہ ریز ہوئے اور اس کا قرب حاصل کر لیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضل پر فرحت محسوس کیجئے کہ جب اس نے آپ کو خیر کے کاموں کی ہدایت کی، اور منکرات کو چھوڑ دینے کی تائید کی، اور مسلسل عمل کرنے اور نرنے کی تلقین کی تو آپ نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو مسلسل نگاہ میں رکھا ”جب تمہاری نیکی تمہیں خوش کرے اور تمہاری برائی تمہیں مطمئن کرے تو تم مومن ہو۔“ (السلسلۃ الصحیحہ) □□

تکلیف کو دور کرتے ہوئے اسے عجیب فرحت کا احساس گہیر لیتا ہے۔ رہا آخرت کا اجر تو وہ اسے اور بھی راحت پہنچائے گا اور شدید فرحت کا احساس دلائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ، رب کے غصے کو بھجاتا ہے، اور بری موت سے بچاتا ہے۔“ (صحیح ابن حبان) مزید فرمایا: صدقہ اپنے دینے والے کی قبر کو گرمی سے بچاتا ہے اور قیامت کے روز مومن اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا۔ (السلسلۃ الصحیحہ)

ہر سال رمضان المبارک کا مہینہ آتے ہی دل فرحتوں سے بھر جاتے ہیں اور ہر جانب اس کی خوشبو پھیل جاتی ہے، پس مومن اللہ کے فضل اور روزے میں اس کی مدد پر خوشی اور مسرت محسوس کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر اپنی عطا کی تکمیل کر دیتا ہے۔ وہ قرآن کے نزول کے مہینے اور روزے کے خوب بڑھے ہوئے اجر پر خوش ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”ابن آدم کی ہر نیکی کے عمل کو دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، روزے کے علاوہ، کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، بندے نے میری خاطر شہوت اور کھانا پینا چھوڑ دیا۔“

رمضان فرحتوں کا مہینہ ہر سال رمضان المبارک کا مہینہ آتے ہی دل فرحتوں سے بھر جاتے ہیں اور ہر جانب اس کی خوشبو پھیل جاتی ہے، پس مومن اللہ کے فضل اور روزے میں اس کی مدد پر خوشی اور مسرت محسوس کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر اپنی عطا کی تکمیل کر دیتا ہے۔ وہ قرآن کے نزول کے مہینے اور روزے کے خوب بڑھے ہوئے اجر پر خوش ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”ابن آدم کی ہر نیکی کے عمل کو دس گنا سے لے کر سات سو گنا

کے معاملے میں ہوئے پر خوش محسوس کرتا ہے کہ اس نے اسے اتنا مال دیا کہ صاحب نصاب بنا دیا اور اسے غریب اور مفلوک الحال بھائیوں کو مال ادا کرنے کا ذریعہ بنایا اور اس کے ذریعے ان کی حاجت کو پورا کر دیا۔ وہ جب صدقہ دیتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلاتا ہے، بوسیدہ لباس والے کو پوشاک پہناتا ہے، بے گھر کو کھانا دیتا ہے تو اسے خوشی کا احساس ہوتا ہے۔ وہ یتیم کی کفالت کرتا ہے اور فقیر کو مال عطا کرتا ہے، بے روزگار کے لئے روزگار کا اہتمام کرتا ہے تو اس کی مدد کرتے ہوئے اور اس کی

### زکوٰۃ کے ذریعہ پاک ہونے کی فرحت

رہا مال میں سے زکوٰۃ کا ادا کرنا تو وہ بھی فرحت سے خالی نہیں ہے، کیونکہ اس میں نفس کی زکوٰۃ اور اس کی طہارت ہوتی ہے: اے نبی تم ان کے اموال میں سے صدقہ لے کر انہیں پاک کرو اور نیکی کی راہ میں انہیں بڑھاؤ۔“ (التوبہ: ۱۰۳) مومن زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے ہوئے رب کی اطاعت پر فرحت محسوس کرتا ہے۔ وہ اللہ کی نعمت اور یہ نماز اس کی پریشانیوں کے ازالے

اور نعموں کے چھٹ جانے کا ذریعہ بنتی ہے: ”صبر اور نماز سے مدد لو، بیشک نماز ایک سخت مشکل کام ہے، مگر ان فرماں بردار بندوں کے لئے مشکل نہیں ہے جو سمجھتے ہیں کہ آخر کار انھیں اپنے رب سے ملنا اور اس کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔“ (البقرہ: ۳۵-۳۶) پھر یہ قیامت کے روز اس کے لئے نجات کا قلعہ بنے گی: ”جس نے اس کی محافظت کی وہ اس کے لئے نور اور برمان بنے گی اور قیامت کے دن نجات کا ذریعہ بنے گی۔ (احمد)

ہے کیوں کہ یہ تو سراسر اللہ اور اسکے بندے کے درمیان راز کا معاملہ ہے، وضو کرتے ہوئے حلق سے پانی کا نیچے نا اترنے دینا اللہ اور بندے کے درمیان تعلق کی گواہی ہے۔ اللہ اپنے بندے سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتے ہیں، یہ ایک ایسا تعلق ہے جسکی حقیقت سے ہر شخص سمجھتا ہے۔ ہمارے رب نے ہماری خطاؤں پر کیا خوب پردہ رکھا ہوا ہے۔

اللہ نے اپنے پیارے محبوب وجہ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں پہلے ہی انسانیت پر احسان عظیم کیا اور اس سے بڑھا احسان مسلمانوں پر کیا، آپ کی حیات طیبہ جہاں رہتی دنیا تک کے انسانوں کے لئے مشعل رہا ہے وہیں مسلمانوں کے لئے حتمی ضابطہ حیات ہے یعنی جو روز محشر شفاعت کا متنبی ہے وہ نبی پاک کی سنتوں پر عمل پیرا ہو جائے۔ فرض کی ادائیگی بھی بغیر آپ کی پیروی کے پوری نہیں ہو سکتی کیونکہ فرض کیا ہے یہ بھی قرآن نے آپ کے ذریعے سے ہی بتایا۔ گو کہ اسلام کو آفانی ہونے پر کسی سے کوئی سند درکار نہیں لیکن اب دنیا اسلام کی اس پسندی اور افہام و تفہیم کے فلسفے سے بہت اچھی طرح سے روشناس ہو چکی، سورج کی شعاعوں کی طرح اب اس بات کا اعتراف کسی گونج کی طرح سنائی بھی دے رہا ہے۔ گزشتہ دنوں نیوزی لینڈ میں مسجد پر دہشت گردی کے ایک المناک واقعے کے بعد وہاں کی ایک غیر مسلم وزیر اعظم نے اسلام کے فلسفے کی بھرپور ترجمانی کرتے ہوئے مسلمانوں کے زخموں کا بڑی خوبی سے مداوا کیا۔ رمضان کا ماہ مبارک شروع ہوتے ہی غیر مسلم عالمی رہنماؤں نے امت مسلمہ کو اس ماہ مبارک کے پیغامات جاری کئے۔

ہوتا ہے، اور اس کے لئے اچھی طرح وضو کرتا ہے، اور خشوع اختیار کرتا ہے اور اس کے آگے جھک جاتا ہے تو وہ نماز اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے، جب تک وہ کسی گنہگار کا مرتکب نہ ہو، اور تمام زمانے کے لئے ہے۔“ (مسلم) اور نماز بذات خود بلند ہو کر اسے پاکیزہ کرتی ہے۔ یقیناً نماز خوش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ (العنکبوت: ۲۵) اور یہ نماز اس کی پریشانیوں کے ازالے

اور خوشی اچھے اثرات مرتب کرتی ہے خواہ وہ عمر کے کسی بھی حصے میں ہوں۔ یہ ہر روز دل کو تروتازہ رکھتی ہے، بلکہ ہر گھنٹے اور ہر منٹ۔ یہ بھی مبالغہ نہ ہو گا کہ اللہ کے ذکر کی فرحت ایسی ہے کہ بندے کو ہر سانس خوش رکھتی ہے اور اس فرحت کا کیا کہنا جو خیر کے موسم میں فرحتوں سے ملاقات کرے اور خیر پر خیر جمع ہو جائے، اطاعت پر اطاعت اور فضل پر فضل! جیسا کہ رمضان کے مبارک مہینے میں ہوتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کے لئے دو فرحتیں ہیں، جو اسے خوش رکھتی ہیں: ایک افطار کی خوشی جب وہ افطار کرے، اور دوسری رب سے ملاقات کے وقت خوشی! مسلمان کو اسلام کا ہر رکن ادا کرتے ہوئے فرحت کا احساس ہوتا ہے۔ اسلام میں داخل ہونے کا دروازہ کلمہ شہادت کی ادائیگی ہے۔ اس سے زیادہ خوشی اور کس بات کی ہوگی کہ انسان عبودیت اور نجات کے دروازے میں داخل ہو گیا ہے تاکہ وہ مومن و مسلم بندوں میں شامل ہو جائے۔ وہ اللہ، الملک، الحق، القوی کی بندگی کا شرف پاتا ہے۔ اللہ بندے کو ذلت سے ہٹا کر بندگی کی عزت عطا کرتا ہے اور کمزوری کے بعد اسے طاقت عطا فرماتا ہے۔ وہ اسے انسیت اور رضا کے دامن میں پناہ دیتا ہے، اور اس دروازے سے اس کے لئے خیر کے کئی دروازے کھول دیتا ہے، جس کی خوشی میں روح تک جھوم اٹھتی ہے، جیسا کہ ابن قیم فرماتے ہیں: دل میں ایک غبار ہوتا ہے، جو اللہ کی یاد کے دل میں آنے ہی سے دھلتا ہے اور دل میں ایک وحشت ہوتی ہے اور وہ تنہائی میں اللہ سے انسیت ہی سے ختم ہوتی ہے۔ اس میں غم بھی ہوتا ہے جو اس کی معرفت کے سرور اور صدق معاملہ ہی سے زائل ہوتا ہے۔ اس میں قلق بھی ہوتا ہے جو اس کے ملنے سے باقی نہیں رہتا اور بھگ جاتا۔ اس (دل) میں حسرتوں کے الاؤ بھی ہوتے ہیں، جنہیں اس کے احکام پر عمل کرنے اور اس کے نواہی سے باز رہنے سے بچھایا جاسکتا ہے۔ اس میں فاقہ بھی ہے جسے اس کی محبت میں برداشت کیا جاسکتا ہے۔ اس کی جانب انابت اور رجوع اور ہمیشہ اس کا ذکر کرتے رہنا اور اس سے اخلاص کی سچائی ہے جسے اسے دنیا بھر کی دولت بھی دی جائے تو وہ اس فاقے کو اس پر ترجیح دے۔ (مدارج السالکین)

ادائیگی نماز کے ساتھ فرحت

اسی طرح فرحتوں کا سلسلہ تسبیح کے دانوں کی طرح بقیہ ارکان اسلام میں بھی نظر آتا ہے۔ کلمہ شہادت کے ساتھ روزانہ پانچ وقت کی نماز خوشیوں اور سرور کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے، جب مسلمان اپنے رب سے سرگوشیاں کرتا ہے اور نماز میں ان کے سامنے خشوع سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ پس اس کی روح پرسکون ہو جاتی ہے۔ اس کا نفس کمزور پڑ جاتا ہے، اور رب کی معیت کی نعمت پر سرشار ہوتا ہے۔ اور ان کے دل کی فرحتوں کا کیا کہنا، جب ہر نماز اس کے گناہ کو اس سے دور کرتی ہے اور انھیں جھاڑ دیتی ہے، جیسا کہ ہمارے رب نے اس کی تاکید فرمائی ہے: ”نماز قائم کرو، دن کے دنوں میں سرور پر اور کچھ رات گزرنے پر۔ درحقیقت نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ایک یاد دہانی ہے ان لوگوں کے لئے جو خدا کو یاد رکھنے والے ہیں۔“ (ہود: ۱۱۳) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی ہے: ”جب کوئی مسلمان فرض نماز کے لئے حاضر

## رمضان المبارک اور تزکیہ نفس

### تحویروں: شیخ خالد زاہد

رمضان رحمتوں اور برکتوں کا مبارک مہینہ ہے یہ وہ ماہ مبارک ہے کہ جس میں ہر نیک عمل کا ثواب دس گنا ہر بڑا دیا جاتا ہے۔ ایک طرف دنیاوی کاروبار کے اعتبار سے رمضان بہت اہم ہوتا ہے اور مخصوص کاروباری اعداد حاصل کئے جاتے ہیں تو دوسری طرف عطا عطا خداوندی کی عبادات کے حوالے سے رمضان کی اہمیت کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ یہ وہ ماہ مبارک ہے کہ جس میں ہر شخص کو اس کے کاروبار سے فائدہ ہی ہوتا ہے اب وہ ناشکری کا مرتکب ہو تو یہ اور بات ہے۔

قرآن کریم میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ اے ایمان والوں! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی ہو جاؤ (البقرہ ۱۸۳)۔ اللہ رب العزت اپنے بندوں سے بہت پیار کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ہم متقی ہو جائیں تاکہ وہ ہمیں جنت میں اعلیٰ مقام دے سکے۔ ماہ رمضان تربیت کا مہینہ ہے۔ حقیقت میں رمضان کا مہینہ دیگر مہینوں میں جانے انجانے سرزد ہونے والی کوتاہیوں اور گناہوں سے نجات مانگنے کا ہے، رمضان وہ ماہ مبارک ہے کہ جس میں باقی پورا سال گزارنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ ہر ایک نیک عمل اپنے اندر عبادت چھپائے ہوئے ہے اور ہر عبادت کا انعام بھی بڑھا چڑھا کر دیا گیا ہے۔ ہوں تو رمضان کے روزے فرض ہیں لیکن کیا روزے کی فریضیت صرف کھانا پینا چھوڑ دینے سے پوری ہو جاتی ہے؟ کیا روزے دار کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ محرمی سے افطار یعنی فجر سے مغرب تک لٹچنا کھائے پئے؟ دراصل یہاں بھی روح اور جسم کا معاملہ ہے کوئی کسی کے روزے کی گواہی دینے کا مجاز نہیں

# تقویٰ اور گناہوں سے مغفرت ہے روزہ کا بنیادی مقصد

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ (سورۃ البقرہ ۱۸۳) قرآن کریم کے اس اعلان کے مطابق روزہ کی فرضیت کا بنیادی مقصد لوگوں کی زندگی میں تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ تقویٰ اصل میں اللہ تعالیٰ سے خوف ورجاء کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق ممنوعات سے بچنے اور اوامر پر عمل کرنے کا نام ہے۔ روزہ سے خواہشات کو قابو میں رکھنے کا ملکہ پیدا ہوتا ہے اور یہی تقویٰ یعنی اللہ کے خوف کی بنیاد ہے۔ روزہ کے ذریعہ ہم عبادات، معاملات، اخلاقیات اور معاشرت غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے خالق، مالک و رازق کائنات کے حکم کے مطابق زندگی گزارنے والے بن سکتے ہیں۔ اگر ہم روزہ کے اس اہم مقصد کو سمجھیں اور جو توت اور طاقت روزہ دینا ہے اس کو لینے کے لئے تیار ہوں اور روزہ کی مدد سے اپنے اندر خوف خدا اور اطاعت امر کی صفت کو نشوونما دینے کی کوشش کریں تو ماہ رمضان ہم میں اتنا تقویٰ پیدا کر سکتا ہے کہ صرف رمضان ہی میں نہیں بلکہ اس کے بعد بھی گیارہ مہینوں میں زندگی کی شاہراہ پر خاردار جھاڑیوں سے اپنے دامن کو بچاتے ہوئے چل سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو روزہ کے اس اہم مقصد کو اپنی زندگی میں لانے والا بنائے۔ آمین۔ حضور اکرمؐ کا مشہور و معروف فرمان ہے: جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے یعنی خالصتاً اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے روزہ رکھا اس کے گزشتہ تمام (چھوٹے) گناہ معاف فرمائے جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری صحیح مسلم) اسی طرح حضور اکرمؐ کا فرمان ہے: جو ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے یعنی ریا، شہرت اور دکھاوے کے لئے نہیں بلکہ صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لئے رات میں اللہ کی عبادت کے لئے کھڑا ہوا یعنی نماز تراویح اور تہجد پڑھی تو اس کے گزشتہ تمام (چھوٹے) گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری صحیح مسلم) اسی طرح حضور اکرمؐ کا فرمان

ہے: جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے عبادت کے لئے کھڑا ہوا یعنی نماز تراویح و تہجد پڑھی، قرآن کی تلاوت فرمائی اور اللہ کا ذکر کیا تو اس کے گزشتہ تمام (چھوٹے) گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری صحیح مسلم) ایک مرتبہ حضور اکرمؐ نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ، صحابہ کرام قریب ہو گئے۔ جب حضور اکرمؐ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب دوسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب تیسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی

اور انفس کی بات ہے کہ ماہ مبارک کے قیمتی اوقات بھی غفلت اور معاصی میں گزار دئے جائیں جس سے سابقہ گناہوں کی مغفرت بھی نہ ہوگی۔ لہذا ہمیں رمضان کے ایک ایک لمحہ کی حفاظت کرنی چاہئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضور اکرمؐ کی اس دعا کے تحت داخل ہو جائیں۔ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو روزہ کے ثمرات میں بجز بھوکا رہنے کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو رات کے جاگنے کے سوا کچھ بھی نہیں ملتا۔ (سنن ابن ماجہ) یعنی روزہ رکھنے کے باوجود دوسروں کی غیبت کرتے رہتے ہیں یا گناہوں سے نہیں بچتے یا حرام مال سے افطار کرتے ہیں۔

اس سے زیادہ اللہ کا کیا قرب ہوگا کہ اللہ جل شانہ خود ہی روزہ کا بدلہ ہے۔ نیز حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ تین شخص کی دعا رد نہیں ہوتی ہے، ان تین اشخاص میں سے ایک روزہ دار کی افطار کے وقت کی دعا ہے۔ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ (صحیح ابن حبان) اس برکتوں کے مہینہ میں ہر نیک عمل کا اجر و ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر عمل خیر کا دنیا میں ہی اجر بتا دیا کہ کس عمل پر کیا ملے گا مگر روزہ کے متعلق حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: الصَّوْمُ لِيْ وَ اَنَا اَجْرُ لِيْ بِهِ رَوْزَهٗ مِيرَے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ بلکہ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ میں خود ہی روزہ کا بدلہ

**جس طرح ہم روزہ میں کھانے پینے اور جنسی شہوت کے کاموں سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے رکے رہتے ہیں اسی طرح ہماری پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ہونی چاہئے، ہماری روزی روٹی اور ہمارا لباس حلال ہو، ہماری زندگی کا طریقہ حضور اکرمؐ اور صحابہ کرام والا ہو تاکہ ہماری روح ہمارے جسم سے اس حال میں جدا ہو سکیں، ہمارے والدین اور سارے اہل و عیال کو پیدا کرنے والا ہم سے راضی و خوش ہو۔ دار بقا کی طرف کوچ کے لئے ہم سے راضی و خوش ہے تو ان شاء اللہ ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی ہمارے لئے مقدر ہوگی کہ اس کے بعد کبھی بھی ناکامی نہیں ہے۔**

ہوں۔ اللہ اللہ کیسا عظیم الشان عمل ہے کہ اس کا بدلہ ساتوں آسمانوں و زمینوں کو پیدا کرنے والا خود عطا کرے گا یا وہ خود اس کا بدلہ ہے۔ روزہ میں عموماً ریا کا پہلو دیگر اعمال کے مقابلہ میں کم ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے روزہ کو اپنی طرف منسوب کر کے فرمایا الصَّوْمُ لِيْ رَوْزَهٗ مِيرَے لئے ہے۔ لہذا ہمیں ماہ رمضان کی قدر کرنی چاہئے کہ دن میں روزہ رکھیں، سچ وقت نماز کی پابندی کریں کیونکہ ایمان کے بعد سب سے زیادہ تاکید قرآن و حدیث میں نماز کے متعلق وارد ہوئی ہے۔ حضور اکرمؐ کی آخری وصیت بھی نماز کے اہتمام کی ہی ہے۔ کل قیامت کے دن سب سے پہلا سوال نماز ہی کے متعلق ہوگا۔ نماز تراویح پڑھیں اور اگر موقع مل جائے تو

نہیں سنی تھی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے۔ جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوگی، میں نے کہا آمین۔ پھر جب دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپؐ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے، میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچے اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کر سکیں، میں نے کہا آمین۔ (بخاری) غرضیکہ کس قدر فکر

لہذا ہمیں ہر عمل خیر کی قبولیت کی فکر کرنی چاہئے۔ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ کیا یہ شب مغفرت شب قدر ہی تو نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کا کام ختم ہوتے ہی اسے مزدوری دے دی جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ ہمیں عید کی رات میں بھی اعمال صالحہ کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئے تاکہ رمضان میں کی گئی عبادتوں کا بھر پورا اجر و ثواب مل سکے۔ روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کا خاص قرب حاصل ہوتا ہے۔ روزہ کے متعلق حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں خود ہی روزہ کا بدلہ دوں۔ (بخاری)

## روزہ اور قیام لیل کے ذریعہ کیجئے رمضان کا استقبال

تحریر: ابو الحسن علی فاروقی

رمضان المبارک انفرادی عزت و شان کا مہینہ ہے۔ مسلمانوں کو نیکیوں کی طرف راغب کرنا، برائیوں سے روکنا اور ان کے دلوں میں شوق عبادت پیدا کر دینا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے، یہ تو بہ و انابت اور عبادت و ریاضت کا مہینہ ہے، یہ رحمتوں اور مغفرت کے نزول کا مہینہ ہے، اس مہینہ میں اللہ کے نیک بندوں پر اس کے بے شمار انعامات ہوتے ہیں، کتاب اللہ نے بارہ مہینوں میں جو شرف اس مہینہ کو بخشا وہ کسی اور مہینے کو حاصل نہ ہوا، اس مقدس مہینے کا تعارف کراتے ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: شہـ

البقرۃ (۱۸۳) کہ تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، پھر فرضیت صوم کا اصل مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا: لعلکم تتقون کہ روزے اس لئے فرض کئے گئے تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو جائے، یہاں پر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ لعلکم تشکرون، لعلکم تعبدون جیسے الفاظ کا استعمال نہیں کیا گیا، اس لئے کہ یہ عبادتیں اور یہ اعمال وقتی ہوتے ہیں برخلاف تقویٰ کے، کہ تقویٰ کسی خاص عمل یا وقتی عبادت کا نام نہیں ہے بلکہ تقویٰ نام ہے ایک خاص مزاج اور طرز زندگی کا، وہ طرز زندگی جو دین فطرت کے مطابق اور احکام شرعیہ کے موافق ہو، مذکورہ آیت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ روزوں کے اندر زندگی بدلنے کی تاثیر و صلاحیت اللہ کی طرف سے بدرجہ اتم رکھی گئی ہے، اور نفسانی خواہشات کو کچلنے اور حصول تقویٰ کی بہترین ٹریننگ اور عظیم ذریعہ ہے۔ روزہ کی عظمت و افضلیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ جل شانہ اس کے متعلق فرماتا ہے: الصوم لِيْ وَ اَنَا اَجْرُ لِيْ بِهِ (الترمذی) کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کا اجر بھی میں خود دوں گا۔

۵۶) کی طرف لوٹنے کا مہینہ ہے۔ یہ مہینہ اس بات کا متقاضی ہے کہ اس میں اپنی زندگی کو بدلنے کی کوشش کی جائے اور اپنے نفس کو عبادت و ریاضت کا عادی بنا دیا جائے، اس لئے کہ یہ مہینہ انسان کی سال بھر کی عبادت اور اعمال پر نمایاں طور پر اپنے غیر معمولی اثرات مرتب کرتا ہے، اس ماہ مبارک میں توبہ، استغفار، عبادات اور نیکیوں کا اہتمام اس لئے بھی کثرت سے کرنا چاہئے کہ اس میں ایک نقلی عبادت کا ثواب عام دنوں کے ایک فرض کے برابر اور ایک فرض کا ثواب عام دنوں کے ستر فرائض کے برابر ہوتا ہے، اور اس ماہ مبارک کے ایک عمرہ کا ثواب ایک حج کے برابر شمار ہوتا ہے۔ اس با عظمت مہینے کی وہ رات جس کو لیلۃ القدر کہا جاتا ہے، وہ آیت قرآنی میں ہزار مہینوں سے افضل اور بہتر بتائی گئی ہے۔ اس طرح کے بے شمار انعامات اور برکتوں کا نزول اس پاک مہینے میں عام بات ہے، حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ و غلقت ابواب النار و صفدت الشیاطین (رواہ مسلم) کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں، اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ جس طرح سے اس ماہ میں نیک عمل کا اجر و ثواب

بے حساب ہوتا ہے، اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ اس مبارک مہینے میں اپنے بے شمار بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور ان کی خطا میں معاف ہوتی ہیں، اور یقیناً بعض بد بخت ایسے بھی ہیں جن کی بخشش اس ماہ مبارک میں بھی نہیں ہوتی ہے، ایسے ہی شخص کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیث میں فرماتے ہیں: نور غم انف رجل اذا دخل علیہ رمضان ثم انسلخ قبل ان یغفر لہ (رواہ الترمذی) کہ وہ شخص ذلیل ہو جس کی زندگی میں رمضان آیا اور اس کی مغفرت ہوئے بغیر گزر گیا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس با عظمت مہینے میں ہم ایسا کونسا عمل کریں جو ہماری بخشش اور مغفرت کا ذریعہ بنے، میں نے ابتدائی سطور میں ایک بات عرض کی تھی کہ اس ماہ مبارک میں مسلمانوں کے لئے دو عظیم المرتبت عبادتوں کا انتخاب کیا گیا (۱) روزہ (۲) قیام اللیل یعنی تراویح، یہ دونوں عبادتیں ایسی ہیں کہ ایک مسلمان کی بخشش اور مغفرت کے لئے کافی ہیں۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: من صام رمضان و قامہ ایماناً و احتساباً غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (رواہ الترمذی) اس حدیث سے یہ بات واضح ہوگی کہ جو شخص نیک نیتی کے ساتھ ان دونوں عبادتوں کا اہتمام کرے گا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ امام اہل سنت

تحریر: مولانا ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی چند رکعات رات کے آخری حصہ میں بھی ادا کر لیں۔ فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن کریم میں متعدد مرتبہ فرمایا ہے۔ رمضان کے آخری عشرہ میں تہجد پڑھنے کا اہتمام کریں کیونکہ حضور اکرمؐ کے اقوال و افعال کی روشنی میں امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ میں پائی جاتی ہے جس میں عبادت کرنے کو اللہ تعالیٰ نے ہزار مہینوں یعنی پوری زندگی کی عبادت سے زیادہ افضل قرار دیا ہے۔ اسی اہم رات کی عبادت کو حاصل کرنے کے لئے ۲۴ بجری میں رمضان کے روزے کی فرضیت کے بعد سے حضور اکرمؐ ہمیشہ آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مبارک ماہ کی قدر کرنے والا بنائے اور شب قدر میں عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جس طرح ہم روزہ میں کھانے پینے اور جنسی شہوت کے کاموں سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے رکے رہتے ہیں اسی طرح ہماری پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ہونی چاہئے، ہماری روزی روٹی اور ہمارا لباس حلال ہو، ہماری زندگی کا طریقہ حضور اکرمؐ اور صحابہ کرام والا ہو تاکہ ہماری روح ہمارے جسم سے اس حال میں جدا ہو سکیں، ہمارے والدین اور سارے اہل و عیال کو پیدا کرنے والا ہم سے راضی و خوش ہو۔ دار بقا کی طرف کوچ کے لئے ہم سے راضی و خوش ہے تو ان شاء اللہ ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی ہمارے لئے مقدر ہوگی کہ اس کے بعد کبھی بھی ناکامی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس ماہ مبارک میں زیادہ سے زیادہ اپنی عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور رمضان کے صیام و قیام اور تمام اعمال صالحہ کو قبول فرمائے۔ رمضان کے بعد بھی منکرات سے بچ کر احکام خداوندی کے مطابق ہی فانی و عارضی زندگی گزارنے والا بنائے۔ آمین، ختم آمین۔ □□

حضرت مولانا عبدالغفور فاروقی ان دونوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”مغفرت و رحمت الہی جو اس مہینے میں بندوں پر نازل ہوتی ہے اس کی ایک خصوصیت نعمت ہے مگر اس نعمت سے وہی لوگ مستفید ہو سکتے ہیں جو اس ماہ مبارک کا حق ادا کریں، حق اس کا کیا ہے؟ کوئی ایسا حق نہیں جس کا ادا کرنا مشکل ہو، بلکہ وہ ایسا حق ہے کہ ہر ادنیٰ اور اعلیٰ نہایت آسانی کے ساتھ اس کو ادا کر سکتا ہے، جو شخص دن بھر روزہ رکھے اور رات کو نماز تراویح پڑھے وہ اس مہینے کے حق سے فارغ البال ہے۔“ (الہم لکھنؤ رمضان المبارک ۱۳۳۰ھ ص ۱) دوسری عبادت تراویح ہے، یہ رمضان المبارک کی خصوصیت اور اس کا امتیاز ہے۔ یہ رمضان کے علاوہ دوسرے دنوں میں نہ تھا، نہ ادا، کسی بھی صورت میں درست نہیں ہے، اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ حفاظت قرآن کا سب سے بڑا ذریعہ اور وسیلہ ہے اسی لئے وہ طبقہ جو تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنے کے باوجود اپنے مسلمان ہونے کا قائل ہے اس کو تراویح سے بڑی الرجی ہے۔ اسی جانب لطیف سا طریزہ اشارہ کرتے ہوئے امام اہل سنت فرماتے ہیں: ”جانتے ہو نماز تراویح کیا چیز ہے؟ وہ ایک سنت مؤکدہ ہے جو بفضل الہی اہل سنت کے خصوصیات سے ہے۔ اس نماز کا اہتمام رسول (باقی صفحہ ۱۲ پر)

گاہے گاہے باز خواں.....  
ہفت روزہ جمعۃ النبی ۱۶ سال پہلے  
ماضی کے جھروکوں سے حال پر روشنی ڈالتے ہوئے مستقبل کا اشارہ!  
نئی دہلی

۲۲/۱۶ جون ۲۰۰۶ء

## دفعہ ۳۳۱ پر کھلی بحث کی ضرورت ہے

آزادی کے بعد دستور کی دفعہ ۳۳۱ میں دلتوں کو دی گئی مراعات سے ان لوگوں کو محروم کر دیا گیا تھا جو مسلمان ہو جائیں، اس پر اس وقت سے بحث کا سلسلہ جاری ہے، اس پر ہفت روزہ جمعۃ النبی کے مدیر خیر ایم ایس جامی نے ایک ادارہ پر لکھا تھا جو حسب ذیل ہے۔

آزادی کے بعد جب ملک کے دستور کی تدوین و تیسری کا مسئلہ سامنے آیا اس وقت یہ سوال انتہائی اہمیت کے ساتھ ساتھ اٹھا تھا کہ ملک کے دستور کے لیے کون سے رہنما اصول مقرر کیے جائیں گے کہ ملک کے ہر شہری کو خواہ اس کا کسی بھی دین و مذہب سے تعلق ہو وہ کسی بھی خطہ اور علاقہ کا رہنے والا ہو اور وہ زبان خواہ کوئی بھی استعمال کرتا ہو برابر کے حقوق مل سکیں اس لیے کہ مسلسل ایک سوسال کی جدوجہد کے بعد ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو جو آزادی کا سورج طلوع ہوا اس کی سرخی میں ملک کے سب ہی لوگوں کے خون کی لالی شامل تھی۔ اس سچائی سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ملک کی آزادی کے لیے ملک کی اقلیتوں خاص طور پر مسلمانوں نے جو قربانیاں انجام دی ہیں وہ کسی بھی طرح اکثریت کی قربانیوں سے کم نہیں ہیں۔ یہ ہندستان کے مسلمان ہی تھے جنہوں نے تحریک آزادی میں ہراول دستہ کاروں ادا کیا تھا اور اگر معروف مورخ ڈاکٹر تارا چند کے الفاظ مستعار لیں تو کہا جاسکتا ہے کہ مسلمان ہی تحریک آزادی کے روح رواں تھے۔

۱۸۵۷ء میں جب انگریزی سامراج کے خلاف آزادی کا بگل بجایا گیا اس وقت اس کی قیادت پورے طور پر مسلمانوں کے ہاتھوں میں تھی اور جب یہ تحریک ناکام ہوگئی تو انگریزی سامراج کے ظلم و ستم کا اولین شکار بھی مسلمان ہی بنے۔ تاریخ شاہد ہے کہ اولین تحریک آزادی کی ناکامی کے بعد کے چند سالوں میں ہزاروں ہزار مسلمانوں کو جن میں علماء کی بھی ایک بڑی تعداد شامل تھی، آزادی کی تحریک شروع کرنے کی یادداشت میں پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ عرصہ درز تک لاکھوں لوگوں کو صرف اس لیے جیلوں اور کالے پانی کی سزائیں دی گئیں کہ انہوں نے ۱۸۵۷ء میں آزادی کے متوالوں کی کسی نہ کسی شکل میں مدد کی تھی۔

آزادی کے بعد جب دستور سازی کا مسئلہ سامنے آیا تو اس وقت و طرح کے خیالات پائے جاتے تھے۔ آریس ایس سے متاثر لابی چاہتی تھی کہ ہندستان کو ہندو راشٹر قرار دے کر اسے ایک خاص ہندو ملک بنا دیا جائے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے تحریک آزادی کے دوران انگریزی سامراج کی قہیدہ خوانی کر کے اس کے دربار میں باوقار مقام حاصل کیا تھا۔ دوسری طرف وہ لوگ تھے جنہوں نے ملک کی آزادی کے لیے قربانیاں دی تھیں۔ وہ جانتے تھے کہ اگر مسلمان آزادی کی تحریک شروع نہ کرتے اور پھر ملک کی اکثریت کے شانہ بشانہ اس جنگ میں حصہ نہ لیتے تو آزادی کا خواب کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہ ہوتا اور آج جب ہندو مسلمانوں کی مشترکہ جدوجہد کے نتیجے میں ملک کو آزادی کی بے باک دولت مل گئی ہے تو ملک میں ایک ایسے دستور کی ضرورت ہے جو سب کو برابر کے شہری حقوق عطا کر سکے۔ اور اس کے لیے ضروری ہے کہ دستور کی بنیادی روح ”سیکلورزم“ کو قردار دی جائے۔ خدا کا فضل ہے کہ تحریک آزادی کے قائدین کی یہ کوشش رنگ لائی اور ملک کا ایک سیکولر دستور تیار ہو کر منظور ہوا جو اپنی بہت سی خامیوں اور کمزوریوں کے باوجود آج بھی دنیا میں ایک اچھے دستور کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے۔

دستور ہند میں بلاشبہ اقلیتوں کو بھی وہی حقوق دے گئے ہیں جو اکثریت کو حاصل ہیں۔ دستور ہند کی دفعات ۱۴-۱۵-۱۶، اور ۱۷ میں ملک کے تمام شہریوں کو مساوی حقوق دینے کی بات کہی گئی ہے مگر یہ بات انتہائی حیرت کے ساتھ نوٹ کی جائے گی کہ دستور ہند میں ایک دفعہ ایسی بھی موجود ہے جس نے مذکورہ بالا دفعات کے ذریعہ دے دیئے گئے مساوی حقوق کو ایک طرح محدود کر کے رکھ دیا ہے۔ دفعہ ۳۳۱ کے تحت ملک کے بے حد پسماندہ اور ہزاروں سال سے ظلم، ناانصافی اور استحصال کے شکار دلتوں کو ریزرویشن اور کچھ خصوصی مراعات دی گئی ہیں۔ یہ دفعہ انگریزی دور حکومت میں ۱۹۳۵ء میں برٹش آئین میں شامل کی گئی تھی جسے جون کا توں آزادی کے بعد بننے والے دستور میں بھی برقرار رکھا گیا ہے۔ اس دفعہ کے تحت بلا لحاظ مذہب تمام بے حد پسماندہ طبقات کو مراعات حاصل تھیں مگر پندرہ جواہر لال نہرو کے دور اقتدار میں ان کی کابینہ کی سفارش پر اس وقت کے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرساد کے ایک آرڈیننس کے ذریعہ مذہبی قید لگا کر اسے صرف ہندوؤں کے لیے مخصوص کر دیا گیا۔ اس کے بعد مزید ترمیم کرتے ہوئے اس میں بدھوں اور سکھوں کو بھی شامل کر دیا گیا جس کے معنی اب یہ ہیں کہ اگر ایک دلت ہندو سے تو اسے خصوصی مراعات کا مستحق سمجھا جائے گا یا اس نے اپنا مذہب تبدیل کر کے بدھ یا سکھ دھرم قبول کر لیا تو پھر بھی اسے بحیثیت دلت ملنے والی مراعات جاری رہیں گی لیکن اگر کوئی بے حد پسماندہ ہندو بدھ یا سکھ اپنا مذہب بدل کر مسلمان ہو جاتا ہے تو وہ بحیثیت دلت ملنے والی مراعات سے محروم ہو جائے گا۔ یہ بات سمجھ سے قطنی بالاتر ہے کہ ایک دلت جب تک ہندو ہے اسے خصوصی مراعات کی ضرورت ہے وہ بدھت یا سکھ بن جائے تو بھی اسے خصوصی مراعات ملنی چاہئیں لیکن اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اچانک اس کے سماجی حالات بدل جاتے ہیں اور اسے ان مراعات سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ کیا ہمارے دانشور حضرات اس عجیب و غریب فلسفہ پر غور کریں گے اور کیا وہ اس مسئلہ کو کسی بھی طور پر موضوع بحث بنانا مناسب سمجھیں گے۔

ہمارے خیال میں اب وقت آ گیا ہے کہ آئین ہند کی دفعہ ۳۳۱ پر سنجیدہ بحث شروع کی جائے اور ملک کے عوام کو بتایا جائے کہ دراصل اس دفعہ کی ترمیمات کے پس پشت کیا مقصد پوشیدہ ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ دلت سماج سے تعلق رکھنے والا ہندو یہ بات اب بخوبی سمجھ چکا ہے کہ ورنہ آئین پر اپنی سماج میں اسے کبھی بھی عزت کا مقام نہیں مل سکتا اس لیے وہ دوسرے مذہب کی طرف دوڑ رہا ہے اور چونکہ بدھ ازم اور سکھ ازم میں کسی نہ کسی سطح پر ہندوانہ جھلک صاف نظر آنے لگتی ہے اس لیے ان دھرموں میں ہندو دھرم کے لیے کوئی اجنبیت نہیں ہے اور اسی لیے بدھوں اور سکھوں کو دفعہ ۳۳۱ میں شامل کر لیا گیا

## حضرت ابو بکر صدیقؓ کی عظمت

رسول قد خلت من قبلہ الرسل انجریک آیت پڑھی، حجج یکا یک چونک اٹھا، حضرت عمرؓ میں سکت نہ رہی کہ کھڑے رہ سکیں، لڑکھڑا کر زمین پر گر گئے، اور اس طرح لوگوں کو یقین آ گیا کہ حضورؐ کا وصال ہو چکا ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کا انعام اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں خصوصی اہمیت و فضیلت حاصل تھی۔ بارگاہ رسالت سے حضرت ابو بکرؓ کی مقوقوں پر تعریف و توصیف کی گئی۔ کبھی تو بارگاہ رسالت سے صدیقیت کے خطاب سے نوازا گیا، تو کبھی متیق من النار کا اعزاز بخشا گیا۔ حضرت ابو بکر صدیق عشرہ مبشرہ یعنی ان دس صحابہ اکرام میں سرفہرست ہیں جنہیں ان کی حیات میں ہی جنت کی خوشخبری دی گئی، اور وہ عظیم المرتبت جمیل القدر صحابی رسول ہیں جن صحابہ اکرام کے لئے اللہ رب العزت نے فرمایا کہ یہ مجھ سے راضی اور میں ان سے راضی۔ ہر جمعہ خطبہ میں ابھی بھی حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت یوں بیان کی جاتی ہے کہ انبیاء کے بعد خیر البشر حضرت ابو بکر صدیق ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ یوں ارشاد فرمایا: جس شخص کی صحبت اور مال نے مجھے سب لوگوں سے زیادہ فائدہ پہنچایا وہ ابو بکر ہے اور اگر میں اپنی اُمت میں سے میں کسی کو خلیل (گہرا دوست) بنا تا تو ابو بکر کو بنا تا لیکن اسلامی اخوت قائم ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت ابو بکر صدیق سے فرمایا تم میرے رفیق ہو جوں کو تو پر اور تم میرے ساتھی ہو غار میں۔ ایک اور مرتبہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر جس کسی کا احسان تھا میں نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے، مگر ابو بکر کے مجھ پر وہ احسانات ہیں جن کا بدلہ اللہ پاک انہیں روز قیامت عطا فرمائے گا۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن تیم بن مرہ بن کعب ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو بکر ہے۔ متیق پہلا لقب ہے، اسلام میں سب سے پہلے آپ کو اسی لقب سے ہی ملقب کیا گیا۔ (جاری)

### تحریر: محمد عبدالحلیم اطہر سہروردی

اللہ کی زندگی میں ہی، رحلت سے قبل تک نمازوں کی امامت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمائی۔ حضرت ابو بکرؓ کے ذمے ایک تو نماز کی امامت کی ذمہ داری آئی، دوسرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کی وجہ سے وہ اپنے گھر نہ جاسکے، ایک روز صبح کی نماز کے بعد رسول اللہ سے اجازت لے کر گھر چلے گئے، اتنے میں رسول اللہ کا وصال ہو گیا اور یہ خبر آگ کی طرح پھیلی، حضرت ابو بکر ڈوڑے ہوئے تشریف لائے مسجد نبوی پہنچے تو دیکھا کہ صحابہ کرام غمزہ بدحواس ہیں، حضرت عمرؓ کی تلوار لیے کھڑے ہیں، اور اعلان کر رہے ہیں کہ جو کوئی

کھے گا کہ محمدؐ کی وفات ہوگئی ہے، اس کی گردن تن سے اڑا دوں گا۔ حضرت ابو بکرؓ اولاً حجرہ مبارکہ میں تشریف لے گئے، رخ انور سے چادر ہٹائی، پیشانی کو بوسہ دیا اور طہنت حیاً میتاً کہتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ حضرت عمرؓ ابھی تک لوگوں کو دھمکا رہے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ اے عمر! بیٹھ جاؤ، حضرت عمرؓ نے بیٹھے، یہ بڑا ہی نازک وقت تھا، کسی کے حواس ٹھکانے نہ تھے۔ حضرت ابو بکرؓ کھڑے ہوئے اور خطاب کیا کہ اے لوگو! تم میں سے جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کیا کرتے تھے، وہ سن لے کہ محمدؐ وفات پاچھے ہیں، اور جو کوئی اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا، تو اس کا معبود جی لا بیوت ہے۔ پھر آپ نے مہما محمد الا

ماضی کے جھروکے سے  
تاریخ اسلام کا ایک ورق  
خلیفہ  
اول

سخ مکہ کے موقع پر جس میں ہزاروں نفوس قدسیوں کا قافلہ، مکہ میں فاتحانہ داخل ہو رہا تھا، رسول اللہ کے ہمراہ حضرت ابو بکرؓ بھی ایک حصے کے علمبردار تھے، عام معافی کا دن تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے بے پایاں حسن سلوک کو دیکھ کر کفار مکہ اسلام سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے، چنانچہ اسلام قبول کرنے والوں کا تانتا بندھ گیا۔ پھر اس کے آئندہ سال اعلان عام ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنش نفس حج کے لیے تشریف لے جا رہے ہیں، اس لیے لوگوں کا ایک جم غفیر بعض روایتوں کے مطابق ایک لاکھ سے زائد کا مجمع مکہ میں جمع ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ آخری حج تھا، اس لیے اس کو حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ نے اس موقع پر کئی و فیح خطبے دیے، جن میں دین کے تمام اہم اصولوں کو کھول کھول کر بیان کیے، اسی موقع پر الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً نازل ہوئی رسول اللہ نے لوگوں کو اس آیت کی خوش خبری دی، سب لوگ خوش بھی ہوئے، لیکن بندہ ابو بکرؓ تھے، جو زار وقطار روئے جا رہے تھے، ساتھیوں کو تعجب بھی ہو رہا تھا کہ ابھی تو اشک روانی کا کوئی موقع نہیں، لیکن وہ تو صدیقیت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ سمجھ گئے تھے کہ دین کی تکمیل کے بعد اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دار فانی سے اللہ پاک اپنے پاس بلانے والا ہے۔ کچھ اشارہ غیبی سے حضور اکرمؐ نے خود بھی ساری تیاریاں مکمل کر لی، جنت الہیج تشریف لے گئے، مدفونین کے لیے درتیک دعائے مغفرت کی، واپسی پر طبیعت ناساز ہوگئی، ابتدائی دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لاتے اور نماز پڑھتے، لیکن جب تقاہت زیادہ ہوگئی، تو حضرت ابو بکرؓ کو حکم دیا کہ وہ نماز پڑھائیں، حضرت ابو بکرؓ رفیق القلب تھے ان سے رسول اللہ کی موجودگی میں کھڑا ہونا دشوار تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطری حکم دیا کہ ابو بکرؓ ہی نماز پڑھائیں، اس طرح رسول

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کا انعام اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں خصوصی اہمیت و فضیلت حاصل تھی۔ بارگاہ رسالت سے حضرت ابو بکرؓ کی مقوقوں پر تعریف و توصیف کی گئی۔ کبھی تو بارگاہ رسالت سے صدیقیت کے خطاب سے نوازا گیا، تو

## طلاق سے بچنے کی بہترین تدبیر

امام ابوحنیفہ نے حماد کی ماں کے علاوہ ایک اور عورت سے نکاح کر لیا، جب حماد کی ماں کو معلوم ہوا تو انہوں نے اصرار کیا کہ دوسری بیوی کو طلاق دے دو اور خود امام صاحب سے الگ ہو گئیں، امام صاحب نے ایسی تدبیر کی کہ حماد کی ماں کو یقین ہو گیا کہ نئی بیوی کو تین طلاق پڑ گئی ہے اور ان کے قلب کو سکون ہو گیا۔ ہوا یہ کہ امام صاحب نے دوسری بیوی سے کہا کہ ام حامد کے پاس آنا میں وہاں ہوں گا اور آکر یہ مسئلہ پوچھنا کہ جب کسی نے کسی دوسری عورت سے نکاح کر لیا تو کیا پہلی عورت کے لیے جائز ہے کہ اپنے شوہر کو چھوڑ دے؟ امام صاحب کی تعلیم کے مطابق وہ آئیں اور یہی سوال کیا، امام صاحب نے جواب دیا کہ اس کے لیے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کو چھوڑ دے، حماد کی ماں سن رہی تھی، کہنے لگی جب تک نئی بیوی کو طلاق نہیں دو گے میں تمہارے ساتھ نہیں رہوں گی، اس پر امام صاحب نے فرمایا میری ہر وہ عورت جو اس گھر کے باہر ہے اس کو تین طلاق بس کیا تھا ام حامد خوش ہو گئیں اور معافی مانگی۔ جبکہ امام صاحب نے نئی بیوی کو طلاق بھی نہیں دی۔ (تذکرۃ النعمان، ص ۲۵۱)

## ریاستہائے متحدہ امریکہ کا نظام حکومت (۴)

پھر ایک خاص فرق دونوں ملکوں کی سیاسی پارٹیوں میں یہ ہے کہ برطانیہ میں ہر سیاسی پارٹی کے سب ہی ممبر پارٹی کے اصولوں کے مطابق چلتے ہیں اس لیے اس کے فیصلوں کی نسیل کرتے ہیں۔ اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والوں یا پارٹی کے فیصلوں کا احترام نہ کرنے والوں کی پارٹی میں کوئی جگہ نہیں۔ ایسے لوگوں کو پارٹی سے نکال دیا جاتا ہے لیکن امریکن پارٹیوں میں ایسے لوگ خاصی تعداد میں ہوتے ہیں جو مختلف اصولوں کے حامی ہوتے ہوئے اپنا مختلف پروگرام پیش کرتے ہیں۔ مثلاً بعض امریکن ریاستوں میں ڈیموکریٹک پارٹی کے ممبر زیادہ ٹیکس لگانے کی حمایت کریں گے۔ حالانکہ ڈیموکریٹک پارٹی کے پروگرام کی ایک اہم دفعہ یہ ہے کہ ٹیکس کم لگائے جائیں۔ اصولاً ایسے لوگوں کی اس پارٹی میں کوئی جگہ نہ ہونی چاہیے لیکن ان لوگوں کی خاصی تعداد اس پارٹی میں موجود ہے۔ اس طرح سے امریکن سیاسی پارٹیوں میں مختلف اور متضاد خیالوں اور نظریوں کے ماننے والے پائے جاتے ہیں۔ ہر پارٹی میں قدامت پسند (Conservative)، آزاد خیال (Liberal) اور اشتراکی خیال کے ممبر ہوتے ہیں۔ ان تینوں گروپوں کے خیالات اور نظریات میں زبردست تضاد پایا جاتا ہے اور ان میں زمین آسمان کا فرق پایا جاتا ہے۔ اس کے باوجود یہ سب ایک ہی پارٹی کے ممبر ہوتے ہیں۔ برطانوی سیاسی پارٹیوں میں اس قسم کے متضاد خیالات رکھنے والے لوگ ایک پارٹی میں نہیں پائے جاتے اور وہاں پارٹی میں خیالات اور نظریات کے لحاظ سے ممبروں میں تضاد نہیں پایا جاتا۔ امریکن سیاسی پارٹیوں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہاں لوگ کسی سیاسی پارٹی میں اس خیال سے شریک ہوتے ہیں کہ ان کے باپ دادا بھی اس پارٹی میں تھے۔ اگر کوئی شخص ریپبلکن پارٹی میں شریک ہوتا ہے تو اس لیے نہیں کہ اس پارٹی کے اصولوں سے ہمدردی ہے یا اتفاق ہے یا اس پارٹی کے پروگرام کو اچھا سمجھتا ہے بلکہ اس لیے کہ اس کے باپ دادا اس پارٹی کے ممبر تھے۔ پھر امریکن سیاسی پارٹیوں پر معاشی مفاد (Economic Interest) کا بھی اثر پڑتا ہے۔ مثلاً صنعتی، مالی اور تجارتی حلقے ہمیشہ ریپبلکن پارٹی کی تائید کرتے ہیں اور کسان اور زراعت پیشہ آبادی رکھنے والی ریاستیں ڈیموکریٹک پارٹی کی تائید کرتی ہیں۔

## عالم اسلام

## مسجد نبوی کے صحنوں میں مزید ۲۰ ہزار سے زیادہ نمازیوں کی گنجائش

سعودی عرب میں گورنر مدینہ منورہ شہزادہ فیصل بن سلمان نے مسجد نبوی کے زائرین کو سہولتیں فراہم کرنے والے مختلف اداروں کی تیاریوں کا جائزہ لینے کے لیے وزیر حج و عمرہ ڈاکٹر توفیق الربیعہ کے ہمراہ دورہ کیا ہے۔ سرکاری خبر رساں ایچ جی ایس پی اے کے مطابق مدینہ منورہ کے تمام سرکاری وحی ادارے رمضان سے قبل زائرین کو تمام ضروری سہولتیں فراہم کرنے کے لیے مستعد ہیں۔ گورنر مدینہ منورہ کے ہمراہ میجر انجینئر فہد الشیشی، ڈائریکٹر پولیس میجر جنرل عبدالرحمن الحسن اور سیکرٹری گورنریٹ وہیب السہلی بھی تھے۔ شہزادہ فیصل بن سلمان نے مسجد نبوی کے خارجی صحنوں کا معائنہ کیا انہوں نے مسجد کے اطراف میں زائرین کو پیش کی جانے والی سہولتوں کا جائزہ لیا۔ نئے صحنوں کا جنہیں حال ہی میں مکمل کیا گیا، معائنہ کیا جہاں ۲۰ ہزار سے زیادہ مزید زائرین کیلئے نماز کی گنجائش پیدا کی گئی ہے۔ گورنر مدینہ منورہ نے مسجد نبوی کے صحنوں میں پیدل جانے والوں کے راستوں اور اسلام روڈ پر واقع نئے مغربی صحنوں کا بھی معائنہ کیا جہاں تین لاکھ ۲۶ ہزار ۲۹۹ نمازیوں کی گنجائش پیدا ہوئی ہے۔

## سعودی عرب میں پہلی آن لائن ایگزیکٹو کورٹ کا افتتاح

سعودی وزیر انصاف ڈاکٹر ولید الصمغانی نے پہلی آن لائن ایگزیکٹو کورٹ کا افتتاح کیا ہے۔ آن لائن ایگزیکٹو کورٹ کی بدولت اب کارروائی بارہ مراحل کے بجائے دو مراحل میں نمٹائی جائے گی۔ عدالتی فیصلے پر عملدرآمد کی کارروائی مختصر کر دی گئی ہے۔ سرکاری خبر رساں ایچ جی ایس پی اے اور اخبار ۲۳ کے مطابق ایگزیکٹو کورٹ کی تمام کارروائی ڈیجیٹل ہوگی۔ وزارت انصاف نے کہا ہے کہ آن لائن ایگزیکٹو کورٹ سٹریٹجک مضمونوں میں سے ایک ہے۔ حکومت ڈیجیٹل تبدیلی کی جوئی پالیسی طے کیے ہوئے ہے یہی اس کا حصہ ہے۔ اس سے عدالت سے رجوع کرنے والوں کو بڑی سہولت ہوگی۔ اس سے وقت اور محنت کی بچت ہوگی۔ وزارت انصاف کا کہنا ہے کہ آن لائن ایگزیکٹو کورٹ میں مصنوعی ذہانت ٹیکنالوجی سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے تحت کارروائی تیزی سے ہوگی۔ متعلقہ فریقوں کی درخواستوں کی چھان بین ڈیجیٹل ہوگی۔ کارروائی ۲۳ گھنٹے جاری رہے گی۔ ہفتے کے سات دن آن لائن کام ہوگا۔ آن لائن ایگزیکٹو کورٹ سے مستفید ہونے والے معین ای سروس پلیٹ فارم استعمال کر سکتے ہیں جو لوگوں کو ۲۰ سے زیادہ عدالتی خدمات پیش کرتا ہے۔

## عراق ایک بار پھر نئے صدر کے انتخاب میں ناکام

عراقی قانون ساز اسمبلی میں نئے عراقی صدر کے انتخاب میں کورم کی کمی کے باعث ہفتے کو ایک بار پھر ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جس سے ملک سیاسی طور پر مفلوج ہو کر رہ گیا۔ اے ایف پی نیوز ایجنسی کے مطابق عراقی پارلیمنٹ نے رسمی طور پر کونشن کے ذریعے اس عہدے کیلئے امیدواروں کی حتمی فہرست جاری کی تھی۔ عہدے کیلئے امیدواروں میں شامل کردستان ڈیموکریٹک پارٹی کے رہبر احمد کا مقابله برہام صالح سے ہے جو موجودہ صدر اور کردستان ڈیموکریٹک پارٹی کے رکن ہیں۔ فروری کے بعد دوسری بار پارلیمنٹ میں ووٹنگ کا انعقاد کیا گیا تاہم عراقی ایوان میں نمائندوں کی کل تعداد ۳۲۹ میں کورم کی کمی کا سامنا کرنا پڑا، جس سے جگہ زدہ عراق کی سیاسی غیر یقینی صورتحال مزید گہری ہو گئی ہے۔

## رمضان المبارک: روزہ اور تلاوت قرآن کا خاص مہینہ

تحریر: مفتی محمد صادق مظفر قاسمی

قرآن کا مسنون ہونا، صحابہ کرام اور بزرگان دین کا رمضان میں تلاوت کا خاص اہتمام کرنا، یہ ماہ میں کثرت سے تلاوت قرآن میں مشغول رہنا چاہئے۔ تلاوت قرآن پاک کے ساتھ قرآن کریم کو علماء کرام کی صحبت میں رہ کر سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے خواہ روزانہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو، تاکہ اللہ تعالیٰ کے احکام سے واقفیت کے بعد اس پر عمل کرنا اور اس کو دوسروں تک پہنچانا ہمارے لئے آسان ہو۔

**سحری:** رسول اللہ نے فرمایا: خود حق تعالیٰ شانہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ (طبرانی صحیح ابن حبان) متعدد احادیث میں رات کے آخری وقت میں سحری کھانے کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ ایک دو لقمے کھانے سے بھی سحری کی فضیلت حاصل ہو جائے گی ان شاء اللہ۔

**افطار کے لئے کھجور یا پانی بہتر ہے**

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ کھجور سے روزہ افطار کرے کیونکہ اس میں برکت ہے۔ اگر کھجور نہ پائے تو پھر پانی ہی سے افطار کرے، اس لئے کہ پانی نہایت پاکیزہ چیز ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ کھجور سے روزہ افطار کرے کیونکہ اس میں برکت ہے۔ اگر کھجور نہ پائے تو پھر پانی ہی سے افطار کرے، اس لئے کہ پانی نہایت پاکیزہ چیز ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ کھجور سے روزہ افطار کرے کیونکہ اس میں برکت ہے۔ اگر کھجور نہ پائے تو پھر پانی ہی سے افطار کرے، اس لئے کہ پانی نہایت پاکیزہ چیز ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

**افطار کے وقت دعاء**

افطار کے وقت چند دعائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، جن میں سے دو دعائیں یہ ہیں: **اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ** (سنن ابوداؤد، باب قول عند الافطار۔ حدیث نمبر ۲۳۵۸) **ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَأَبْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَبَقِيَ الْاَجْرُ اِنِّ شَاءَ اللَّهُ** (سنن ابوداؤد، باب قول عند الافطار۔ حدیث نمبر ۲۳۵۹) غرضیکہ یہ دونوں دعائیں ایک ساتھ یا دونوں میں سے کوئی ایک یا اس موقع پر حضور اکرم سے ثابت شدہ کوئی دوسری دعا مانگی جاسکتی ہے۔

**رمضان اور شب قدر**

رمضان کی راتوں میں ایک رات شب قدر کہلاتی ہے جو بہت ہی خیر اور برکت کی رات ہے۔ جس میں عبادت کرنے کو قرآن کریم (سورۃ القدر) میں ہزار مہینوں سے افضل بتلایا گیا ہے۔ ہزار مہینے کے ۸۳ برس اور ۴ ماہ ہوتے ہیں۔ گویا اس رات کی عبادت پوری زندگی کی عبادت سے بہتر ہے۔ احادیث کی روشنی میں علماء حضرات نے تحریر کیا ہے کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے۔ اگرچہ ہمارا یہ ایمان و عقیدہ ہے کہ موت اپنے وقت پر آتی ہے اور حالات اللہ ہی کی طرف سے آتے ہیں، مگر دنیا کے دارالاسباب ہونے کی وجہ سے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ہماری دینی و سماجی و قومی ذمہ داری ہے۔ لہذا کوہنا و بانی مرض سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہوئے اس ماہ مبارک میں اللہ سے اس بیماری سے محفوظ رکھنے کی دعائیں کریں۔ □□

کرتی ہیں اور افطار کے وقت تک کرتی رہتی ہیں۔ (۳) جنت ہر روز ان کے لئے سجائی جاتی ہے۔ (۴) اس ماہ مبارک میں سرکش شیاطین قید کردئے جاتے ہیں۔ (۵) رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

صحابہ نے عرض کیا کہ کیا یہ شب مغفرت شب قدر ہی تو نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کا کام ختم ہوتے ہی اسے مزدوری دے دی جاتی ہے۔ (مسند احمد، بزاز، بیہقی، ابن حبان) رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے ہر شب روزہ میں اللہ کے یہاں سے جہنم کے قیدی چھوڑے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کی ہر شب روزہ میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ (بزاز، الزبیر، والتریب) رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی، ایک روزہ دار کی افطار کے وقت، دوسرے عادل بادشاہ کی اور تیسرے مظلوم کی۔ (مسند احمد، ترمذی، صحیح ابن حبان)

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ، ہم لوگ حاضر ہو گئے۔ جب حضور نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب

دوسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب تیسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس وقت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے۔ جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی، میں نے کہا آمین۔ پھر جب دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے، میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو نیچے اور وہ اسکو جنت میں داخل نہ کرائیں، میں نے کہا آمین۔ (بخاری، ترمذی)

**رمضان اور قرآن کریم**

قرآن کریم کو رمضان المبارک سے خاص تعلق اور گہری خصوصیت حاصل ہے، چنانچہ رمضان المبارک میں اس کا نازل ہونا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں تلاوت قرآن کا شغل نسبتاً زیادہ رکھنا، حضرت جبرئیل علیہ السلام کا رمضان شریف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دور کرنا، تراویح میں ختم

بھی گھر میں ہونے والی نماز تراویح میں شرکت کر سکتی ہیں، اگرچہ خواتین کا تنہا نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ نماز تراویح کی اہمیت کے متعلق رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان (کی راتوں) میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لئے) کھڑا ہو، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

**رمضان اور روزہ کیا ہے؟**

رمضان کا مہینہ چاند کے کیلنڈر کے اعتبار سے نواں مہینہ ہے جس کے روزے رکھنا ہر مسلمان بالغ صحت مند مرد و عورت پر فرض ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی یہ مہینہ پائے، وہ اس میں ضرور روزہ رکھے۔ صوم (یعنی روزہ) کے لفظی معنی اسماک یعنی رکنے اور بچنے کے ہیں اور اصطلاح شرع میں طلوع صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک روزہ کی نیت کے ساتھ کھانے پینے اور عورت سے مباشرت کرنے سے رکنے کا نام صوم ہے۔

**روزہ کی اہمیت و فضیلت:**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انسان کے ہر (نیک) عمل کا بدلہ ۱۰ گنا سے لے کر ۷۰ گنا تک دیا جاتا ہے، لیکن روزہ کا بدلہ میں خود ہی عطا کروں گا کیونکہ وہ

**روزہ داروں پہ تراویح کی قدر احسان ہے**

**مخدومہ امۃ اللہ تسنیم**

اللہ اللہ یہ مہینہ کس قدر ذیشان ہے ہوتے ہیں نازل فرشتے اپنے رب کے حکم سے رات سب راتوں سے بہتر ہے تری ماہ صیام کیا بتاؤں کتنی روق ایک تیرے دم سے ہے تیری خاطر دو جہاں کی ہم کو دولت مل گئی تیری آمد سے ہر اک مومن کا دل ہے باغ باغ نور چہروں سے عیاں اور قلب میں پاکیزگی پورے دن کے صبر کا دیکھو تو بدلہ مل گیا ہے دعا تسنیم کی اس کی خدمت تو ہمارا دین ہے ایمان ہے

میرے لئے ہے۔ دوسری روایت کے مطابق میں خود ہی روزہ کا بدلہ ہوں۔ انسان کھانے پینے اور جنسی شہوت سے صرف میری وجہ سے رکھتا رہتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں، ایک افطار کے وقت (وقتی) اور دوسری اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت (دائمی)۔ (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ نے ہر عمل خیر کا دنیا میں ہی اجر بتادیا کہ کس عمل پر کیا ملے گا مگر روزہ کے متعلق حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: **الصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ رَوْزَهٗ مِیْرَهٗ لَنْی** ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ بلکہ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ میں خود ہی روزہ کا بدلہ ہوں۔ اللہ اللہ کیسا عظیم الشان عمل ہے کہ اس کا بدلہ ساتوں آسمانوں و زمینوں کو پیدا کرنے والا خود عطا کرے گا یا خود اس کا بدلہ ہے۔ روزہ میں عموماً ریا کا پہلو و دیگر اعمال کے مقابلہ میں کم ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے روزہ کو اپنی طرف منسوب کر کے فرمایا **الصَّوْمُ لِيْ** روزہ میرے لئے ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ رمضان کے متعلق میری امت کو خاص طور پر پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملیں:

(۱) روزہ دار کے منہ کی بو (جو بھوک کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۲) ان کیلئے دریا کی مچھلیاں تک دعائے مغفرت



# روزہ - ایک اہم فضیلت والی عبادت

## عالمی خبریں

### قضائی پوتن اقتدار میں نہیں رہے گا: وہائٹ ہاؤس کی وضاحت

وہائٹ ہاؤس نے کہا ہے کہ امریکی صدر جو بائیڈن روس میں پوتن کے اقتدار کا خاتمہ نہیں چاہتے۔ خیر ایجنسیوں اے ایف پی اور ووٹرز کے مطابق واہٹ ہاؤس کی جانب سے یہ بیان ہفتے کو اس وقت سامنے آیا جب امریکی صدر جو بائیڈن نے اپنی ایک تقریر میں کہا تھا کہ ولادیمیر پوتن اب اقتدار میں نہیں رہ سکتے۔ واہٹ ہاؤس نے جو بائیڈن کے سخت بیان کی چند ہی منٹ بعد وضاحت جاری کرتے ہوئے کہا کہ صدر بائیڈن کا موقف یہ تھا کہ پوتن کو خطے کے ممالک اور پڑوسیوں کے خلاف طاقت کے استعمال کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ واہٹ ہاؤس نے مزید کہا کہ بائیڈن روس میں پوتن کی حکومت کی تبدیلی کی بات نہیں کر رہے تھے۔ دوسری جانب کریملین نے امریکی صدر کے اس بیان کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ روسیوں کی مرضی سے وہ کے اپنا صدر منتخب کرتے ہیں۔ بائیڈن نے اپنی تقریر میں روسی صدر پوتن کے خلاف جنگ کو آزادی کے لیے نئی جنگ فرار دیا اور کہا کہ دنیا کو ایک طویل جنگ کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ انہوں نے روس کو خبردار کیا کہ وہ نیو ممالک کی حدود کی جانب ایک اچھے بھی پیش قدمی نہ کرے۔ اگر ایسا ہوا تو روس کو پسپا کرنا اس اتحاد کے تمام اراکین کا مقدس فریضہ ہوگا۔

### چین کی سرمایہ کاری سے طالبان بدھاکے مجسموں کی حفاظت پر مجبور

افغانستان کے مشرقی صوبے لوگر میں مس عینک کے مقام پر جہاں بدھاکے مجسمے صدیوں سے کھڑے ہیں وہیں کئی سو میٹر بیز زمین تانبے کے ذخائر بھی موجود ہیں۔ ویسے تو طالبان نے ۲۰ سال پہلے حکومت میں آنے کے بعد بائیسان میں بدھاکے مجسموں کو بت پرستی کی نشانی قرار دیتے ہوئے مسمار کر دیا تھا لیکن اب وہ لوگر میں موجود مجسموں کی حفاظت پر مجبور ہیں۔ مس عینک کی سکیورٹی کے ذمہ دار طالبان رہنما حکم اللہ مبارز نے خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا کہ اس مقام پر موجود بدھ خانقاہ کی تاریخی باقیات کی حفاظت کرنا اس لیے بھی ضروری ہے تاکہ تانبے کے ذخائر کی کان کنی کے لیے چین کو آمادہ کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حفاظت کرنا ہمارے اور چینوں کے لیے بہت ضروری ہے۔ افغانستان میں اقتدار سنبھالنے والی مختلف حکومتوں کی کوشش رہی ہے کہ ملک کے معدنی ذخائر کو بروئے کار لایا جائے جن کی مالیت کا اندازہ ایک کھرب ڈالر لگایا جاتا ہے۔ جنگ اور پرتشدد حملوں کے باعث ایسا ممکن نہ ہو سکا۔

### امریکہ میں مجسمہ آزادی سے اونچے جھولے سے گر کر چودہ سالہ لڑکا ہلاک

امریکہ کے شہر اور لینڈو کے ایک سیاحتی ضلع کے تقریبی پارک میں رات دیر گئے مجسمہ آزادی سے اونچے جھولے سے گر کر ایک چودہ سالہ لڑکا ہلاک ہو گیا۔ امریکی خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق پولیس حکام اور ہنگامی طبی عملہ جمعرات کو دیر گئے آئیکن پارک میں ایک کال کے جواب میں پہنچا۔ لڑکا اور لینڈو فری فال جھولے سے گرا تھا، جو گذشتہ سال کے آخر میں کھلا تھا۔ پولیس حکام کے مطابق لڑکے کو ہسپتال لے جایا گیا جہاں اس کی موت واقع ہوئی۔ ریاستی حکام نے حادثے کے حوالے سے تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔ واضح رہے کہ پارک کی ویب سائٹ کے مطابق یہ جھولا ۲۳۰ فٹ اونچا ہے اور اسے دنیا کا سب سے اونچا فری سٹینڈنگ ڈراپ ٹاور کہا جاتا ہے۔

### تحریر: مفتی محمد سلمان منصور پوری

دن میں کھانے اور خواہشات سے روک رکھا، لہذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما، اور قرآن کہے گا کہ اے پروردگار! میں نے اسے رات کو سونے سے روک رکھا، لہذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما، چنانچہ دونوں کی سفارشات قبول کی جائیں گی۔ (مشکوٰۃ شریف ۱۷۳۱، جامع الاحادیث حدیث: ۱۳۷۹۸)

اس حدیث کی پرداز یہ بتلا رہی ہے کہ رمضان المبارک میں خصوصیت کے ساتھ رات میں تلاوت کلام پاک کا اہتمام رکھنا چاہئے، اور اس میں تراویح کی نماز کی جانب بھی اشارہ موجود ہے، علاوہ ازیں سال بھر جس قدر توہین ملے تلاوت کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

روزہ کی حالت میں دعا کی قبولیت کا وعدہ بھی احادیث میں منقول ہے۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ دار کی دعاء رد نہیں کی جاتی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۲۷۲۲) اور دوسری حدیث میں ہے: تین شخصوں کی دعائیں رد نہیں کی

روزہ رکھ کر دیکھ لے انسان روزہ کی بہار روزہ جو چھوڑے گا ناخوش اس سے ہے پروردگار آنکھ روزہ پر ہے قرباں دل ہے روزہ پر شکار ماہِ رضا المبارک سے جو فرماتے ہیں پیار قافلے شیطان کے جاتے ملیں گے سوئے نار ماہِ رضا کے مبارک ہوتے ہیں لیل و نہار روزے رکھ کر تو خدا کو پیار سے اپنے پیکار دیکھو شیطان کا تسلط ہو نہ تم پر زہنہار ایک روزہ دار بن جاتا ہے کتنا باوقار اس پہ نازل ہو رہی ہے رحمت پروردگار روزہ داری ہوگی محبوب ہم کو اے محیب روح روزہ سے ہے اور میرا بدن ہے روزہ دار

تاجیں: (۱) روزہ دار کی افطار کے وقت کی دعا (۲) عادل بادشاہ کی دعا (۳) مظلوم کی دعا۔ (الترغیب والترہیب ۵۳۲)

اس لئے روزہ کی حالت میں یکسوئی کے ساتھ دعاؤں کا اہتمام بھی رہنا چاہئے، خاص طور پر افطار کے قریبی وقت میں دعا کی قبولیت کی امید اور کھانے پینے کی طرف توجہ کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف توجہ کی جانی چاہئے۔

روزہ کا اصل مقصد چوں کہ تقویٰ کا حصول اور گناہوں سے اجتناب ہے؛ لہذا جو شخص روزہ رکھ کر بھی گناہوں سے نہ بچے تو ایسے شخص کے بھوکے پیاسے رہنے کا کوئی خاص فائدہ حاصل نہ ہو پائے گا، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے: جو شخص (روزہ میں) جھوٹی بات اور ناجائز کلام کرنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس شخص کے کھانے پینے کو چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (بخاری شریف ۲۵۵۱)

اس لئے ضروری ہے کہ ہر روزہ دار روزہ رکھ کر گناہ سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرے، اور اگر کوئی دوسرا شخص اسے گناہ پر آمادہ بھی کرنا چاہے تو صبر و ہمت سے کام لے کر اس سے بچنے کا اہتمام کرے۔

بالخصوص زبان کی حفاظت بہت ضروری ہے، اور روزہ میں خاص کر غیبت اور چغلی وغیرہ سے بچنے کا بہت اہتمام ہونا چاہئے، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے: جو شخص لوگوں کے گوشت کھاتا رہا (یعنی غیبتیں کرتا

روزہ دار کے منہ سے آنے والی بول اللہ کے نزدیک میٹک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے، اور روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو بری بات زبان سے نہ نکالے اور نہ کالم گلوچ کرے اور جب کوئی اسے برا بھلا کہے یا اس سے جھگڑا کرے تو اسے جواب دے دے کہ میں روزہ دار شخص ہوں۔ (بخاری شریف ۲۵۵۱، مسلم شریف ۳۶۳۱، مشکوٰۃ شریف ۱۷۳۱)

اس حدیث شریف میں روزہ دار کی جو کیفیت بیان کی گئی ہے یہ صرف روزہ کے ساتھ خاص نہیں رہتی چاہئے؛ بلکہ سارے سال، دن اور رات ہر وقت یہی فکر سوار ہو کہ ہم نے کوئی ایسا عمل صادر نہ ہو جو ہمارے پروردگار، رحمن جنتی کی مرضی کے خلاف ہو، اسی کیفیت کا نام تقویٰ ہے، جس کے حصول کے لئے روزہ کی عبادت فرض کی گئی ہے۔ حضرت ابوامامہ باہلیس فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتادیں جو مجھے جنت تک پہنچا دے، تو آپ نے ارشاد فرمایا تم روزے رکھا کرو؛

## ماہِ رضا المبارک سے جو فرماتے ہیں پیار

روزہ رکھنے میں ہیں دنیاوی فوائد بیشتر مردِ مومن پر ہے روزہ فرض قرآن ہے گواہ روزہ داروں کی زباں پر یہ صدا گونجا کرے لوتے ہیں وہ تراویح و تہجد کے مزے قید میں شیطان اس ماہ مبارک میں ہوئے ماہِ رضا کا ہر اک لمحہ ہر اک لحظہ ہے پاک اے مسلمان بے حسی بے التفاتی چھوڑ دے غیبت و چغلی نہ روزہ میں نہ روزہ بعد ہوں وقت میں افطار کے اللہ اس سے خوش ہوا کیا بلند اقبال روزہ دار کا کردار ہے روزہ داری ہوگی محبوب ہم کو اے محیب روح روزہ سے ہے اور میرا بدن ہے روزہ دار

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اہل ایمان کو رمضان المبارک کے روزہ کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا؛ تاکہ تم پر یہ زکا ہو جاؤ۔“ (البقرہ: ۱۸۳)

روزہ ۲/۲ھ میں فرض ہوا، اور شروع شروع میں سہولت کے لئے یہ حکم دیا گیا کہ چاہے آدمی روزہ رکھے یا ہر روزہ کے بدلہ میں فدیہ ادا کرے، پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ اختیار ختم کر دیا گیا اور حتمی طور پر رمضان المبارک کی فرضیت کا حکم اس آیت میں نازل ہوا: پس جو چاہے تم میں سے رمضان کا مہینہ تو وہ اس میں ضرور روزہ رکھے۔ (البقرہ: ۱۸۵)

البتہ شیخ فانی اور دائمی مریض کے لئے فدیہ کا حکم ابھی بھی باقی ہے اور عارضی مریض اور مسافر کو یہ اجازت دی گئی ہے کہ وہ سردست روزہ نہ رکھ کر بعد میں قضا کر لے۔ (زاد المعاد مکمل ۲۵)

حضرت علامہ ابن قیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روزہ کے اندر ظاہری اعضاء اور باطنی قوتوں کی حفاظت کرنے کی عجیب تاثیر پائی جاتی ہے، اسی طرح روزہ ان فاسد مادوں کی ملاوت سے بچاتا ہے جو نفس پر غالب آنے پر اسے بگاڑ دیتے ہیں اسی طرح جو گھٹیا جذبات و کیفیات روحانی صحت کے لئے مضر ہیں، روزہ ان سب کو باہر کرنے میں اثر رکھتا ہے، نیز روزہ دل اور اعضاء و جوارح کی صحت مندی کا محافظ ہے اور جو نفسانی خواہشات کے ہاتھوں صلاحیتیں ضائع ہو جاتی ہیں ان کو روزہ واپس لے آتا ہے، پس روزہ تقویٰ کو حاصل کرنے میں سب سے بڑا معاون عمل ہے۔ (جیسا کہ آیت بالا میں فرمایا گیا) (زاد المعاد مکمل بیروت ۲۵)

اور تجربہ سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ روزہ خواہشات کو توڑنے میں نہایت اثر رکھتا ہے، اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان نوجوانوں کو جو مالی وسعت کی بنا پر نکاح سے عاجز ہوں، مسلسل روزے رکھنے کا مشورہ دیا ہے۔

روزہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ انسان کو اس بات کی مشق کرانا چاہتے ہیں کہ ہماری خواہش اصل نہیں بلکہ حکم خداوندی اصل ہے، وہی چیزیں جو روزہ سے قبل حلال ہوتی ہیں، مثلاً اپنی محنت سے حاصل کردہ حلال مال اور اپنی منگولہ حلال بیوی لیکن روزہ کی نیت کرتے ہی یہ دونوں حلال چیزیں روزہ دار پر حرام قرار پاتی ہیں، اور روزہ دار بخوشی روزہ رکھ کر حکم خداوندی کے سامنے تسلیم خم کرتا ہے۔ یہ اعلیٰ درجہ کا خلوص اور اطاعت و انقیاد کی اعلیٰ کیفیت ہے جس پر اللہ کے علاوہ کوئی اور بغیر بتائے مطلع نہیں ہو سکتا، اور یہ کیفیت جس کو حاصل ہو جائے گی، اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی عادت پڑ جائے گی تو انسان روزہ سے ہونا نہ ہو، بہر حال ہر اس کام سے بچے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر رکھا ہے، اسی بنا پر حدیث قدسی میں روزہ کی عبادت کا خصوصی درجہ بتایا گیا ہے۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے ہر عمل کا اجر جس سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ اس (تحدید) سے مستثنیٰ ہے اس لئے کہ وہ صرف میرے (اللہ) کے لئے ہے، اور میں ہی اس کا بدلہ مرحمت فرماؤں گا، کیوں کہ روزہ دار اپنی خواہش اور کھانے پینے کو صرف میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو (خاص) فرحتیں ہیں ایک اس کے افطار کے وقت اور دوسرے پروردگار عالم سے ملاقات کے وقت، اور

اس لئے کہ وہ بے مثال عمل ہے۔ (الترغیب والترہیب ۵۲۲، صحیح ابن حبان ۱۸۰۵ حدیث: ۳۴۱۷)

جنت میں داخلہ کے وقت روزہ داروں کو خصوصی اعزاز سے نوازا جائے گا، اور جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازہ خاص طور پر روزہ داروں کے نام منسوب کر دیا جائے گا، جس کا نام ”ریان“ ہوگا، اس خصوصی گیٹ سے انہیں لوگوں کو داخلہ کا پروانہ ملے گا جن کو روزہ کی عبادت سے خاص مناسبت رہی ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازہ ”ریان“ نامی ہے جس میں صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔ (بخاری شریف ۲۵۴۱)

اس لئے ہم لوگوں کو چاہئے کہ فرض روزوں کے علاوہ کچھ نہ کھنٹی کھنٹی روزوں کا بھی اہتمام رکھا کریں؛ تاکہ ہمیں بھی آخرت میں ”باب الریان“ سے داخلہ کی خصوصیت نصیب ہو، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔

روزہ ایسی عبادت ہے جو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں روزہ دار کے لئے خود سفارش کرے گی، اور اس کی سفارش قبول بھی کی جائے گی، اسی طرح قرآن پاک بھی اپنے پڑھنے والوں کے لئے خصوصی سفارش کرے گا جس کو قبولیت سے نوازا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے: روزہ اور قرآن کریم بندہ کے لئے (اللہ کے دربار میں) سفارش کریں گے، روزہ کہے گا کہ اے پروردگار! میں نے اس کو

# شب قدر کے فضائل و اعمال: قرآن و سنت کی روشنی میں

تحریر: مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی

پھر حضرت جبریل فرشتوں کو اس رات میں پھیل جانے کا حکم دیتے ہیں اور وہ فرشتے اس رات میں ہر کھڑے، بیٹھے، نماز پڑھنے والے، ذکر کرنے والے کو سلام کرتے ہیں، مصافحہ کرتے ہیں اور ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں، اور یہ حالت صبح صادق تک رہتی ہے۔ (شعب الایمان: ۳۲۲۱)

**شب قدر: کیا کریں کیا نہ کریں؟**  
شب قدر میں بعض محدثین نے کثرت نوافل کو افضل قرار دیا، بعض نے دعا میں مشغول ہونے کو بہتر بتایا، کسی نے تلاوت کلام مجید کی اہمیت کو اجاگر کیا اور کسی نے شیخ وغیرہ کے ذریعہ قرب الہی کے حصول کو ترجیح دی، مگر علامہ ابن رجب حنبلی کہتے ہیں کہ شب قدر میں مختلف عبادتوں کو جمع کرنا افضل ہے مثلاً تلاوت، نماز، دعا، شیخ وغیرہ میں مصروف رہے، کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس رات میں یہ تمام عبادت منقول ہیں (فضائل اعمال) اور یہ حقیقت ہے کہ انسان خشوع خضوع برقرار رکھتے ہوئے ایک ہی عبادت میں زیادہ دیر تک مشغول نہیں رہ سکتا۔ ہاں مختلف عبادتوں کو جمع کر کے بہ آسانی وقت کو کارآمد بنا دیا جاسکتا ہے۔

یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ ان با عظمت راتوں میں محض جاگنا یا رات کا گزارنا مقصود نہیں؛ بلکہ عبادت و ریاضت مقصود ہے۔ نیز جس طرح بابرکت اوقات میں عبادت کرنے سے اجر و ثواب بڑھ جاتا ہے ایسے ہی ان میں مصیبت کرنے سے معاصی کا وبال بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ لہذا اس بات کا بہت اہتمام کیا جائے کہ ان پاکیزہ لمحات میں کسی گناہ کا ارتکاب نہ ہو۔ بعض لوگ شب قدر میں جاگتے تو ہیں لیکن ان کا جاگنا سیر و فرتح کرنے، ہوٹلوں میں ٹھنڈا گرم پینے اور بازاروں میں گشت کرنے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ اس جاگنے سے سو جانا بہتر ہے۔ کم از کم سو گنا گناہوں سے توفیق جائے گا۔ بہر حال یہ کوتاہی بہت عام ہے اس سے بچنے کا بہت اہتمام کرنا چاہئے۔ بعض لوگ اجتماعی طور پر جاگتے ہیں اور تھوڑی بہت عبادت بھی کر لیتے ہیں، مگر بسا اوقات ان میں بھی کئی مفاسد شامل ہو جاتے ہیں جو بڑے خطرناک اور باعث گناہ ہیں۔

**خلاصہ کلام:** شب قدر جو رمضان کے اخیر عشرے، بلکہ اخیر عشرے کی طاق راتوں میں داخل ہے، ہمیں اس بات کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے کہ ان تمام راتوں میں تلاش شب قدر کی فکر کریں! کیونکہ کون ہی رات شب قدر سے اس کے بارے میں حتیٰ بات نہیں کہی جاسکتی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیث میں تلاش کرنے کا حکم دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ محدثین کرام کا کہنا ہے کہ یہ رات ہر سال تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات کے بارے میں بھلا یاد دیا گیا، ایسے میں کسی ایک رات کو اپنی طرف سے شب قدر مان کر بقیہ طاق راتوں کو عبادت سے غافل رہنا بہت بڑی محرومی کا سبب ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم جس رات کو شب قدر مان رہے ہوں وہ اس کے علاوہ کسی اور رات میں ہو، جبکہ آخری عشرے کی سبھی راتوں میں تلاش کرنے میں یہ خطرہ نہیں۔ اس رات کو پوشیدہ رکھنے کا مقصد بھی یہ ہے کہ بندہ زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت کر سکے۔

اللہ پاک ستائیسویں شب سمیت دیگر راتوں میں بھی تلاش شب قدر کی توفیق اور اس کی مقبول عبادت کا ثواب عطا فرمائے۔ آمین □□

کے لئے خیر و بھلائی پر مشتمل ہوتی ہے۔ (تفسیر قرطبی: ۱۳۴۲/۲۰)

**شب قدر اور احادیث و آثار**  
شب قدر اللہ تعالیٰ کی منتخب کردہ رات ہے: حضرت کعب احبار فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے رات اور دن کی کچھ ساعتوں کو منتخب کر کے ان میں سے فرض نمازیں بنا لیں، اور دنوں کو منتخب کر کے ان میں سے جمعہ بنایا، مہینوں کو منتخب کر کے ان میں سے رمضان کا مہینہ بنایا، راتوں کو منتخب کر کے ان میں سے شب قدر بنائی اور گنہوں کو منتخب کر کے ان میں سے مساجد بنائی۔ (شعب الایمان: ۳۲۲۳)

شب قدر سے محرومی ہر خیر سے محرومی ہے: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رمضان کا مہینہ آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ مہینہ آیا ہے اور اس میں ایک رات ہے جو

**اس رات رحمت کے فرشتے خیر و برکت لے کر زمین پر نازل ہوتے ہیں، اور بندگان خدا سے مصافحہ کرتے ہیں۔ امام رازی علیہ الرحمہ فرشتوں کے زمین پر اترنے کے حوالے سے تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے کہا تھا کہ یہ مخلوق زمین پر فساد پھیلائے گی اور خون ریزی کرے گی۔ چنانچہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ انسان کی عزت و عظمت واضح کرنے کے لیے فرشتوں کو نازل فرمایا ہے کہ جاؤ اور دیکھو جن کے متعلق تم نے یہ کہا تھا وہ کیا کر رہے ہیں؟ دیکھو لومیرے بندے اس رات میں بستر و آرام کو چھوڑ کر میری خاطر عبادت میں مشغول ہیں اور مجھے راضی کرنے کے لیے آنسو بہا رہے ہیں، دعائیں مانگ رہے ہیں حالانکہ شب بیداری ان کے لیے فرض یا واجب نہیں؛ بلکہ سنت مؤکدہ بھی نہیں صرف میرے محبوب رسول کی ترغیب دینے پر یہ اپنی نیند و آرام قربان کر کے ساری رات کے قیام پر مستعد ہیں پھر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور مومن کی عظمت کو سلام کرتے ہیں۔**

یہ رات سلامتی والی رات ہوتی ہے۔ علامہ قرطبی نے سلامتی والی رات ہونے کے کئی مطلب بیان کیے ہیں:  
☆ شب قدر سرسراہٹ سلامتی ہے، اُس میں شُرنام کی کوئی چیز نہیں۔  
☆ اللہ تعالیٰ اس رات میں صرف سلامتی ہی کا فیصلہ فرماتے ہیں، برخلاف دوسری راتوں کے کہ ان میں مصائب و آلام کے فیصلے بھی ہوتے ہیں۔  
☆ شب قدر شیطان کے تصرف اور اثر انداز ہونے سے محفوظ اور سالم ہوتی ہے۔  
☆ سلام سے مراد یہ ہے کہ فرشتوں کی جانب سے اہل ایمان پر سلام ہوتا رہتا ہے اور وہ ایمان والوں کو ساری رات سلام کرتے رہتے ہیں۔  
☆ سلام سے فرشتوں کا ایک دوسرے کو سلام کرنا مراد ہے۔  
☆ سلامتی سے مراد خیر و بھلائی ہے، یعنی یہ با عظمت اور بابرکت رات صبح صادق کے طلوع ہونے تک سرسراہٹ سلامتی کی جانب سے بندوں

## مسائل زکوٰۃ: سوال و جواب کی روشنی میں

**سونا چاندی اور روپے کی زکوٰۃ:** وجوب زکوٰۃ کے لئے سونے اور چاندی کا نصاب کیا ہے؟ روپے کتنی مقدار میں ہوں تو زکوٰۃ دینی ہوگی؟  
**الجواب وباللہ التوفیق:** سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ یعنی ۸۰ گرام اور ۲۰۰ گرام ہے اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ یعنی ۶۱۲ گرام اور ۳۶۰ گرام ہے۔ اگر کسی کے پاس دونوں اپنے اپنے نصاب کے بقدر یا اس سے زائد ہوں تو دونوں کی زکوٰۃ نکالی جائے گی، اور اگر دونوں اپنے اپنے نصاب سے کم ہوں تو ایسی صورت میں سونے کی قیمت کے ذریعہ چاندی کا نصاب پورا کیا جائے گا اور پوری مالیت پڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ اور اگر صرف سونا یا صرف چاندی ہو جس کا نصاب پورا نہ ہو لیکن اس کے ساتھ نقد رقم بھی ہو جس کو شامل کر کے نصاب پورا ہو جاتا ہو تو ایسی صورت میں روپے کے ذریعے نصاب مکمل کر لیا جائے گا اور زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر نصاب پورا کرنے کے بقدر روپے نہ ہوں تو صرف سونا یا صرف چاندی جو اپنے نصاب سے کم ہو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی خواہ سونے کی قیمت چاندی کے نصاب سے بڑھ کیوں نہ جائے۔ اور اگر کسی کے پاس سونا چاندی کچھ بھی نہ ہو لیکن اتنی رقم موجود ہو جس کے ذریعہ ساڑھے باون تولہ چاندی خریدی جاسکے اور اس رقم پر سال پورا ہو گیا ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

**زیورات کی زکوٰۃ میں کس قیمت کا اعتبار ہوگا؟** ہمارے پاس کچھ زیورات ہیں جن کی زکوٰۃ ادا کرنی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ہم ان زیورات کی کس قیمت کا اعتبار کریں؟ قیمت خرید کا یا قیمت فروخت کا کیونکہ دونوں کی قیمت میں فرق ہے۔  
**الجواب وباللہ التوفیق:** سونا اور چاندی کے زیورات خواہ استعمالی ہوں یا غیر استعمالی سب میں زکوٰۃ ہے بشرطیکہ وہ مقدار نصاب ہوں، زیورات میں ادا کیے جانے والی قیمت فروخت ہوگی اسی کا اعتبار ہوگا اور کل قیمت پڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔  
**زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ:** میں ایک تجارت پیشہ آدمی ہوں، زکوٰۃ ادا کرنا چاہتا ہوں لیکن کسی طرح زکوٰۃ ادا کروں سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کیونکہ ایک تو سامان تجارت ہے جو دوکان میں موجود ہے دوسرا بینک میں جمع کچھ رقم ہے، کچھ رقم گراہوں کے ذمہ ہے جس کو وہ حسب سہولت ادا کرتے ہیں، اور کچھ رقم میرے ذمہ لون کی شکل میں ہے۔ ایسی صورت میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی شکل کیا ہوگی؟  
**الجواب وباللہ التوفیق:** زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس تاریخ میں آپ زکوٰۃ ادا کر رہے ہیں اس تاریخ میں اپنی ملکیت میں موجود نقد رقم، بینک میں محفوظ رقم، سونا چاندی دوکان میں موجود تجارتی سامان سب کی مجموعی قیمت اس دن کے مارکیٹ کی قیمت کے اعتبار سے جوڑ لیں، اگر لوگوں کے ذمہ بقایا رقم ہو جس کی وصولی کی امید ہو اس کو بھی اس کے ساتھ شامل کر لیں، اس کے بعد اپنے ذمہ جو قرض ہے جس کو اسی سال ادا کرنا ہو تو اس کو منہا کر لیں اسی طرح اگر سرکاری یا غیر سرکاری چند سالوں میں قسط وار ادا کئے جانے والا قرض ہو تو اس سال کے قسط کو منہا کر لیں، اس کے بعد جو رقم بچی اس میں ڈھائی فیصد یعنی ایک ہزار میں پچیس روپے کے لحاظ سے زکوٰۃ ادا کریں۔

بندوں پر حق تعالیٰ کی نعمتیں بے پناہ ہیں، اس کی نوازشیں بے پایاں اور اس کی عطائیں بے انتہا ہیں، جن کا کوئی حد و شمار نہیں، کوئی غایت و نہایت نہیں، کوئی حساب و کتاب نہیں۔ باری تعالیٰ کے الطاف و عنایات کا سرسری اندازہ صرف اس فقرے سے لگایا جاسکتا ہے جس سے شیخ سعدی نے اپنی نادرہ روزگار کتاب ’گلستان‘ کا آغاز فرمایا اور جو صدیوں سے ضرب المثل کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہر سانس جو اندرجاتی ہے زندگی کا سہارا ہے اور جب باہر آتی ہے تو ذات کو فرحت بخشی ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ ہر سانس میں دو نعمتیں موجود ہیں اور ہر نعمت پر تم از کم ایک مرتبہ اللہ کا شکر بحال نا واجب ہے۔ ان ہی گراں قدر انعامات میں ایک قیمتی انعام ہر سال ماہ رمضان کی آمد اور ہر رمضان میں اس عظیم الشان رات کی عبادت ہے جو ہزار مہینوں سے افضل و برتر ہے۔ زیر نظر تحریر کا مقصد شب قدر کے فضائل و اعمال سے متعلق چند اہم اور ضروری امور کی وضاحت ہے، حق تعالیٰ قدر دانی کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین

**شب قدر اور قرآن مجید**  
شب قدر کی قدر و منزلت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ رب العزت نے ایک مکمل سورت اس سلسلہ میں نازل فرمائی اور اس کی عظمت و اہمیت کو واضح انداز میں اجاگر کیا۔ سب سے پہلے سورہ قدر کا مکمل ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔ ارشاد باری ہے: ”بیٹیک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا ہے۔ اور آپ کیا سمجھتے ہیں کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر (فضیلت و برکت اور اجر و ثواب میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات میں فرشتے اور روح الامین اپنے رب کے حکم سے (خیر و برکت کے) ہر امر کے ساتھ اترتے ہیں۔ یہ رات طلوع فجر تک سرسراہٹ سلامتی ہے۔“  
اس سورت مبارک میں شب قدر کی چار خصوصیتیں ذکر کی گئی ہیں: (۱) قرآن مجید کا نزول (۲) ہزار مہینوں سے زیادہ افضل و برتر (۳) جبریل امین سمیت ملائکہ رحمت کا نزول (۴) صبح صادق تک خیر و برکت اور امن و سلامتی کی بارش۔

(۱) نزول قرآن کی رات: اللہ تعالیٰ نے شب قدر کی اولین فضیلت یہ بیان فرمائی کہ ہم نے اس رات میں قرآن مجید کو نازل کیا۔ یوں تو قرآن مجید تیس برس کی مدت میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا نیز اس کا نزول ربیع الاول میں شروع ہوا اور ذوالحجہ میں مکمل ہوا؛ مگر یہ طور خاص یہاں شب قدر کا ذکر کیوں کیا گیا؟ اس حوالہ سے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ”شب قدر میں قرآن کریم، لوح محفوظ سے یکبارگی آسمان دنیا سے بیت العزت میں نازل ہوا جب کہ اس کے نزول کا اندازہ اور لوح محفوظ کے نگہبانوں کو اس کا نسخہ نقل کر کے آسمان دنیا پر پہنچانے کا حکم اسی سال شب برأت (۱۵ شعبان) میں ہوا۔ گویا قرآن حکیم کا نزول حقیقی ماہ رمضان میں شب قدر کو ہوا اور نزول تقدیری اس سے پہلے شب برأت میں ہوا اور سیدنا محمد مصطفیٰ پر نزول قرآن کا آغاز ربیع الاول میں پیر کے دن ہوا اور تقریباً تیس سال میں مکمل ہوا۔“ (تفسیر عزیزی)

(۲) اس رات کی ایک فضیلت یہ بھی ذکر کی گئی کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے یعنی آج کل موسم گرما میں تقریباً گھنٹے کی رات ہوتی ہے، اگر کوئی ان ساعات کو قیمتی جان کر عبادت و ریاضت میں گزار دے تو اس کے حق میں وہ ایک رات ۸۳ سال چار ماہ سے افضل و بہتر ثابت ہوگی۔ شب قدر کے ہزار مہینوں سے بہتر ہونے کا مطلب

صفحہ  
تحفظ ختم نبوت

## دجال یا مسیح دجال کی آمد

فتنوں کے وقت مومن کی خوراک

حدیث کا راوی کہتا ہے کہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ان دنوں کوئی چیز لوگوں کے لیے حیات بخش ہوگی۔ آپ نے فرمایا: سبوح (سبحان اللہ کہنا)، تحمید (الحمد للہ)، کہنا، تکبیر (اللہ اکبر) کہنا، کھانے پینے کی جگہ اس کے اندر سرایت کر جائیگی۔

دجال کی رسائی

نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں روایت کیا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک دجال چار مسجد، مسجد الحرام، مسجد نبوی، مسجد طور سینا اور مسجد اقصیٰ کے سوا ہر گھاٹ پر پہنچے گا۔

مدینہ کا محاصرہ

حضرت یحییٰ ابن ادرع فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں سے خطاب کیا چنانچہ تین مرتبہ یہی فرمایا: یوم الخلاص وما یوم الخلاص، یوم الخلاص وما یوم الخلاص، کسی نے پوچھا یہ یوم الخلاص کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دجال آئے گا اور احد پہاڑ پر پڑھے گا پھر اپنے دوستوں سے کہے گا: کیا اس قسرا بیض (سفید گل) کو دیکھ رہے ہو؟ یہ احد کی مسجد ہے، پھر مدینہ منورہ کی جانب آئے گا تو اس نے اس کے ہر راستے پر ہاتھ میں ننگی تلوار لیے ایک فرشتہ کو مقرر پائے گا، چنانچہ سنبجۃ الجوف کی جانب آئے گا اور اپنے خیمے پر ضرب لگائے گا، پھر مدینہ منورہ کو تین کرچھلکے لگیں گے، جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت اور فاسق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اس کے ساتھ چلے جائیں گے۔ اس طرح مدینہ (گناہ گاروں سے) پاک ہو جائے گا اور یہی یوم الخلاص (چھوٹکارے یا نجات کا دن) ہے۔

دجال کے ہاتھوں مرنے والوں کا رتبہ

معین بن حماد کی روایات ہیں کہ جو لوگ دجال کے پاس کے لوگوں کے ہاتھوں شہید ہوں گے، ان کی قبریں تاریک اندھیری راتوں میں چمک رہی ہوں گی۔ ایک اور روایت ہے کہ ان کا شمار افضل ترین شہداء میں ہوگا۔

دجال کا خاتمہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کی ابتدا سے انتہا تک کے بارے امت کی مکمل رہنمائی کی ہے۔ دجال چالیس دن حکومت کرے عیسیٰ ابن مریم کے ہاتھوں قتل ہوگا، مسلمانوں کے ہاں انہی کو متوجہ موعود کا درجہ حاصل ہے۔

وہ آخری بار اردن کے علاقے میں 'ایق'

نامی گھاٹی پر نمودار ہوگا۔ (مسلمانوں اور دجالی لشکروں کے درمیان جنگ ہوگی جس میں) وہ ایک تہائی مسلمانوں کو شہید کر دے گا، ایک تہائی کو شکست دے کر بھگا دے گا اور ایک تہائی کو باقی چھوڑے گا، رات ہو جائے گی تو بعض مومنین

تحریر: مولانا سلیم احمد قاسمی

بعض سے کہیں گے کہ تمہیں اپنے رب کی خوشنودی کے لئے اپنے (شہید) بھائیوں سے جا ملنے (شہید ہو جانے) میں اب کس چیز کا انتظار ہے؟ جس کے پاس کھانے کی کوئی چیز زائد ہو وہ

## واقعہ معراج کی حکمتیں

”وَأَمَّا عَلَىٰ تَقْدِيرِ كَوْنِ الضَّمِيرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ كَمَا نَفَلَهُ أَبُو الْبَقَاءِ عَنْ بَعْضِهِمْ وَقَالَ: أَيْ السَّمِيعِ لِكَلَامِنَا الْبَصِيرِ لِذَاتِنَا، وَقَالَ الْجَلْبِي: إِنَّهُ لَا يَبْعُدُ وَالْمَعْنَى عَلَيْهِ: إِنَّهُ عَبْدِي الَّذِي شَرَفْتَهُ بِهَذَا التَّشْرِيفِ هُوَ الْمَسْتَاهِلُ لَهُ فَإِنَّهُ السَّمِيعُ لِأَمْرِي وَنَوَاهِي الْعَامِلُ بِهَمَاءِ الْبَصِيرِ الَّذِي يَنْظُرُ بِنَظْرِ الْعَبْرَةِ فِي مَخْلُوقَاتِي“ (روح المعانی ۱۳/۱۵) ابن عاشور نے بھی اپنی تفسیر ”التحریر والتبیین“ میں اسی کو لیا ہے، لکھتے ہیں:

”فقوله: ”إنه هو السميع البصير“ الأظهر أن الضميرين عائدان إلى النبي صلى الله عليه وسلم (التحريير والتبیین ۸/۱۷۷)

دوسرے قول کو راجح کرنے والے مفسرین کے پاس ترجیح کی دو مقول وجوہات بھی ہیں ایک وجہ یہ ہے کہ ”هو“ تمہیر کا مرجع ”عبد“ ہے، جس سے مراد رسول اللہ کی ذات ہے، یہ مرجع اقرب ہے، بنسبت ”الذی“ کے، جس سے اللہ کی ذات کی طرف اشارہ ہے۔ اور علم الخو کا معروف و مشہور ضابطہ ہے کہ ضمیر کو اقرب مرجع کی طرف راجع کرنا راجح اور احسن ہے (الخو البانی ۲۲/۱)

(۱) دوسری وجہ یہ ہے کہ انہ هو السميع البصير یہ ما قبل جملہ کی علت ہے، اس سے قبل عجاہبات قدرت دکھانے کی طرف اشارہ ہے، اسی کے علت کے لئے اللہ نے فرمایا: کہ وہ خوب سننے کی اور خوب دیکھنے کی صلاحیت کے حامل تھے۔ لہذا اس سفر پر کوئی تعجب اور حیرت نہیں ہونی چاہئے جیسا کہ مشرکین نے اظہار کیا تھا۔ ابن عاشور لکھتے ہیں: ”اس جملے کو نبی کے لئے تعلیل قرار دینا زیادہ اوقع ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فعل کی تعلیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں، اس لئے کہ وہ تو معلوم اور محقق بات ہے، ہاں محتاج تعلیل نبی کو ان عجاہبات کا دیا جانا ہے، کیونکہ نبی کو ان عجاہبات کا دیا جانا مشرکین کی نظر میں (باقی صلا پر)

یہ معراج نبوی کی مختصر روداد ہے، یہ ایک عالم بالا کا ایسا مشاہدہ ہے جو اس سے پہلی کسی نبی و رسول کو نہیں کرایا گیا، اس مشاہدہ کے دو مقصد تھے ایک مقصد اس واقعہ کو لوگوں کے لئے آزمائش بنانا تھا، قرآن نے فرمایا: ”وَمَا جَعَلْنَا الرُّوْبَا الَّتِي آرَيْسُكَ إِلَّا فَتْنَةً لِّلنَّاسِ. اور ہم نے آپ کو (شب معراج میں) جو مشاہدہ کرایا تھا اس کو ہم نے لوگوں کے لئے آزمائش ہی بنایا تھا۔ جب آپ نے اس واقعہ کو بیان کیا تو مخلص لوگوں کے ایمان مضبوط ہو گئے اور منافق اور کچے مسلمان ایمان سے پھر گئے۔

دوسری حکمت یہ بھی کہ آپ کو اللہ اپنی نشانیاں دکھائے، عالم بالا کی سیر کرانے آسمانوں کے احوال سے واقف کرانے، جنت و جہنم کا مشاہدہ کرانے، ان گنت عجاہبات قدرت دکھانے تاکہ آپ اپنی امت کو دوسری دنیا کا آنکھوں دیکھا حال بتلائیں اور آپ کا بیان صرف شنیدہ نہ بلکہ دیدہ ہو۔

کامل فہم وبصیرت

اب ہم اپنی تحریر کے اہم نکتے کی طرف آتے ہیں کہ انبیاء کی جماعت میں سے اس عظیم الشان سفر کے لئے صرف آپ ہی کا انتخاب کیوں ہوا؟ اس اہم نکتہ کو سمجھنے سے پہلے آیت کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں: اللہ تعالیٰ کے لئے پائی ہے جو اپنے خاص بندے (محمدؐ) کو ایک رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئے، جس کے ارگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں، تاکہ ہم اس بندے کو اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں، بیشک وہ بندہ خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے یعنی کامل فہم وبصیرت والا ہے۔“ (بنی اسرائیل ۱) (ہدایت القرآن ۲۳/۵)

اس سفر کے لئے آپ کا انتخاب کیوں ہوا؟ اس کی طرف آیت کے آخری نکتے میں اشارہ ہے۔ اس آیت کے آخری جملہ ”انہ هو السميع البصير“ کی تفسیر میں وقول ہیں، ایک یہ ہے کہ ”هو“ سے مراد اللہ کی ذات ہے اسی قول کو کثیر مفسرین نے اختیار کیا ہے، اور لکھتے ہیں کہ:

اشارہ کرتے ہوئے فرمائیں گے: ”میرے اور دشمن خدا (دجال) کے درمیان سے ہٹ جاؤ (تا کہ وہ مجھے دیکھ لے)“ ابو حازم (جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک ہیں) کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ دجال (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی) ایسا گھٹکے گا جیسے دھوپ میں چکنائی پکھلتی ہے۔ اس کے علاوہ عبد اللہ بن عمرو نے یہ فرمایا کہ ایسا کھل جائے گا جیسے نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے خاتمے کو واضح طور پر بیان کیا کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے، پس لوگوں کی ٹانگوں اور آنکھوں کے درمیان سے تاریکی ہٹ جائے گی (یعنی اتنی روشنی ہو جائے گی کہ لوگ ٹانگوں تک دیکھ سکیں گے) اس وقت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم پر ایک زرہ ہوگی، پس لوگ ان سے پوچھیں گے کہ آپ کون ہیں؟

وہ فرمائیں گے: میں عیسیٰ ابن مریم اللہ کا بندہ اور رسول اور اس کی پیدا کردہ جان اور اس کا کلمہ ہوں یعنی باپ کے بغیر شخص اس کے کلمہ کن سے پیدا ہوا ہوں۔ تم تین صورتوں میں سے ایک کو اختیار کر لو۔ اللہ دجال اور اس کی فوجوں پر بڑا عذاب آسمان سے نازل کر دے۔ ان کو تین میں دھنسا دے۔ ان کے اوپر تمہارے اسلحہ کو مسلط کر دے اور ان کے ہتھیاروں کو تم سے روک دے۔ مسلمان کہیں گے: ”اے اللہ کے رسول! یہ (آخری) صورت ہمارے لیے اور ہمارے قلوب کے لیے زیادہ طمانیت کا باعث ہے چنانچہ اس روز تم بہت کھانے پینے والے (اور) ذیل ڈول والے یہودی کو بھی دیکھو گے کہ ہیبت کی وجہ سے اس کا ہاتھ تورا نہ اٹھا سکے گا، پس مسلمان (پہاڑ سے) اتر کر ان کے اوپر مسلط ہو جائیں گے اور دجال جب (عیسیٰ ابن مریم کو دیکھے گا تو سب سے کی طرح کھٹکنے لگے گا حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام اسے جا لیں گے اور قتل کر دیں گے۔

اللہ اپنی قدرت کا ملکہ سے دجال اور اس کے لشکر بر مسلمانوں کو مسلط کر دے گا، چنانچہ وہ ان سب کو قتل کر دیں گے، حتیٰ کہ شجر و حجر بھی پکاریں گے کہ اے اللہ کے بندے! اے رحمن کے بندے! اے مسلمان! یہ یہودی ہے، اسے قتل کر دے، غرض اللہ تعالیٰ ان سب کو فنا کر دے گا اور مسلمان فتح یاب ہوں گے، پس مسلمان صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ بند کر دیں گے۔ □□

جمعیۃ علماء ہند کے نائب صدر حضرت الاستاذ مولانا ریاست علی ظفر بجنوری کی حیات و خدمات پر مشتمل

ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی کی خصوصی اشاعت

مولانا ریاست علی ظفر بجنوری کی سیرت

اپنی تمام تر خوبیوں، بہترین مضامین، شاندار طباعت اور دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ منظر عام پر آچکا ہے۔

صفحہ ۱۹۶ سائز: ۲۳×۳۶/۸ قیمت -/150

لاٹھ: ہفت روزہ الجمعیۃ، مدنی ہال (بیسمنٹ) ۱، بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۲  
موبائل: 09868676489

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی کی

خصوصی پیشکش  
تحفظ ختم نبوت نمبر

انشاء اللہ العزیز انتہائی آب و تاب کے ساتھ بہت جلد منظر عام پر آ رہا ہے

مکمل تفصیلات آئندہ ملاحظہ فرمائیں

موبائل: 09868676489 — ای میل: aljamiatweekly@gmail.com

# رمضان المبارک کی برکات و ثمرات

تحریر: مولانا محمد اویس ندوی

## حضرت مجدد الف ثانی

اگر کسی کو اس ماہ میں صدقات اور نیک اعمال کی توفیق ہوگی تو پورے سال بھر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل رہے گی اور اگر یہ مہینہ اللہ تعالیٰ سے دوری میں گزرا تو پورا سال اسی طرح گزرے گا، یہ قدر امکان اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے اور ان کے قرب کے حاصل کرنے کی کرنے کو کوشش کرو اور اس مہینہ کو غنیمت سمجھو۔

## حضرت شاہ اسماعیل شہید

ماہ رمضان المبارک کا انتظار اور عبادات کی فکر انسان کو حضور حق کے سرفراز کرنے ہے، اس امت کے جسمانی ضعف، ہمت کی پستی اور عمر کی کمی کے خیال سے اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان اور شب قدر سے سرفراز فرمایا تاکہ اس کے ذریعہ ہم پچھلی امتوں سے زیادہ بلند مرتبے حاصل کر سکیں اور ہر سال نفس محنت طلب اعمال سے دوچار ہوتا کہ اس کا اثر پورے سال رہے۔ (صراط مستقیم ص ۹۴)

## شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

روزہ سے انسان کو فرشتوں کی مشابہت حاصل ہوتی ہے، ملائکہ کا محبوب بن جاتا ہے، اور اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ قوت بھیمیہ کمزور ہو جاتی ہے۔ (حجۃ اللہ البانہ)

اکابر اہل دین کے تاثرات پڑھ لینے کے بعد یہ بھی سن لینا چاہیے کہ سب سے زیادہ ڈرنے کی بات یہ ہے کہ ہمیں یہ عمل خدا کے یہاں سے رد نہ ہو جائے اس لیے بعض بزرگوں کا طریقہ تھا کہ چھ مہینہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے کہ ماہ رمضان المبارک ہمارے نصیب میں آئے اور اس کے بعد چھ ماہ تک دعا کرتے تھے کہ خداوند! اس ماہ مبارک کے اعمال کو قبول فرما! بعض بزرگوں پر عید کے دن رنج و غم طاری ہو گیا، لوگوں نے کہا کہ آج تو خوشی کا دن ہے یہ رنج و افسوس کیوں؟ انھوں نے جواب دیا کہ خدا نے احکام دیئے اور ہم نے عمل کیا، اب فکر یہ ہے کہ یہ عمل وہاں قبول بھی ہو یا نہیں؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز لوگوں کو حکم بھیجتے تھے کہ ماہ رمضان المبارک کے خاتمہ پر خدا کے دربار میں کثرت سے استغفار کریں۔ حاصل یہ ہے کہ اس مبارک مہینہ کو پوری توجہ سے گزارنا چاہیے اور اس کی بھی فکر رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان محتلوں کو شرف قبولیت عطا فرمائیں۔ □□

ہوئی ہیں، قرآن پڑھا جاتا ہے، مگر ہمارے دل پتھر کی طرح سخت ہیں، رمضان المبارک کا مقدس مہینہ بار بار آتا ہے، مگر ہماری حالت نہیں بدلتی، جوانوں کو اپنی جوانی کی سرمستیوں سے فرصت نہیں، بوڑھوں کی ضعیفی بھی ان کی تنبیہ کے لیے کافی نہیں ہے۔ ہم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ان پاکباز بندوں سے کیا نسبت؟ جنھوں نے خدا کی طرف بلانے والے کی آواز کو سنا اور اس پر لپیک کہا، قرآن مجید کی آیتیں ان کے سامنے پڑھی گئیں تو ان کے دل لرز گئے جب انھوں نے روزہ رکھا تو ان کی زبان، کان، آنکھ سب نے روزہ رکھا۔

اللہ کے بندہ! ماہ مبارک تمہارے سامنے آچکا ہے تم میں سے کتنوں نے اپنی حالت کا جائزہ لیا ہے؟ تم میں سے کس نے اس مہینہ کا حق ادا کیا ہے؟ لوگو! اب بھی محنت کر ڈالو، مگر یہ نہ بھولنا کہ اللہ کے یہاں نیت دیکھی جاتی ہے، وہاں قبولیت کا

معیار دل ہے، اصل کامیابی یہ ہے کہ تمہاری محنت اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول بھی ہو جائے۔ شب قدر آگئی، جہاں نصیب یعقوب کو وصال یوسف کا مژدہ ملا ہے، اے شب قدر! عابدوں کے حق میں رہنا، اے زبان! آج قوت گویائی سے پورا کام لے اور خوب مانگ لے کہ آج نیم سحر بندوں کے نالہائے دردمقوں کو لے کر خدا کے دربار میں حاضر ہوگی۔

## امام غزالی

روزے کے تین درجے ہیں عوام کا روزہ، خواص کا روزہ، اخص النواص کا روزہ۔ عوام کا روزہ کھانے پینے سے رکنے اور عورت سے جنسی تعلق نہ رکھنے کا نام ہے، خواص کے روزہ کی حقیقت یہ ہے کہ عوام کے روزہ کے تمام شرائط کے ساتھ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پیر اور تمام اعضاء کو بری باتوں سے روکا جائے، اخص النواص کا روزہ یہ ہے کہ دل سے دنیاوی افکار اور فاسد خیالات نکال دیئے جائیں، ذات حق کے سوا کسی دوسرے کی قلب میں گنجائش نہ ہو۔ (ایضاً علوم الدین)

جذیبہ عمل بیدار ہو اور ہم اس مبارک مہینہ کے حقوق ادا کرنے کی توفیق پائیں۔

## حافظ ابن رجب حنبلی

ماہ رمضان المبارک آ گیا، قرب خداوندی کی مشک بیز ہوا میں جلنے لگیں، ہجران نصیبوں کو مژدہ وصال ملنے لگا، گنہگاروں کو معافی کا آسرا ہوا، خواہشات نفسانی کے آتش کدے بجھنے لگے، نفس کی حکومت ختم ہو گئی۔ اب غفلت کی بدستی دور ہو، تقویٰ کی شمعیں روشن ہوں، روزہ دارو! دلوں میں خشوع پیدا کرو، تہجد گزارو! رکوع اور سجدوں کا لطف حاصل کرو۔

اے نیند! شب بیداروں کے قریب نہ آنا، اے گناہ! اب عارفین اپنی روحانی غذا پائیں گے اور جمال ذات کے مشتاق غیر پر نظر نہ ڈالیں گے، افسوس وہ شخص کس قدر محروم ہے جس نے اس مبارک مہینہ کو ضائع کر دیا، کتنے روزہ دار ہیں جو

**افسوس کہ ہم مسلمان خیر وبرکت کے ان دنوں اور راتوں کو بڑی بیدردی سے ضائع کرتے ہیں اور یہ خیال نہیں کرتے کہ کیا خبر آئندہ یہ موسم خیر نصیب میں آتا ہے یا نہیں؟ مگر بدقسمتی سے عموماً لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف بھوکے پیاسے اور زن و شوہر کے تعلق سے الگ رہنے کا نام روزہ ہے، حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افرشاد فرمایا ہے۔ ”بہت سے روزہ دار ہیں کہ ان کو بھوکے رہنے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ (ابن ماجہ)**

صرف بھوکے پیاسے رہے؟ کتنے شب بیدار ہیں جو صرف جاگتے رہے بے شبہ جو روزہ جھوٹ سے محفوظ رکھا جائے اور جو تہجد بے حیائی سے نہ روکے وہ اللہ تعالیٰ سے دوری کا باعث ہے۔

اے لوگو! تم میں روزے کے برکات کہاں؟ شب بیداری کے انوار کہاں؟ راتوں کو آنکھوں نے آنسو کب بہائے؟ اللہ والو! یہ رمضان کا مہینہ ہے اس میں قرآن اتارا گیا، آج وہی قرآن تمہارے درمیان پڑھا جاتا ہے، یہ قرآن وہ ہے اگر پہاڑ پراترتا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتا، مگر تمہارے دلوں میں ڈر نہیں پیدا ہوتا، آنکھیں آنسوؤں سے تر نہیں ہوتیں، تم اپنے روزوں کو ناجائز باتوں سے نہیں بچاتے، اگر ایسا کرتے تو روزہ کا فائدہ محسوس کرتے! تم صحیح طریقہ سے شب بیداری نہیں کرتے اگر ایسا کرتے تو قرآن بارگاہ خداوندی میں تمہارا سفارشی بنتا!

افسوس دل تقویٰ سے خالی ہیں، کھنڈر کی طرح ویران اور برباد ہیں، گناہوں کی بدلیاں چھائی

روزہ آدمی کے لیے ڈھال ہے جب تک اس کو چھاڑ نہ ڈالے، کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! روزہ کس چیز سے خراب ہوتا ہے؟ فرمایا: جھوٹ اور غیبت سے۔ (مجمع الفوائد)

”روزہ رکھ کر بھی جو شخص جھوٹ اور فریب کے کام کو نہ چھوڑے تو خدا کو اس کی ضرورت نہیں کہ انسان اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔“ (بخاری) دراصل روزہ کی حقیقت یہ ہے کہ قلب اور قالب اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے اور انسان تقویٰ کی کیفیت سے سرفراز ہو جائے۔ حافظ ابن رجب حنبلی ایک بزرگ کے متعلق نقل فرماتے ہیں، وہ ارشاد فرماتے ہیں: ”تم جب روزہ رکھو تو تمہارے کان، آنکھ، زبان بھی حرام باتوں سے روزہ رکھیں، پڑوسیوں کو تکلیف نہ دو، تم پر دقار اور سخیگی کی کیفیت پیدا ہو جائے۔“ اس ماہ مبارک کو کلام الہی سے خاص

مناسبت ہے، اللہ تعالیٰ کے بعض پاکیزہ سے خاص مناسبت ہے، اللہ تعالیٰ کے بعض پاکیزہ بندے اس ماہ مبارک میں ہر تیسری رات کو تہجد کی نماز میں ایک قرآن ختم کرتے تھے۔ امام بخاری نے ہر تیسری شب کو ایک قرآن ختم کرتے تھے، حضرت قتادہ آخری عشرہ میں ہر رات کو ایک قرآن ختم کرتے تھے، حضرت سفیان ثوری اور امام مالک رمضان المبارک کے آتے ہی دوسرے مشاغل سے الگ ہو کر قرآن مجید کی تلاوت میں لگ جاتے تھے۔ عبداللہ ابن غالب ایک بزرگ گزرے ہیں جب ان کا انتقال ہوا اور دفن کئے گئے تو قبر کی مٹی سے مشک کی خوشبو آتی تھی، کسی نے ان کو خواب میں دیکھا اور اس خوشبو کی وجہ دریافت کی تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ روزہ اور تلاوت قرآن مجید کی برکت ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم ماہ مبارک کے متعلق ان اہل علم کے تاثرات کو جو صاحب دل بھی تھے، ناظرین کی خدمت میں پیش کریں شاید ہمارا

ترجمہ: مسلمانو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیا گیا ہے تاکہ تم تقویٰ حاصل کرو۔ (بقرہ)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ گیارہ مہینے کے انتظار کے بعد پھر رمضان المبارک کا مہینہ ہم کو ملا ہے، جس کی عظمت کا یہ حال ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید کے اُتارنے کے لیے اسی مبارک مہینہ کا انتخاب فرمایا۔ اس ماہ مبارک کے آتے ہی خدا کی رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے نیکی چاہنے والے! آگے بڑھو اور اے بدی چاہنے والا! پیچھے ہٹ جا۔ (ترمذی)

اسی مہینے کے لیے شروع سال سے جنت سنواری جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

جو شخص اس مہینہ میں کوئی نیکی کرے خدا کا قرب حاصل کرے وہ ایسا ہے جیسے اس نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جس نے اس ماہ میں فرض ادا کیا گویا اس نے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کئے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ تم خوری کرنے کا ہے اس مہینہ میں مؤمن کارزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مجھ سے جبرئیل (علیہ السلام) نے کہا کہ جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہو، وہ تباہ ہے۔“ (حاکم)

اسی مبارک مہینہ میں وہ برکت والی رات آتی ہے جس میں نیکی کرنے کا ثواب ایسا ہے جیسے کوئی ایک ہزار مہینہ تک نیکی کرتا رہے۔

اسی رات جبرئیل امین فرشتوں کی جماعت کے ساتھ نیچے اترتے ہیں اور ہر شخص کے لیے جو کھڑے اور بیٹھے اللہ کی یاد میں مشغول ہے اس کے لیے دعا کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

افسوس کہ ہم مسلمان خیر وبرکت کے ان دنوں اور راتوں کو بڑی بیدردی سے ضائع کرتے ہیں اور یہ خیال نہیں کرتے کہ کیا خبر آئندہ یہ موسم خیر نصیب میں آتا ہے یا نہیں؟ مگر بدقسمتی سے عموماً لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف بھوکے پیاسے اور زن و شوہر کے تعلق سے الگ رہنے کا نام روزہ ہے، حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ ”بہت سے روزہ دار ہیں کہ ان کو بھوکے رہنے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ (ابن ماجہ)

## سب سے پہلے اپنے گھروں کی اصلاح کیجیے

مولانا سید محمد حمزہ حسنی ندوی

”گھر میں سدھار کیسے ہو؟“ یہ سوال اس وقت ہر طرف ہو رہا ہے، کسی بھی قوم کے لیے یہ بڑے نقصان کی بات ہے کہ اس کے گھر کیلئے معاملات بگڑ جائیں کیونکہ قوم سرلوں یا بازاروں میں نہیں بنتی اور نہ بڑے بڑے جلسوں اور کانفرنسوں میں اس کی ذہنی قلبی تشکیل ہوتی ہے۔ یہ جلسے دراصل ایک قوت بخش ٹانگہ کی حیثیت رکھتے ہیں، لیکن ٹانگہ بھی اسی کو فائدہ پہنچاتا ہے جو صحت مند ہو۔ صحیح گھریلو تربیت اور ماحول ہی وہ اصل شے ہے جو کسی بھی انسان کو نکلنے دیتا ہے اور گھریلو ماحول بہتر نہیں ہے تو آپ باہر کچھ نہیں کر سکتے، جو آدمی فسادخون کا شکار ہو اس کے اوپری بدن پر کسی مرہم کے لگانے سے اس کو صحت نصیب نہیں ہوگی، علاج فسادخون کا ہی کرنا ہوگا، اسی طرح ہم کو سب سے پہلے اس کی فکر کرنا چاہیے کہ ہمارے گھر مغربیت، فیشن پرستی اور لادینی اثرات سے پاک ہوں، ہم اگر اپنے گھروں میں ریڈیو پرگانے سنتے ہیں، ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے ہر طرح کے پروگرام دیکھتے ہیں اور اپنے بچوں کو مغربی تعلیم دلاتے ہیں، ان کی دینی تعلیم کی فکر نہیں کرتے تو پھر ہم یہ امید کس طرح کر سکتے ہیں کہ آنے والی نسل بہترین مسلمان اور مفید انسان بن سکے گی اور کس طرح ہمارا گھر پاک و صاف رہ سکے گا اور کس طرح ہمارے بچوں کو ماؤں کی وہ گودل سکے گی۔ جس میں پل کرامات حسن بصری، سفیان ثوری، امام بخاری، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، اور لاتعداد علماء، شہداء اور مجاہدین تیار ہوئے۔ جو ماحول اس وقت ہمارے گھروں کا ہے اس کے نتیجے میں تو فلفلی اداکار، ناچنے گانے والے اور بازاری قسم کے لوگ ہی ملت کو نصیب ہو سکتے ہیں، اس لیے ہم کو سب سے پہلے اپنے گھروں کی اصلاح کرنا چاہیے اور ایک طوفان بلاخیز جو اپنے جلو میں برائیوں اور فساد کی آگ لیے ہوئے ہے اور ہمارا معاشرہ جس کی زد میں ہے، اس کو روکنے کے لیے پوری تہذیب کے ساتھ میدان میں آنا چاہیے ورنہ اگر ہم اسی طرح خواب خرگوش کے مزے لیتے رہے تو خواہ مخواہ وہ وقت جلد آ جائے گا کہ ہماری یہ نئی نسل اسلامی وجود اور دینی شخص کھو بیٹھے گی اور ہم ان تمام نعمتوں سے محروم ہو جائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو عطا فرمائی ہیں۔

## گل میں خنداں آپ ہیں

سعید اقبال سعید

محفصل مہتاب و انجم میں نمایاں آپ ہیں نور و نکبت آپ ہیں، جان گلستاں آپ ہیں سب سے اعلیٰ آپ ہیں، سب میں نمایاں آپ ہیں جان رحمت آپ ہیں، رحمت بداماں آپ ہیں آپ کی خاطر بنایا ہے جہاں اللہ نے داستان آدم و حوا بڑی دل چپ ہے اس اندھیری رات کے سینے سے پھوٹنے کی کرن آپ کی یادیں ہیں، بس سرمایہ حاصل مرا اس جہان رنگ و بو میں جس طرف بھی دیکھنے دل مرا خاموش ہے اور لب پہ ہے ذکر رسول قوم کا غم بھی ہے ان کو اور خوشی بھی ہے سعید گل میں خنداں آپ ہیں، شبنم میں گریاں آپ ہیں

# روزہ کی افادیت - جدید میڈیکل سائنس کی روشنی میں

تحریر: ڈاکٹر اسلم جاوید

ہوتا رہا۔ ہم سال کے گیارہ ماہ اپنی جسمانی ضرورتوں کو اس کائنات میں پیدا ہونے والی اشیاء سے پورا کرتے رہتے ہیں اور اپنے جسم کو تندرست و توانا رکھتے ہیں مگر روح کی غذائی ضرورت کو پورا کرنے کی غرض سے ہمیں پورے سال میں ایک مہینہ ہی میسر آتا ہے جو رمضان المبارک ہے۔ دنیا کے ایک ارب سے زائد مسلمان اسلامی و قرآنی احکام کی روشنی میں بغیر کسی جسمانی و دنیوی فائدے کا طمع کئے تقیلاً روزہ رکھتے ہیں۔ تاہم روحانی تسکین کے ساتھ ساتھ روزہ رکھنے سے جسمانی صحت پر بھی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں، جسے دنیا بھر کے طبی ماہرین خصوصاً ڈاکٹر مائیکل، ڈاکٹر جوزف، ڈاکٹر سیمونیل الیگزینڈر، ڈاکٹر ایم کلائیو، ڈاکٹر سگنڈ فرانیڈ، ڈاکٹر جیکب، ڈاکٹر ہنری ایڈورڈ، ڈاکٹر برام جے، ڈاکٹر امیرن، ڈاکٹر خان امیرت، ڈاکٹر ایڈورڈ نکلسن وغیرہم نے جدید سائنس کے ہزاروں کلینکل ٹرائلز سے تسلیم کیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل تک یہی خیال کیا جاتا تھا کہ روزہ کے طبی فوائد نظام ہضم تک ہی محدود ہیں، لیکن جیسے جیسے سائنس اور علم طب نے ترقی کی، ویسے ویسے بدن انسانی پر روزہ کے مزید فوائد آشکار ہوتے چلے گئے اور محققین اس بات پر متفق ہوئے کہ روزہ تو ایک طبی معجزہ ہے۔ آئیے! اب جدید طبی تحقیقات کی روشنی میں دیکھیں کہ روزہ انسانی جسم پر کس طرح اپنے مفید اثرات مرتب کرتا ہے۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ ایسے شواہد ملے ہیں کہ اگر قاعدے سے روزہ رکھا جائے تو انسان کو صحت سے متعلق کئی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں، جن میں حد سے زیادہ وزن سے نجات نمایاں طور پر شامل ہے۔ روزہ سے جین میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور آئی جی ایف-ون نامی ہارمون کی نشوونما میں کمی ہوتی ہے، جس سے بڑھاپے میں کمی آتی ہے اور بڑھاپے سے متعلق بیماریوں کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ جب انسان ضعیف العمر ہونے لگتا ہے تو اس کے مدھم ہونے سے جسم مرمت موڈ میں آ جاتا ہے۔

جنوبی کیلیفورنیا یونیورسٹی کے پروفیسر والٹر لوگو کا کہنا ہے کہ روزہ رکھنے سے آئی جی ایف-ون کی سطح میں کمی آتی ہے اور جسم مرمت موڈ میں آ جاتا ہے اور مرمت کرنے والے کئی جین جسم میں متحرک ہو جاتے ہیں۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھنا زیادہ مفید ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جسم میں آئی جی ایف-۱ کی بہت کم سطح ہونے سے آدمی قد میں چھوٹا رہتا ہے، لیکن مسرت کی بات یہ ہے کہ وہ عمر سے جڑی دواہم بیماریوں کیسٹروڈیالٹیس سے محفوظ رہتے ہیں۔ شیکاگو میں الونوا یونیورسٹی کی ڈاکٹر کرسٹا وریاڈی نے دو قسم کے موٹے مریضوں پر ایک دن کے بعد ایک دن روزہ کا فارمولا اپنایا اور اس کے اثرات کو انھوں نے اس طرح بیان کیا، اگر آپ اپنے روزے کے دنوں کی باہنڈی کریں تو آپ کو دل کی بیماریوں کا خطرہ نہیں رہتا، خواہ آپ روزے نہ رکھنے کی حالت میں زیادہ کھاتے ہیں یا کم۔ روزہ ان تمام عوارض کو دور کر دیتا ہے جو زیادہ کھانے کی وجہ سے امراض قلب کے بے شمار راستے ہموار کر دیتے ہیں۔ □□

کی دلیل جدید میڈیکل سائنس کے طویل ترین تجربات اور ریسرچ سے بھی ملتی ہے۔ واضح رہے کہ خالق کائنات نے تین اقسام کی مخلوق پیدا کی ہیں۔ نوری یعنی فرشتے، ناری یعنی جن اور خاکی یعنی انسان جسے اشرف المخلوقات کا درجہ دیا گیا ہے۔ دراصل انسان روح اور جسم کے مجموعے کا نام ہے اور اس کی

## سرکار کی امت کو رمضان مبارک ہو

جمیل کامل

رحمان کا ہے کتنا احسان مبارک ہو  
یہ صبر کا موسم ہے یہ اجر کا موسم ہے  
بے لوث نمازیں ہوں اللہ ز کو اتیں ہوں  
قرآن سے رغبت ہو دن رات تلاوت ہو  
رمضان مہینہ ہے رحمت کا خزانہ ہے  
عصیان پہ رو لیں گے ہم جھوٹ نہ بولیں گے  
ایک خوف سا طاری ہو اور اشک بھی جاری ہو  
نیکی کے پیامی ہوں مسجد کے قیامی ہو  
رحمت کی پھواریں ہیں برکت کی بہاریں ہیں  
ہے وقت عمل مومن ضائع نہ ہو بل مومن  
جنت میں محل مومن فوزان مبارک ہو

تخلیق اس طرح ممکن ہوئی کہ جسم کو مٹی سے بنایا گیا اور اس میں روح آسان سے لاکر ڈالی گئی۔ جسم کی ضروریات کا سامان یا اہتمام زمین سے کیا گیا کہ تمام تر اناج غلہ پھل اور پھول زمین سے اگائے، جبکہ روح کی غذا کا اہتمام آسمانوں سے

مطابق شوگر کا اہم سبب موٹاپا بھی ہے اور روزہ اس کا سب سے موثر اور غیر مصفر فطری علاج ہے۔ اب ذرا ہم اس کی مختصر سی پیش کرتے ہیں، جس سے یہ معلوم ہو سکے گا کہ روزہ ڈیہرساری مہلک بیماریوں کا شافی ثابت ہو سکتا ہے، جس

کا تقنی بخش علاج ہنوز دریافت نہیں کیا جا سکا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ایک خطرناک بیماری جس کا تعلق راست طور پر موٹاپے سے ہے، اس بیماری کو اگرچہ بہت زیادہ مہلک تصور نہیں کیا جاتا، مگر سائنسدان اور ماہرین علاج اس بات

## روزہ - انسانوں کیلئے صحت و توانائی کا پیغام

ہو جاتا ہے۔ پٹھوں پر یہی یہ ڈائٹلک دباؤ دل کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ روزے کے دوران ڈائٹلک پریشہمیشہ کم سطح پر ہوتا ہے یعنی اس وقت دل آرام کی صورت میں ہوتا ہے۔ مزید برآں آج کا انسان ماڈرن زندگی کے مخصوص حالات کی بدولت شدید تھکاؤ یا ٹیٹیشن کا شکار ہے۔

رمضان کے ایک ماہ کے روزے بطور خاص ڈائٹلک پریشہمیشہ کم کر کے انسان کو بہت زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں۔ پھیپھڑے براہ راست خون صاف کرتے ہیں اس لئے ان پر بلا واسطہ روزے کے اثرات پڑتے ہیں۔ اگر پھیپھڑوں میں خون منجمد ہو جائے تو روزے کی وجہ سے بہت جلد یہ شکایت رفع ہو جاتی ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ نالیاں صاف ہو جاتی ہیں۔ یہی معجزہ یاد رکھنا چاہیے کہ روزہ کی حالت میں پھیپھڑے فضلات کو بڑی تیزی کے ساتھ خارج کرتے ہیں اس سے خون اچھی طرح صاف ہونے لگتا ہے اور خون کی صفائی سے تمام نظام جسمانی میں صحت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ روزے کے دوران جب خون میں غذائی مادے کم ترین سطح پر ہوتے ہیں تو ہڈیوں کا گودا حرکت پذیر ہو جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں لاغر لوگ روزے رکھ کر آسانی سے اپنے اندر زیادہ خون پیدا کر سکتے ہیں۔ روزے کے دوران جگر کو ضروری آرام اتنا مہیا کر دیتا ہے جس سے آسانی اور زیادہ مقدار میں خون پیدا ہو سکے۔ خون میں سرخ ذرات کی تعداد زیادہ اور سفید ذرات کی تعداد کم پائی جاتی ہے۔ ماہرین کے مطابق روزے میں حرارت جسمانی گرجانی ہے لیکن اصلی بھوک عموماً آتی ہے۔ □□

زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر بھی کہا جا سکتا ہے کہ مجموعی غذائیت (حرارے) عام دنوں کے مقابلے میں جو کم اکثر زیادہ تعداد میں ملتے ہیں، اس کے علاوہ ہمارا جسم فاضل مادوں کو بھی استعمال کر کے توانائی کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ روزہ سارے نظام ہضم کو ایک ماہ کے لئے آرام مہیا کر دیتا ہے۔

درحقیقت اس کا حیران کن اثر بطور خاص جگر پر ہوتا ہے کیونکہ جگر کھانا ہضم کرنے کے علاوہ پندرہ مزید اعمال بھی سرانجام دیتا ہے جس کی وجہ سے اس پر ممکن طاری ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف روزہ کے ذریعے جگر کو چار سے چھ گھنٹوں تک آرام مل جاتا ہے جو روزہ کے بغیر فطری نا ممکن ہے، کیونکہ ہر معمولی خوراک یہاں تک کہ ایک گرام کے دسویں حصے کے برابر بھی اگر معدہ میں داخل ہو جائے تو پورا نظام انہضام اپنا کام شروع کر دیتا ہے اور جگہ فوراً مصروف عمل ہو جاتا ہے۔ سائنسی نقطہ نظر سے ماہرین طب کا دعویٰ ہے کہ اس آرام کا وقفہ ایک سال میں ایک ماہ ضرور ہونا چاہیے۔ روزہ کے دوران خون کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے۔ یہ اثر دل کو نہایت فائدہ مند آرام مہیا کرتا ہے۔

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ خلیوں کے درمیان (Inter Celluler) مائع کی مقدار میں کمی کی وجہ سے خلیوں کا عمل بڑی حد تک سکون آشنا ہو جاتا ہے۔ لعاب دار جھلی کی بالائی سطح سے متعلق خلیے جنہیں (Epithelium) کہتے ہیں اور جسم کی رطوبت کے متواتر اخراج کے ذمہ دار ہوتے ہیں ان کو بھی صرف روزے کے ذریعے ہی آرام اور سکون ملتا ہے۔ اسی طرح سے نشوونما پٹھوں پر دباؤ کم

**حکیم نازش احتشام اعظمی**  
رب کائنات جو سارے جہان کا تہا خالق و مالک ہے اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ بنانے والا ہی اپنی تخلیق کے بارے میں دوسروں سے زیادہ جانتا ہے، اس لئے کہ بنانے والے کا علم حقیقی ہوگا، جبکہ اپنی ریسرچ، تحقیق، مطالعہ اور تجربات کی روشنی میں کسی بھی فرد کا علم ظنی اور قیاسی ہوگا۔ اس میں کمی کوتاہی اور تسامح کا امکان ہمیشہ برقرار رہے گا، جبکہ خالق کو اپنی تخلیق کی معلومات پر ذرہ برابر شک و شبہات کی رتق نہیں گزر سکتی۔ لہذا وہ رب دو جہاں، ہمارا خالق و مالک جس نے اپنی خلقت میں بنی نوع انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے، وہ معبود حقیقی اپنے بندوں کے ایک ایک روحانی و جسمانی عوارض سے واقف ہے۔ چنانچہ روزہ کے بارے میں ارشاد باری ہے: ”اور تمہارا روزہ رکھ لینا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں سمجھ ہو“ البقرہ ۱۸۴:۲ (۱۸۴) اگر ہم اس آیت مبارکہ میں بیان کردہ حقائق کا طبی نکتہ نظر سے مطالعہ کریں تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ روزہ عبادت کے ساتھ ساتھ صحت انسانی کے لئے بھی بیحد مفید چیز ہے۔

ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ روزے سے جسم میں کوئی نقص یا کمزوری واقع نہیں ہوتی، بلکہ روزہ رکھنے سے صرف دو کھانوں کا درمیانی وقفہ ہی معمول سے کچھ زیادہ ہوتا ہے اور درحقیقت ۲۲ گھنٹوں میں جسم کو مجموعی طور پر اتنے حرارے (Calories) اور مائع (پانی) کی مقدار مل جاتی ہے جتنی روزے کے علاوہ دنوں میں ملتی ہے۔ مزید برآں یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ لوگ رمضان میں پروٹین اور کاربوہائیڈریٹ عام دنوں کے مقابلے میں

ہماری زندگی میں ایک بار پھر اللہ کے فضل و کرم سے ماہ رمضان کی برکتوں رحمتوں، اور مغفرتوں کی برسات ابر رحمت بن کر جھما جھم برسنے ہی والی ہے۔ امید ہے کہ ہم سب اس مہینے کی باسعادت گھڑیوں میں سے اپنی اپنی ہمت و توفیق کے مطابق اپنا حصہ وصول کرنے میں مصروف ہوں گے۔ یہ ماہ مقدس اللہ کی خوشنودی و رضا اور مغفرت بے بہا کا پیغام پر تو ہے ہی، لیکن صحت و تندرستی کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔ اللہ کا مہینہ یعنی رمضان الکریم میں عام طور پر لوگوں کا عبادت کی طرف رجحان قدرتی طور پر بڑھ جاتا ہے۔ جوان، بچے اور بوڑھے سب بڑے شوق و ذوق سے دن میں روزہ رکھنے کا ہتمام کرتے ہیں۔ نمازوں کی ادائیگی کا قاعدہ کی جاتی ہے۔ حصول ثواب اور قرب ذات کے لیے ہر مسلمان وفور جذبات کے نتیجے میں دوسروں سے سبقت لے جانے کی کوشش میں ہوتا ہے۔ اگرچہ نماز و روزہ اللہ کی خوشنودی کا صدیوں سے ذریعہ چلا آ رہا ہے، لیکن جدید سائنسی اور طبی تحقیقات نے ان عبادت کی بدنی افادیت کو بھی ثابت کر دیا ہے۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں انسانی جسم اور روح دونوں ہی شامل ہوتے ہیں۔ روزہ محض بھوکے پیاسے رہنے کا نام نہیں ہے، بلکہ فطرت کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی عملی مشق بھی ہے۔ آج اگر بغور جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ سائنسی ارتقاء اور اسباب دنیوی کی فراوانی سے انسان کے روحانی و جسمانی مسائل میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ روپے پیسے کی ریل پیل سے اس نے اپنے طرز رہن سہن اور لباس و خوراک میں غیر فطری عوامل کو شامل کر کے اپنی جسمانی تباہی اور صحت و تندرستی کے کئی ایک عوارض کو دعوت دے رکھی ہے۔ ذہنی انتشار اور بدنی خلفشار کی بہتات کے اس دور میں روزے سے بڑی کوئی نعمت ہو ہی نہیں سکتی۔ روزہ صرف روحانی عبادت کا نام ہی نہیں ہے بلکہ یہ بدنی کسرت کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔ روزے کی مدد سے موجودہ دور کے کئی خطرناک امراض سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جسے جدید میڈیکل سائنس نے بھرپور دعویٰ اور دلیل کے ساتھ پیش کیا ہے۔

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کی نفسیاتی تربیت میں اہم کردار کرتی ہے۔ نفس کی طہارت، اس میں پیدا ہونے والی بیماریوں کی روک تھام اور نیکیوں میں سبقت حاصل کرنے کی طلب روزے کے بنیادی اوصاف میں سے ہیں۔ اس لیے یہ لازم ہے کہ ہم روزے کو قرآن و سنت کی روشنی میں رکھنے، افکار کرنے اور اس کے شرائط و آداب کو بجالانے کا خصوصی خیال رکھیں۔ دور سلف کی نسبت دور حاضر میں بہت سی جسمانی بیماریاں رونما ہو رہی ہیں، نیز طب میں جدید آلات اور دوا کے استعمال میں گونا گوں طریقے منظر عام آچکے ہیں۔ بوقت ضرورت ان سے فائدہ اٹھانا ایک معمول بن چکا ہے۔ مگر آج بھی درجنوں ایسی بیماریاں موجود ہیں، بلکہ ہماری آرام پسند زندگی کے طفیل یہ بیماریاں مزید مہلک اور انسانی زندگی کے لیے ہلاکت کا باعث بھی بن رہی ہیں۔ ایک موٹاپے کو ہی لے لیجئے بظاہر یہ ایسی کوئی بیماری نہیں

# روزہ میں گناہوں سے اجتناب

مفتی اشرف علی فاسمی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے کھانے پینے کو چھوڑ دے۔ (بخاری)

رمضان المبارک رحمت، سخاوت اور برکت والا مہینہ ہے اور اس ماہ مبارک کو اللہ رب العزت نے وہ فضیلت بخشی ہے جو کسی اور کو حاصل نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ صاحب ایمان چاہے وہ کیسا ہی ناخاندہ ہو اگر اس میں ایمان کی کوئی ریشم باقی ہے تو وہ اس ماہ مبارک کی برکتوں سے محروم ہونا ہرگز گوارا نہیں کرتا، مسجدیں آباد رہتی ہیں اور بیشتر گھروں سے تلاوت قرآن کی آواز آتی رہتی ہے، لیکن بد قسمتی کی بات ہے کہ لوگ فضائل پر تو عمل کرتے ہیں، لیکن رذائل سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتے اور رمضان کے حقوق سے متعلق بڑی کوتاہیاں کرتے ہیں اور اس طرف ذہن بھی نہیں جاتا کہ ہم پر رمضان کے بھی حقوق ہیں۔ یہ بھی ذہن میں نہیں آتا کہ رمضان آگیا ہے اس لیے غیبت سے بچنے کا انتظام کر لیں، بد نظری، کینہ پروری، حسد اور باہمی بغض و عداوت سے قلب کو پاک کرنے کا خیال کر لیں حضرت تھانویؒ نے روزہ میں گناہوں سے بچنے کے لیے چار بہت ہی مفید تدابیر لکھی ہیں۔ اگر ان کو کوئی اختیار کرے تو وہ گناہوں سے ضرور محفوظ رہے گا: (۱) مخلوق سے بلا ضرورت نہ ملنا یعنی تہا ویکسو رہنا، (۲) کسی اچھے مشغلہ میں جیسے تلاوت، ذکر، درود شریف، استغفار میں مشغول رہنا، (۳) حتی الوسع رمضان میں حلال غذا کا اہتمام کرنا، شرم کی بات ہے کہ حلال چیز سے دن بھر زکا رہے اور حرام سے افطار کرے۔ (۴) نفس کو سمجھانا اور دن بھر دھیان کرتے رہنا کہ ذرا سی لذت کے لیے صبح و شام کی مشقت کو کیوں ضائع کرتا ہے تجربہ بتاتا ہے کہ پھسلانے سے نفس بہت کام لیتا ہے، نفس کو یوں کبے کہ صرف ایک مہینہ کی توبت ہے، ان چاروں باتوں پر صرف ایک ماہ عمل کرنا ہے، اس کے بعد دیکھا جائے گا، تجربہ کی بات ہے کہ جب نیک عمل بار بار کرتا ہے تو اس کی توفیق سال بھر ملتی رہتی ہے، یہ اگر کسی کو میسر آ جائے تو اس سے بڑی خوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے۔

## روزہ کی فرضیت

مفتی محمد جمال الدین فاسمی

”اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے، جیسا کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے، ان پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم پر بیہ زگاری کرو۔“ (البقرہ)

روزہ کا مطلب یہ ہے کہ آدمی صبح صادق سے آفتاب ڈوبنے تک روزہ کی نیت سے کھانے پینے اور جماع سے زکا رہے، اسلام میں روزہ کی بڑی اہمیت ہے، اس کے اجر و ثواب کے بارے میں بہت سی بشارتیں آئی ہیں، صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث کا یہ مضمون ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری نیکیوں اور عبادتوں کے اجر و ثواب کا ایک کریمانہ قانون مقرر فرمایا ہے اور ہر شخص کی ہر عبادت اور نیکی کا ثواب اسی قانون کے مطابق بھر پور ملے گا، لیکن روزہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”روزہ میں چونکہ میرا بندہ میری وجہ سے اپنے کھانے پینے کی اپنی خواہش نفس کی قربانی کرتا ہے اس لیے میں روزہ کی جزا اس عام قانون سے الگ اپنے بندہ کو خود ہی دوں گا۔“ آگے اس حدیث میں کہ روزہ میں معذہ کے خالی ہوجانے کی وجہ سے روزہ دار کے منہ میں جو ایک طرح کی بو پیدا ہوجاتی ہے وہ اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے، گو یا روزہ دار بندہ روزہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو ایسا محبوب ہو جاتا ہے کہ اس کے منہ کی بد بو بھی اللہ کو اچھی لگتی ہے۔ یہ کیا کام اگر ثواب ہے کہ اللہ تعالیٰ روزہ داروں سے ایسی محبت اور ایسے بیار کا اظہار فرمائیں اور یہ کہیں کہ وہ مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے

ایک جگہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ ”جو شخص ثواب کے یقین اور اس کے طلب میں رمضان کے روزے رکھے گا اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“ امام منذری نے ترغیب و ترہیب میں ایک حدیث نقل کی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ”جو شخص اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے واسطے ایک دن بھی روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان غیر معمولی دوری پیدا کر دے گا“

## بقیہ — مسائل و فضائل رمضان المبارک

نصاب پر نہ گزرے۔ صدقہ فطر مرد کو اپنے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے ادا کرنا واجب ہے اور اگر اولاد مالدار ہو تو اس کے مال سے ادا کی جاسکتی ضروری ہے، باپ کے مال میں واجب نہیں۔ صدقہ فطر عید کی صبح صادق کے وقت واجب ہوتا ہے، اس لئے جو بچہ اس کے بعد پیدا ہوا اور جو اس سے پہلے مر گیا ان دونوں پر صدقہ فطر واجب نہیں ہے۔ مرد پر اپنی بیوی اور بالغ اولاد کا صدقہ فطر واجب نہیں، اگر ان کی طرف سے بغیر ان کے حکم کے ادا کر دے تو کافی ہو جائے گا۔ (عالمگیری ص ۱۹۱)

**مسئلہ:** فطرہ کا واجب ہونا روزہ رکھنے پر موقوف نہیں، اگر کسی مالدار نے کسی عذر کی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے یا بد نصیب نافرمان شخص نے رمضان کے روزے ترک کر دیئے تب بھی صدقہ فطر واجب ہے۔

### صدقہ فطر کی مقدار

صدقہ فطر کی مقدار ایک کلو چھ سو ساٹھ گرام گیہوں ہے اور اگر احتیاطاً دو کلو یا اس سے زائد دے دے تو بہتر ہے خواہ گیہوں دے یا اس کا آنا دے اور اگر جو یا اس کا آنا دے تو دو گنا کر کے دے، اگر گیہوں اور جو کے علاوہ کوئی دوسری چیز دے مثلاً چنا، چاول، مکی، مسور و دیگر غلہ جات تو ان کی قیمت کے لحاظ سے صدقہ فطر دے دے نہ کہ وزن و مقدار کے اعتبار سے یعنی وہ غلہ اتنا ہو کہ قیمت کے لحاظ سے گیہوں اور جو کی مقدار واجب کے برابر ہو جائے احتیاط اسی میں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ بجائے گیہوں کے آٹا دے دے اور اگر روپیہ دے دے تو سب سے بہتر ہے۔ (عالمگیری ص ۱۹۱)

مصارف صدقہ فطر

## بقیہ — رمضان المبارک اور تزکیہ نفس

ناپسندیدگی کا اندازہ کر لیتے۔ ذرا دنیاوی فائدے سے باہر نکلیں۔

محترم قارئین، ہمیں ایک اور موقع ملا ہے کہ ہم اپنے آخری سفر کے لیے کچھ رسد جمع کر لیں، پتہ نہیں یہ آخری موقع ہو۔ ہم ہمیشہ رمضان کا حق ادا کرنے کا عہد بھی کرتے ہیں اور بیشک ہمارا رب ہمیں نیکی کا سوچنے پر ہی اس کے اجر سے نواز دیتا ہے لیکن کیا ہی اچھا ہو کہ ہم لوگ عملی طور پر اپنے اندر تبدیلی لانے کی کوشش کریں، آج ہر طرف تبدیلی تبدیلی کی باتیں گونجتی سنائی دیتی ہیں کوئی مذاق میں کر رہا ہے تو کوئی حقیقی طور پر برسر عمل ہے لیکن یہ سمجھ لینا چاہئے کہ بغیر اسلامی اقدار کے نفاذ کے کسی بھی قسم کی تبدیلی ایسی ہی عارضی اور واجبی ہوگی۔ رمضان شروع ہو چکے ہیں اللہ نے ہمیں ایک بار پھر یہ موقع دے دیا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو سنوار لیں اللہ اور اس کے رسولؐ کے سامنے سر جھکا دیں۔ ہم رک جائیں ایسے جیسے ہمارے رب نے ہمیں رکنے کا حکم دیا ہے۔

آج معاشرہ انتہائی نفسانسی کا شکار ہو چکا

## بقیہ — روزہ اور قیام اللیل کے ذریعہ ...

فقلا یارسول اللہ رات ان شہدت ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ و صلیت الصلوٰت الخمس و اذیت للزکاة و صمت رمضان و قمتہ فممن انا؟ قال: من الصدیقین و الشهداء (صحیح ابن حبان) کی رو سے صدیقین و شہداء میں ہوگا اور وعدہ الہی (فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین و الصدیقین و الشهداء و الصالحین۔ (سورۃ النساء: ۶۹) کے مطابق وہ بڑے انعامات کا مستحق ہوگا۔ لہذا ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ ہم کو اس مبارک و مقدس مہینے میں ان دونوں عبادتوں اور ان کے ساتھ ساتھ تمام فرائض و فرائض اور اچھی باتوں عمل کرنے اور ان کا پورا پورا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرما اور تمام جاہ گناہوں اور بری باتوں سے ہم کو محفوظ رکھو اور ہمارا شمار ان لوگوں میں فرما جن پر تیرا انعام ہو۔ □□

## بقیہ — واقعہ معراج کی حکمتیں

مشکوٰۃ تھا، (الخبر برالتو ۸/۱۷۷)

البتہ یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ ”السمیع اور ”البصیر“ کا اطلاق اللہ کے سوا کسی پر نہیں کیا جاسکتا تو یہ سوال ہی غلط ہے، ان کا اطلاق اللہ کے علاوہ انسان پر بھی کیا جاسکتا ہے، علامہ آلوسی نے لکھا ہے:

”ولا یمتنع إطلاق السميع والبصیر علی غیرہ تعالیٰ کما توہم لا مطلقاً ولا هنا“ (روح المعانی ۱۳/۱۵)

قرآن کریم نے خود سورہ دھر میں صبح اور بصیر کا استعمال انسان کے لئے کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں: ”انا خلقنا الانسان من نطفة امشاج نبتلیہ وجعلناہ سمیعاً بصیراً“

## بقیہ — گاہے گاہے باز خاں ...

ہے جبکہ اسلام ان خود ساختہ مذاہب کے برخلاف ایک آسمانی مذہب ہے اور اس میں داخل ہونے والا شخص کسی شخصی قانون کا نہیں بلکہ ضابطہ الہی کا پابند ہوتا ہے جس میں انسانی عظمت اور مساوات کو اولین حیثیت دی گئی ہے اس لیے جو بھی شخص اسلام میں داخل ہوگا وہ ایک مکمل انسان ہوگا۔ ظاہر ہے اسلام کی یہ خصوصیت ہزاروں سال سے ذلت و رسوائی چھیلنے والے دلتوں کے لیے باعث کشش ثابت ہوگی اور وہ جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہوں گے۔ غالباً اکثریت کے کچھ لوگوں کی یہی ذہنی تکلیف ہے جسے دور کرنے کے لیے انھوں نے دفعہ ۳۳۱ کے ذریعہ دلتوں کو طے والی مراعات سے مسلمان ہوجانے والے دلتوں کو محروم کیا ہے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ دفعہ ۳۳۱ میں اگر مذہبی قید نہ لگائی جاتی تو وہ لاکھوں دلت جنھوں نے بدھ ازم کو قبول کیا یا اب بھی کر رہے ہیں وہ سب کے سب یا کم سے کم ان کی ایک بڑی اکثریت مذہب اسلام قبول کر لیتی یہ مراعات سے محرومی کا خوف ہی ہے جو انھیں دائرہ اسلام میں داخل ہونے سے روک رہا ہے۔ بہر حال دفعہ ۳۳۱ کو مذہب کے ساتھ مقید کر دینے پر کھلی بحث ہونی چاہیے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے قارئین اس پر توجہ فرمائیں گے۔ جو حضرات اس بحث میں حصہ لیں گے ان کے لیے ہفت روزہ الجمعیت کے صفحات حاضر میں ان کے خیالات کو نہ صرف یہ کہ ہم شامل اشاعت کریں گے بلکہ ہم ان کے شکر گزار بھی ہوں گے۔

## دنیا کا عظیم ترین

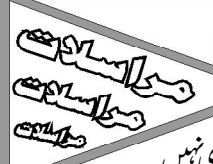
## سکندر اعظم بھارت میں طاقت کا کپسول

نیا بھروسہ ایک ہی کیپسول سے زبردست طاقت و جسمانی کمزوری دور کریں

میڈیکل اسٹور سے خریدیں یا فون کریں:

09212358677, 09015270020

## مراسلات



ادارہ کا مراسلہ نگاری کے لئے سے اتفاق ضروری نہیں

## رحمتوں کا خزانہ ہے رمضان المبارک

مکرمی! رمضان المبارک کسی ایک شہر یا کسی خاص ملک کے لئے نہیں آتا، یہ ایک ساتھ پوری دنیا کے لئے رحمت بن کر آتا ہے اور پورے ایک ماہ تک پوری دنیا پر سایہ رحمت بن کر چھایا رہتا ہے۔ فجر کی اذان سے تھوڑا قبل سحری کر کے مغرب کی اذان تک بھوکے پیاسے رہتا ہے، روزہ دار فجر کی اذان سے قبل تک کھانے پینے کو سحری کہتے ہیں اور مغرب کی اذان کے بعد کھانے پینے کو افطار کہا جاتا ہے۔ یہ جانکاری جانکاروں کے لئے نہیں ہے۔ روزہ نماز کی طرح ایک فرض عمل ہے جس کا حکم خدائے پاک نے صادر فرمایا ہے۔ یہ روزہ پوری طرح بدنی عبادت ہے۔ جس طرح مختلف مقامات کی مختلف زبانیں اور بولیاں ہوتی ہیں۔ مختلف طرز رہائش ہوتی ہے اسی طرح کھانے پینے کا بھی مختلف طریقہ ہوتا ہے۔ سحری ہو یا افطار کہیں کہیں یہ ایک سینی میں رکھ کر ایک ساتھ کی جاتی ہے اور کہیں الگ الگ کی جاتی ہے، کہیں افطار میں گوشت اور روٹی کھائی جاتی ہے تو کہیں چھنی پھلکی، سموسہ، آلو چانپ، بیگنی، شاہی ٹکڑا اور پھل سے افطار کی جاتی ہے۔ کھجور چونکہ سنت رسولؐ ہے اس لئے اسے پوری دنیا کے روزہ دار استعمال کرتے ہیں اور اس سے روز کھولنا پسند کرتے ہیں۔ شربت کا اہتمام گرمی میں ضروری کیا جاتا ہے۔

جب میں نے ہوش سنبھالا تو اپنے گھر کا روزہ رمضان دیکھا پھر اپنے محلے کا اور پھر اپنے شہر سہرام کا۔ مجھے یاد ہے کہ میرے بچپن میں لوگ سحری میں جگانے کے لئے قافلہ نکالا کرتے تھے اور بڑی بیاری آواز میں سحری گایا کرتے تھے، کسی کسی قافلے میں لاؤڈ اسپیکر، ڈھول اور ہارمونیم بھی ہوتا تھا۔ اسی طرح الوداع بھی نکالا جاتا تھا اور پھر عید کی بھی نکالی جاتی تھی۔ سہرام چونکہ شروع سے باکمال شاعروں کا شہر رہا ہے تو قافلوں میں کلام بھی کمال کے گائے جاتے تھے جن میں ادبیت، طرز زندگی اور مذہبیت کا مختصر بدرجہ اتم ہوا کرتا تھا۔ میں نے تین گنا باتوں کو حذف کر دیا ہے ورنہ بات طویل ہو جاتی۔ جاڑے میں سحری کرنا وبال سے کم تھا۔ رضائی سے باہر آنا تو دور منہ نکالنے کا بھی دل نہیں کرتا تھا۔ اماں دودھ سکت یا کچھ دودھ دیتی تو بستر پر کھا کر کٹورے میں ہاتھ دھو کر سو جاتا۔

اماں اکثر ان سانکوں کو سحری کا سامان دیا کرتی تھیں۔ وہ لوگ میرے دروازے پر گھنکر ونگی ہوتی چھری پڑکا کرتے اور قدرے توقف کے بعد گزر جایا کرتے۔ کبھی کبھی سحری میں میری مٹی باجی کو فٹہ اسٹو اور بھات کھاتیں تو مجھ سے لڑائی ہو جاتی، کیونکہ بھات (چاول) اور کوفتہ کم پڑ جاتا تھا۔ اماں بولتیں: اے مٹی ملا، تو روزہ کبھی رکھتا ہے اور کبھی نہیں رکھتا ہے لیکن کوفتہ روز کھو جتا ہے۔ دوسرے گھروں سے بھی سحری سے متعلق ہو رہی باتوں کی آوازیں بازگشت کی صورت میں ملتی رہتی تھیں۔ میری آنکھوں نے بھی تینوں موسم کا روزہ دیکھا ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ سب کا مزا مختلف ہوتا ہے۔ روزہ کر اسکول بھی جاتا، ماسٹروں کو یہ تاکید تھی کہ وہ کسی بھی صورت میں رمضان میں بچوں کو مارنے پینے سے بچیں۔ چنانچہ ایک مہینہ تک دست مبارک چھری مبارک سے مستثنیٰ رہتا۔ ظہر کے بعد سے مغرب کی خوشی قریب ہونے لگتی اور تب سمجھ میں آیا کہ امید پر دنیا قائم ہے۔ عصر کے بعد افطار کے لئے پھل وغیرہ لانے یا خریدنے میں پورا شہر مصروف ہو جاتا ہے۔ پوری دنیا کی طرح ہمارے شہر سہرام میں بھی زیادہ تر لوگ افطار کی اذان سے تقریباً پندرہ بیس منٹ قبل اپنے اپنے محلے کی مسجدوں میں افطار لیکر چلے جاتے ہیں، بل جل کر وہیں افطار کرتے ہیں، کسی کی پلیٹ بدل جاتی تو کسی کا خوان پوش، یہ سب دیکھ کر بڑا مزہ آتا، آج بھی آتا ہے کل بھی آتا تھا۔ مغرب کی نماز کے بعد بیشتر نمازیوں کی ہوائی، چپل ایک دوسرے سے بدل جاتی پھر وہ ظہر میں یا عصر و مغرب میں مل جایا کرتی تھی۔ لوگ ثواب کی نیت سے افطار کا سامان وافر مقدار میں بنا کر گاہے بگاہے مسجد میں بچھواتے، جس کا ایک بار کھانا ممکن نہیں تھا تو امام صاحب سلام پھیرنے کے بعد اعلان کرتے کہ مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر رک جائے تاکہ بچی ہوئی چیزوں کو حتی المقدور ختم کیا جاسکے اور ایسا ہی ہوتا، پھر بہت سی نعمتیں واپس ہو جایا کرتی تھیں۔ ہر روز مسجدوں سے سحری میں لوگ ٹانگ سے جو بولتے تھے وہ کچھ اس طرح ہیں:

محترم حضرات! السلام علیکم۔ آج رمضان المبارک کی فلاں تاریخ ہے، ہم مسجد فلاں سے بول رہے ہیں، اس وقت ہماری مسجد کی گھڑی میں اتنا بج رہا ہے۔ آج کے لئے انتہائے وقت سحر اتنا ہے چنانچہ اب سحری کے لئے اتنا وقت بچا جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد حمد، نعت، مناجات ترنم سے گائی جاتی جن میں بہت طرح کی خامیاں بھی ہوتیں، اس کے بعد یہ اعلان ہوتا کہ اب سحری کا وقت ختم ہوا، کھانا پینا بند کر لیا جائے اور روزے کی نیت کر لی جائے، پھر ایک ساتھ پورے شہر کی مساجد سے اذان کی آواز تقریباً پانچ منٹ تک کانوں میں رس گھولتی رہتی جو آج بھی گھولتی ہے اور انشاء اللہ تا قیامت یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔ آج میں سہرام میں نہیں ہوں، تقریباً بیس برسوں سے پٹنہ میں ہوں، یہاں بھی لگ بھگ وہی سب کچھ ہے۔ یاد آتا ہے اپنے شہر سہرام کا رمضان اور وہاں کی رمضان صبح و شام، سحری کا کوفتہ اور افطار کی سینی بہت یاد آتی ہے۔

شکیل احمد سہرامی، پٹنہ بھار

## قرآن سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں: مولانا قاسم نوری قاسمی

مدرسہ تعلیم القرآن تکلیف کے لئے خاں، نئی دہلی میں منعقد سالانہ اجلاس میں فارغ التحصیل حفاظ کرام کی دستار بندی

انعام ہوگا۔ مولانا راشد ندوی امام و خطیب مجیدیہ مسجد موتی لال نہرو مارگ دہلی نے اپنے خطاب میں قرآن اور صاحب قرآن کی فضیلت پر تفصیل سے خطاب کیا۔ مولانا یونس جہازی معتمد شعبہ دعوت اسلام جمعیت علماء ہند نے اپنے خطاب میں مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی پر اعداد و شمار پیش کیے اور کہا کہ اس دور میں دین کی حفاظت سب سے بڑا کام ہے۔ مولانا آفاق قاسمی سابق ضلع بریٹنڈ جوگی پرنسٹن اور یہ بہار نے مسلمانوں کے احوال پر روشنی ڈالی اور کہا کہ قرآن کو لازم پکڑنے سے ہی نجات مل سکتی ہے۔ ان کے علاوہ مفتی الحق حقینہ میم مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم کریمہ نبی کریم، خادم الحجاج جناب اسعد میاں ناظم جمعیت علماء ضلع نئی دہلی، جناب الحاج محمد مشروسٹل میڈیا انچارج جمعیت علماء ہند، ڈاکٹر ابو سعید دفتر جمعیت علماء ہند، حافظ محمد افضل الجمعیت بک ڈپو، مولانا محمد تسلیم مسجد کوطلہ فیروز شاہ، قاری توحید عالم امام و خطیب مسجد رضیہ سلطانہ، محمد صفر، حافظ نوشاد، بھائی گلو، حیدر وغیرہ بھی رونق السنج تھے۔ ان کے علاوہ جامعہ تعلیم القرآن کے اساتذہ میں قاری جاوید، قاری تہذیب عالم، قاری شائق، قاری عبدالعظیم، محمد سفیان نوری وغیرہ کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ جن طلبہ کو دستار حفظ سے سرفراز کیا گیا ان کے نام ہیں محمد مظہر عالم، محمد دانش، محمد عتیق الرحمن، محمد امان اللہ، محمد گل فرزا، ابو طالب۔

## شریعت کے خلاف کوئی بھی فیصلہ منظور نہیں: آل انڈیا امامس کونسل

میں قبل وغارت گری کی گئی، بھاگل پور، ممبئی اور میرٹھ کے ہاشم پورہ، ملینا میں، گھر و گھر پر نشانات لگا لگا کر مسلمانوں اور دلتوں کا قتل عام کیا گیا آج دی کشمیر فالکس، کوچ کا آئینہ بنا کر سینٹرل حکومت ملک کی سالمیت کی بنیادیں کھولتی کر رہی ہے۔ دی کشمیر فالکس، جھوٹ اور پروپیگنڈہ پر مبنی ہے۔ اس ویڈیو کا مقصد مسلمانوں کے خلاف سنگھ پر یوار کے ایجنڈے کو کھلے عام پیش کر کے ملک میں خانہ جنگی کو ہوا دینا ہے۔ نییشنل کمیٹی اس کی پرزور مذمت کرتی ہے اور اس کو ملک و عوام کے خلاف خطرناک سازش سمجھتی ہے؛ اس لیے اس پر فوراً پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کرتی ہے۔ اسی کے ساتھ آل انڈیا امامس کونسل کی نیشنل کمیٹی تمام دیش کے باشندوں سے اس سازش، دستور مخالف متفرانہ سرگرمیوں کے خلاف مل کر آواز بلند کرنے کا مطالبہ کرتی ہے۔

## تاریخی مسجد سنگ ترشان میں دستار بندی کی تقریب

نئی دہلی: مدرسہ ملت اسلامیہ، مسجد سنگ ترشان، پہاڑ گنج میں حفاظ کرام کی دستار بندی کی تقریب منعقد کی گئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نعت شریف کے بعد مفتی عطاء الرحمن قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حفاظ کرام نے اپنے سینوں میں قرآن پاک محفوظ کر لیا، لیکن سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ ہم قرآن پاک پر عمل بھی کریں قرآن کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کی تفسیر بھی پڑھیں۔ مسجد کے امام و خطیب مولانا ابصار عالم نے اظہارِ تشکر کیا اس مسجد کی خاصیت یہ ہے کہ تقسیم ہند کے بعد یہ مسجد ویران کر دی گئی تھی اور اسے کوڑے کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا گیا تھا لیکن حاجی محمود سعید بلائی کی محنت، لگن اور کاوشوں و دینی جذبہ کی وجہ سے اس مسجد میں ۳۳ سال بعد ۱۹۸۱ء میں تکبیر کی صدا میں بلند ہوئیں۔

ہیں، یہی وہ سرزمین ہے، جہاں پہلے خدا کا پیغام نازل ہوا اور جبرئیل امین راہ ہدایت لے کر یہاں آئے۔ مفتی غالب حسین ندوی پنجم مدرسہ خالد بن ولید غازی آباد نے اپنے خطاب میں علمائے کرام کی اہمیت و فضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے انھیں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا اور کہا کہ جو کسی عالم کی زیارت کرتا ہے تو نبی کی زیارت کا انعام مرتبہ پاتا ہے۔ جمعیت علماء ہند کے میڈیا انچارج مولانا عظیم اللہ صدیقی قاسمی نے اپنے بیان میں اللہ کی رضا کو بھی انعامات سے زیادہ بڑا انعام بتاتے ہوئے کہا کہ اہل جنت کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا جو انہیں جنت کی دیگر تمام نعمتوں سے زیادہ محبوب ہوگا، انھوں نے کہا کہ دنیا میں اللہ کے دیدار کا صرف ایک طریقہ ہے، وہ قرآن مجید کی تلاوت ہے۔ اگر کسی کے سینے میں ہی قرآن پاک محفوظ ہو جائے تو وہ ہمہ وقت دنیاوی دیدار الہی سے شرف یاب ہوتا رہتا ہے۔ مولانا ضیاء اللہ قاسمی سینئر آرگنائزر جمعیت علماء ہند نے اپنے خطاب میں تمام فارغ طلبہ کو مبارکباد دی اور بتایا کہ ابھی کچھ دنوں پہلے ڈاسنہ میں ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء ہند کے صدر حضرت مولانا محمود مدنی صاحب نے کہا کہ صرف طلبہ کی دستار بندی نہ کی جائے بلکہ ان کے والد کو بھی دستار پہنایا جائے جیسا کہ یوم محشر ان کے ساتھ اللہ رب العلمین کا

کورٹ کا یہ کہنا کہ حجاب اسلام کا لازمی حصہ نہیں ہے انتہائی جہالت پر مبنی اور متعصبانہ فیصلہ ہے۔ عدالت کا کام فیصلہ سنانا نہیں؛ بلکہ انصاف کرنا ہوتا ہے۔ انصاف سے ہٹ کر فیصلہ سنانا عدالت کے چہرے پر سایہ دھبہ ہے۔ نیشنل کمیٹی میں یہ بھی فیصلہ لیا گیا کہ ملک بھر میں بے شری رام کے نام پر قتل ناخن کو ہر حال میں روکا جائے گا۔ مسلم راشٹریہ نیچ آر اے ایس کے ذریعے ۲۰۰۲ء میں بنائی گئی مسلم نام کی تنظیم سے مسلمان بالکل ڈھوکہ نہ کھائیں۔ آج پورے ملک میں مسلم کمیٹیوں میں سنگھ نظریہ پھیلانے اور مسلمانوں کو دشمن ملک و قوم سے جوڑنے کا کام کر رہی ہے۔ اس آستین کے سانپ سے عوام کو واقف کرانا اور پچھان کر اس کے تمام نمبر ان سے سماجی بائیکاٹ کرنا نہایت ضروری ہے۔ سنگھ پر پوار کی جانب سے ۱۹۲۵ء سے لے کر آج تک ملک میں جتنے فسادات ہوئے، ان

## صفایت المال کی جانب سے ڈھائی ہزار خاندانوں میں رمضان راشن تقسیم

حافظ مشرخان منجر ہیڈ آفس کی اطلاع کے بموجب صفایت المال جو سال بھر رہائی، فلاحی، طبی، تعلیمی، سماجی اور ہنگامی خدمات میں مصروف رہتا ہے اور مالداروں کی امداد کو حقیقی مستحقین تک پہنچانے کے لیے سروے کا جو شفاف نظام مرتب کیا ہے، اور اس نظام کے تحت جو حقیقی مستحقین ہوتے ہیں ان کو سفید کارڈ دے کر ایسے حد مستحقین میں دیگر امدادوں کی فراہمی کے ساتھ ساتھ ان میں سے انتہائی مستحقین تک رمضان راشن دیا جا رہا ہے۔ الحمد للہ اس سال صفایت المال کی جانب سے شہر حیدرآباد کی ستر سے زائد مسلم بستیوں میں تقسیم ڈھائی ہزار نہایت مستحق و نادار روزہ دار خاندانوں تک رمضان راشن پہنچایا، صفایت المال نے شہر حیدرآباد کو مختلف زون میں تقسیم کر کے پہلے مرحلہ میں ۲۶ مارچ سے راشن تقسیم کرنا شروع کیا، ۲۶ مئی صبح دس بجے کو نو نو فنکشن ہال حافظ بابا نگر میں پھسل بندہ، ریاست نگر معین باغ، فلک نما، تیگل کدو، وٹے پٹی، غازی ملت کالونی، بنڈلہ گڑھ، ہاشم آباد، غوث نگر، شاہین نگر، جل پٹی، پہاڑی شریف اور حافظ بابا نگر میں موجود سفید کارڈ کے حامل مستحقین کو ٹوکن حوالہ کیے گئے اور اسی طرح انہی علاقوں میں تقسیم نہیں صفائے استحقاق کارڈ جاری کیا ایسے جملہ ۳۱۰ مستحقین میں صدر صفا بیت المال کی نگرانی میں راشن کی تقسیم عمل میں آئی اسی طرح دوسرے مرحلہ میں ۱۹ مارچ صبح دس بجے کلاسک گارڈن فنکشن ہال رنگ روڈ پھل نمبر ۱۰۲ میں حکیم پیٹ کدو، گولنڈہ، لنگر حوض، لے پٹی، وٹے نگر کالونی، فرسٹ لانسرو دیگر علاقوں میں مقیم سفید کارڈ کے حامل ۳۰۰ مستحقین میں رمضان راشن کی تقسیم عمل میں آئی۔ ۳۰ مارچ کو بھی مختلف زونوں میں رمضان راشن تقسیم کیا گیا، اس طرح ڈھائی ہزار خاندانوں میں رمضان راشن کی تقسیم کیے گئے۔ ایک بیچ میں ۲۰ کلو سوری چاول، دو کلو تیل، ایک کلو مسور دال، ایک کلو چوڑا دال، ایک کلو شکر، ایک کلو مین، ایک کلو آجیر، آدھا کلو مٹی، آدھا کلو مریچ، آدھا کلو ادراک لہسن، ایک پاؤچائے پتی، سوگرام ہلدی، ایک کلو کھجور اور دو ٹونک شامل تھے۔

# لیلة القدر جو ہزار مہینوں سے افضل ہے

مسلمان حسب توفیق فیضیاب اور بہرہ ور ہوسکتا ہے اس لیے کہ ان مذکورہ راتوں میں ہر رات اہتمام کر کے ذکر و اذکار کر لیا جائے مغفرت اور بخشش مانگ لی جائے تو کسی بھی فرد کے شب قدر سے محروم ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور بعض لوگوں کے ہاں غلط طور پر تصور پایا جاتا ہے کہ لیلة القدر کسی ایک آن واحد کا نام ہے جو پل بھر میں گزر جاتی ہے اور شاید ہی کوئی قسمت والا اس سے مستفید ہو پاتا ہے، یہ تصور انتہائی عامیانا اور قرآن کریم کی صراحت کے قطعاً منافی ہے۔ سورۃ القدر میں ارشاد فرمایا ہے کہ وہ رات مسلسل شب قدر تھی ہے۔ غروب آفتاب سے لے کر طلوع فجر تک۔ یعنی وہ رات فجر کے نمودار ہونے تک رہتی ہے۔ جب شب قدر آتی ہے تو اللہ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے ایک ہجوم کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے کہنے سے فرشتے اللہ کے حضور کھڑے ہونے والے، بیٹھے والے، نماز پڑھنے والے، اللہ کا ذکر کرنے والے کو سلام کرتے ہیں اور ان سے مصافحہ کرتے ہیں اور ان کی دعاؤں میں آمین کہتے ہیں یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔

فجر کے وقت جبرئیل علیہ السلام پکارتے ہیں: اے فرشتو! اب چلو۔ فرشتے کہتے ہیں: اے جبرئیل! اللہ نے امت محمدیہ کے مؤمنین کی حاجتوں کے بارے میں کیا کیا؟ تو جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں آج کی رات اللہ نے سب پر نظر رحمت فرمائی ہے اور سب کو اللہ نے معاف فرمادیا ہے اور سب کے گناہ بخش دیئے ہیں سوائے چار قسم کے آدمیوں کے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ہم نے پوچھا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ لوگ ہیں؟ فرمایا (۱) شراب پینے والا (۲) اپنے والدین سے قطع تعلق کرنے والا (۳) رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنے والا (۴) دوسروں سے بغض و عداوت اور نفرت رکھنے والا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر مجھے لیلة القدر میسر آجائے تو میں کیا کروں؟ فرمایا: یہ دعا پڑھو: اے اللہ! تو سراپا درگزر کرنے والا اور درگزر کرنے کو پسند فرماتا ہے، پس تو میرے گناہوں کو معاف فرما دے۔ اس متاع گراں تحفہ خداوندی کی قدر کرنی چاہئے، اسے غفلت، لاپرواہی یا ہنگامہ کی نذر نہیں کرنی چاہئے۔ اور نہ نمائشی طور طریقے اپنانے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات سے باغیانہ روی ختم کرنا چاہئے اور اس کتاب قرآن مجید سے تعلق جوڑنا چاہئے، قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ ساتھ تفسیر کی مدد سے قرآن کا مطالعہ کر کے اپنی علمی صلاحیت اور ایمان میں اضافہ کرنا چاہئے۔ □□

علیہ وسلم نے بتائی تھیں کہ اس رات کا سورج اس طرح طلوع ہوگا کہ اس کی شعاعیں مدہم ہوں گی۔ ایک اور حدیث میں شب قدر کی نشاندہی یہ ہے کہ اس رات میں سکون ہوتا ہے۔ نہ زیادہ گرمی اور نہ ہی زیادہ سردی ہوتی ہے۔ آسمان روشن اور صاف ہوتا ہے اور اس کی صبح کو سورج کی شعاعیں ہلکی ہوتی ہیں۔ اور اجمالی طور پر ۲۹ ویں رات کے لیے بہت سی روایتیں ہیں جن میں شب قدر ہونے کا تذکرہ موجود ہے۔ غرض کہ عظیم المرتبت رات امت مسلمہ کے لئے اللہ رحیم و کریم کا بہت بڑا انعام اور ایک غیر معمولی عطیہ ہے جس سے ہر

پوچھا کہ آپ کے بھائی عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ جو سال بھر قیام اللیل کرے گا وہ لیلة القدر پائے گا۔ تو حضرت ابی بن کعب نے جواباً فرمایا: اللہ ان پر رحم کرے، وہ خیال فرماتے ہوں گے کہ کہیں لوگ متوکل ہو کر نہ رہ جائیں (یعنی رمضان کی آخری راتوں کے انتظار میں قیام اللیل ہی نہ چھوڑ بیٹھیں ورنہ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے اور ۲ ویں رات کو ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ آپ آخر کس بنیاد پر ایسا کہتے ہیں؟ فرمایا: ان علامات کی وجہ سے جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ

کو مسجد نبوی میں آجاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ۲۳ ویں رات کو آجانا۔ اس روایت کو عام محدثین نے لیلة القدر ہی سے متعلق کیا ہے اور اسے باب لیلة القدر میں درج کیا ہے۔ اس سے قطعی طور پر یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین طور پر ۲۳ ویں رات کی نشاندہی فرمائی، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شب قدر ۲۳ ویں رات بھی ہوتی ہے اور آئندہ بھی ہو سکتی ہے۔

رمضان کے آخری عشرے کی عظمت اس رات کی وجہ سے ہے جسے قرآن میں لیلة القدر اور لیلة المبارک فرمایا ہے۔ یہی وہ مقدس رات ہے جس میں انسانی زندگی کے لئے اللہ کا آخری دستور اور انسانی فلاح کا منشور یعنی قرآن مجید نازل ہوا۔ ارشاد فرمائی ہے: بیشک ہم نے اس قرآن کو قدر والی رات میں اتارا ہے اور تمہیں کیا معلوم شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس رات میں ملائکہ اور جبرئیل اپنے اللہ کے حکم سے ہر طرح کا فیصلہ لے کر اترتے ہیں۔ وہ رات سلامتی ہے طلوع فجر تک۔ یہ ایک جلیل القدر کتاب ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے اسے نازل فرمایا ہے۔ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اپنی تصنیف نہیں بلکہ اس کے نازل کرنے والے ہم ہیں۔ پھر فرمایا کہ اس کا نزول شب قدر میں ہوا ہے، شب قدر کے دو معنی ہیں اور دونوں ہی یہاں مقصود ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ وہ رات ہے جس میں تقدیر کے فیصلے کر دیئے جاتے ہیں، بالفاظ دیگر اس میں اس کتاب کا نزول محض ایک کتاب کا نزول نہیں ہے بلکہ یہ وہ کام ہے جو نہ صرف عرب بلکہ دنیا کی تقدیر بدل دے گا، یہی بات سورہ دخان میں فرمائی: ہم نے اس قرآن مجید کو ایک بڑی خیر و برکت والی رات میں اتارا ہے کیونکہ ہم لوگوں کو متنبہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، یہ وہ رات ہے جس میں ہر معاملے کا حکیمانہ فیصلہ ہمارے حکم سے صادر کیا جاتا ہے اور ہم ہی رسول بھیجے والے ہیں۔ غرض کہ آخری عشرہ میں خیر و برکت کی بڑی وجہ اس میں ایک ایسی رات کا وجود ہے جو شب نزول قرآن ہے اور اسے ہی لیلة القدر کہا جاتا ہے۔ قرآن و سنت میں لیلة القدر کا تعین تو نہیں کیا کہ وہ کونسی رات ہے تاہم اس امر پر اتفاق ہے کہ وہ قدر و منزلت والی رات رمضان المبارک کے اخیر عشرہ میں ہی آتی ہے اور آخری عشرے میں بھی طاق راتوں میں اس کا امکان ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے:

## پہلے عشرے میں ختم قرآن ایک رحمت

رمضان کریم کے پہلے عشرے کو رحمت بتایا گیا ہے، روایت لعل گئی ہے ”اولہ رحمة“ اس روایت کو ابن خزیمہ، الیہقی، الترمذی و التبرہیب کے علاوہ کتب حدیث میں نقل کیا گیا ہے، گوسرری اعتبار سے اس پر کلام کیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود رمضان کریم کا رحمت ہونا صحیح احادیث اور خود قرآن کے نزول سے ثابت ہے اس لیے ماہ رمضان رحمت ہے، اس کا ایک دن رحمت ہے، ایک ایک رات رحمت ہے، ایک ایک ساع اور ایک ایک گھنٹی رحمت ہے، سراسر رحمت ہے۔ رحمت ہونے کی بنیاد یہ ہے کہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ میں قرآن کریم نازل کیا جو عین رحمت ہے، قرآن دینائے انسانیت کے لیے ہدایت ہے، نسخہ کیما ہے، سراسر رحمت ہے اور دنیا کی اصلاح کا واحد ذریعہ ہے، وہ قرآن رمضان میں نازل ہوا اور رمضان کو قرآن کی وجہ سے شرف و عزت ملی، دوسری وجہ یہ ہے کہ قرآن، روزہ، نیکی اور طاعت سے انسان کا قلب صفیل ہوتا ہے۔ تزکیہ ہوتا ہے، روح پاک ہوتی ہے، فکر و بلندی نصیب ہوتی ہے۔ سوچ میں بہتری آتی ہے اور ایسی صلاحیت پیدا ہوتی ہے جس سے خود اپنی اور دنیا کی اصلاح کرنا انسان کے لیے آسان ہو جاتا ہے، پھر دوسری بات یہ کہ پہلے عشرے میں تراویح میں قرآن مکمل کرنا بڑی نیکی کی بات ہے کہ ایک ایک حرف پر کم سے کم دس دس نیکیاں ملتی ہیں، اس حساب سے پورے قرآن کریم کے حروف کا حساب لگایا جائے اور ان کو دس سے ضرب کر دیا جائے تو نیکیوں کا پہاڑ تیار ہو جاتا ہے اور یہ بات دنیا کے سب سے سچے انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی کہ میں اللہ کو ایک حرف نہیں کہتا، الف ایک حرف ہے، لام دوسرا حرف ہے، میم تیسرا حرف ہے، اسی طرح صرف اللہ پڑھنے پر کم سے کم ۳۰ نیکیاں عام دنوں میں ملتی ہیں، رمضان میں نیکیوں کا دوزن اور بڑھ جاتا ہے اس لیے نیکیوں کی انتہا نہیں ہے۔ ایک قرآن کریم مکمل کرنا اللہ کی رضا کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے اور کتاب ہدایت کی روح انسانی دلوں میں اتر جاتی ہے۔ یہ حقیقت بھی سامنے رہنی چاہیے کہ تراویح میں، نماز میں، تلاوت میں، قرآن کے پڑھنے کا اسلوب و انداز وہی ہونا چاہیے جو اللہ اور اس کے رسول کو مطلوب ہے کہ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کے پڑھا جائے، ترتیل کے ساتھ پڑھا جائے، اس قدر تجلّت نہ کی جائے اور روانی نہ ہو کہ حروف گنگنے لگیں، آیات حذف ہونے لگیں، تجوید اور قرأت کے مطابق قرآن تراویح میں بھی پڑھنا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں ملک کے تمام مدارس کے حفظ خانوں کے ذمہ داروں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ ایسے حافظ تیار کریں جو قرآن کو قرآن کے مطالبے کے مطابق پڑھیں اور اس سلسلے میں جب ہم عرب ملکوں کے ننھے بچوں سے قرآن کریم سنتے ہیں یا درس گاہوں میں پڑھتے دیکھتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے کہ کس قدر قواعد کی رعایت کے مطابق خوبصورت انداز میں تلاوت کرتے ہیں، ہمیں بھی چاہیے یہ انداز اپنے بچوں کے لئے اختیار کریں تاکہ وہ قرآن صحیح پڑھیں۔

ایک بات قابل توجہ ہے کہ بسا اوقات ضرورت کے وقت رمضان کی تراویح میں تین دن، پانچ دن، سات دن یا ایک عشرے میں قرآن کی تکمیل کر لی جاتی ہے، یاد رہے کہ قرآن تو مکمل ہو گیا ہے لیکن اس سے تراویح مکمل نہیں ہوئی بلکہ تراویح پورے رمضان کا وظیفہ ہے اور جب تک عید کا چاند نہ ہو جائے اس وقت تک تراویح پڑھنی ہے، اس لیے جو لوگ چند دنوں میں قرآن مکمل کر لیتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ وہ تراویح سے بھی فارغ ہو گئے بلکہ ان کی تراویح باقی ہے اور پورے رمضان چلے گی، اس کا اہتمام انتہائی ضروری ہے۔ رمضان المبارک ہمیں ہمدردی اور نمگساری کا درس دیتا ہے جس کا تقاضہ ہے کہ ہم رمضان کی راتوں میں ختم قرآن کے موقع پر اور دعاؤں میں غزہ فلسطین اور دنیا میں جہاں مسلمان پریشان ہیں ان کو یاد رکھیں، ان بھائیوں کے لئے جو مختلف الزام میں جیلوں میں بند ہیں ان کی رہائی کے لیے دعا کریں اور ان کے اظہار و سحر کی انتظامات کی کوشش کریں۔

جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر اور دارالعلوم دیوبند کے معاون مہتمم  
امیر الہند حضرت مولانا قاری سید محمد عثمان صاحب منصور پوری نور اللہ مرقدہ  
کی حیات و خدمات پر مشتمل  
ہفت روزہ الجمعیت نئی دہلی کا  
امیر الہند صدران مع نمبر  
اپنی پوری شان کے ساتھ منظر عام پر آچکا ہے  
صفحہات: ۸۱۲ سائز: ۲۳×۳۶ قیمت: 800/-  
رابطہ: ہفت روزہ الجمعیت، مدنی ہال (بیسیمینٹ) ۱، بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲  
موبائل: 09868676489 — ای میل: aljamiatweekly@gmail.com

**ضروری اعلان**  
آپ براہ کرم ہمدت خریداری ختم ہونے سے پہلے ہی ذرا سلا لہ ارسال فرمائیں۔ خط و کتابت میں خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ادائیگی کے طریقے: ① بذریعہ پی پی آرڈر ② PhonePe | Paytm کے ذریعہ 9811198820  
**ALJAMIAT WEEKLY**  
آن لائن ادائیگی کیلئے بینک اکاؤنٹ کی تفصیل  
A/c. 912010065151263  
Axis Bank, Branch: Chitranjan Park, N.D.  
IFS Code: UTIB0000430

**شرح خریداری**  
سالانہ: 200/-  
ششماہی: 100/-  
نی پچھ: 5/-  
پاکستان اور بنگلہ دیش کے لئے: 2500/-  
دیگر ممالک کے لئے: 3000/-  
رابطہ: منیجر جمعیت المدنی ہال (بیسیمینٹ) ۱، بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲  
فون: 011-23311455